سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

منگل، 24۔ مئی 2016
(یوم الثلاثہ، 16۔ شعبان المعظم 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21: شمارہ 13

1027

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

THE FOREST (AMENDMENT) BILL 2016.

SHEIKH ALA-UD-DIN:	to move that leave be granted to introduce the Forest (Amendment) Bill 2016.
SHEIKH ALA-UD-DIN:	to introduce the Forest (Amendment) Bill 2016.

حصہ دوم

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

(مورخہ 17۔ مئی 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی ترمیم شدہ قرار دادیں)

1۔ شیخ علاؤالدین: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مُلا عبدالقادر، مولانا قمرالزمان، صلاح الدین قادر چودھری، مولانا مطیع الرحمان نظامی اور علی احسن مجاہد جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا، کو نشان پاکستان دیا جائے۔

1028

2۔ محترمہ حناپرویزبٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری / پرائیویٹ ہسپتالوں، سرکاری اور پرائیویٹ لیبارٹریوں میں جہاں تک ممکن ہو خواتین کی ای سی جی اور الٹرا ساؤنڈ صرف خواتین ڈاکٹرز اور ٹیکنیشنز سے کروایا جائے تاکہ پردے کا تقدس برقرار رکھا جاسکے۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ جناب احمد خان بھچر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے خصوصی بچوں کے لئے یونیورسٹی قائم کی جائے۔

2۔ محترمہ گلناز شہزادی: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بھر کے متعلقہ بورڈ سے الحاق شدہ یا منظور شدہ تعلیمی اداروں میں تعلیمی سال کا آغاز گورنمنٹ کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق کیا جائے۔

3۔ جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں فحاشی، عریانی اور بے راہ روی پھیلانے والے انٹرنیٹ کلبوں کے خلاف مربوط حکمت عملی کے تحت مؤثر کارروائی عمل میں لائی جائے نیز ایسے گھناؤنے کاروبار سے منسلک افراد کے خلاف مقدمات قائم کر کے ایسے انٹرنیٹ کلبوں کو فی الفور بند کر دیا جائے۔

4۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر قانونی لکی کمیٹیوں کے ذریعے سادہ لوح شہریوں کو لوٹنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور اس کاروبار کو بند کر کے ان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں۔

5۔ محترمہ خدیجہ عمر: یہ ایوان رمضان المبارک سے قبل مہنگائی کی موجودہ لہر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ جس سے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ سے رمضان بازاروں کی افادیت ختم ہو جائے گی لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ذخیرہ اندوزوں کا کارٹل (گٹھ جوڑ) توڑے اور ان کے خلاف ضروری ٹھوس اقدامات کرے اور روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کو فی الفور واپس لیا جائے۔

1029

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

منگل،24۔ مئی 2016

(یوم الثلاثہ،16۔شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔**

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾

سورة الدّخان آیات1 تا 7

حٰم(1)اس کتاب روشن کی قسم(2) کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں(3)اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں(4)(یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بے شک ہم ہی(پیغمبر کو) بھیجتے ہیں(5)(یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ وہ تو سننے والا جاننے والا ہے(6)آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنے والے ہو(7)

وماعلیناالاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا نبی سب کرم ہے تمہارا یہ جو وارے نیارے ہوئے ہیں
اب کمی کا تصور بھی کیسا جب سے منگتے تمہارے ہوئے ہیں
دُور ہونے کو ہے اب یہ دُوری ان کی چوکھٹ پہ ہو گی حضوری
خواب میں مجھ کو آقا کے در سے حاضری کے اشارے ہوئے ہیں
ان کے دربار سے جب بھی میں نے پنجتن کے وسیلے سے مانگا
مجھ کو خیرات فوراً ملی ہے خوب میرے گزارے ہوئے ہیں

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!سوال نمبر 2923 ہے اور میں یہ request کروں گا کہ میرے سوال کا جواب پڑھ کر سنایا جائے۔

فیصل آباد: ماموں کانجن ٹاؤن کمیٹی کو ڈی گریڈ کر کے یونین کونسل بنانے کی وجوہات ودیگر تفصیلات

*2923: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے تحت دیہاتی علاقہ جات میں 10 ہزار پر یوسی اوراربن ایریامیں 20 ہزار تک کی آبادی میں ٹاؤن کمیٹی قائم کی جائے گی؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ قصبہ ماموں کانجن فیصل آباد کی آبادی 1998 کی مردم شماری کے تحت 27 ہزار پلس ہے جو کہ پہلے سے ٹاؤن کمیٹی کادرجہ رکھتی ہے مگراب مراسلہ نمبر SOR (LG) 39-61101-1 مورخہ 2۔ ستمبر 2013 کے تحت اس کو ڈی گریڈ کر کے یوسی بنادیا گیاہے؟

(ج) اس کو یوسی بنانے کی وجوہات کیاہیں؟

(د) کیاحکومت اس قبضہ کو دوبارہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دینے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیاہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! شکریہ

(الف) لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 میں واضح طور پر یہ وضع نہ کیا گیا ہے کہ شہری یا دیہی علاقہ میں یونین کونسل کتنی آبادی پر مشتمل ہو گی۔ تاہم، مذکورہ ایکٹ کے تحت 30 ہزار سے لے کر 5 لاکھ تک کی شہری آبادی پر میونسپل کمیٹی ہو گی۔ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت گورنمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ضلع میں کسی بھی علاقہ کو یونین کونسل ڈیکلیئر کر سکتی ہے۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ، 2013 کے تحت ماموں کانجن کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SOR(LG)46-37/2013(Gen) مورخہ 23-10-13 کو میونسپل کمیٹی کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) اس کا جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) کے اندر SOR(LG)39-61101-1 کا ذکر کیا ہوا ہے تو مجھے یہ kindly letter produce کر کے دے سکتے ہیں یا مجھے پڑھ کر یہاں سنا سکتے ہیں کہ اس letter کے اندر کیا لکھا ہوا تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! اس letter کی کاپی میرے پاس اس وقت موجود نہیں ہے تو میں انہیں بعد میں provide کر دوں گا چونکہ ان کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ماموں کانجن کو میونسپل کمیٹی کا درجہ دیا جائے جسے میونسپل کمیٹی کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے specifically اس letter کا پوچھا ہے اور مجھے پتا ہے کہ اس letter میں کیا ہے لیکن میں چاہوں گا کہ یہ اس ہاؤس کو پڑھ کر سنائیں۔ اگر یہ پڑھ نہیں سکتے تو

ہمیں ویسے ہی بتا دیں کہ اس letter میں کیا ایسا مواد تھا جسے میں نے اپنے سوال میں specify کیا ہے اور اگر یہ نہیں بتا سکتے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں؟

جناب سپیکر: جب آپ کو پتا ہی ہے تو پھر آپ کیوں پوچھتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! چونکہ اس کا مجھے غلط جواب دیا گیا ہے اس لئے مجھے یہ اس letter کا مواد پڑھ دیں جو میں نے اپنے سوال میں لکھا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! مذکورہ letter کی میرے پاس کاپی نہیں ہے کیونکہ میرے پاس اس نوٹیفکیشن کی کاپی ہے جس میں ماموں کانجن کو میونسپل کمیٹی کا درجہ دیا گیا ہے۔ میں انہیں letter کی کاپی فراہم کر دوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جو یہاں پر جواب دیا گیا ہے اور جس لیٹر کا نمبر میں نے اپنے سوال میں specify کیا ہے ان دونوں کے اندر کھلا تضاد ہے اس لئے kindly میری request ہے کہ اسے کمیٹی کو refer کر دیا جائے وہاں پر دونوں letter produce ہوں تو اس کے اندر inquire کر لیا جائے کہ ہمیں غلط جواب کیوں دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، ان کی بات مان لیتے ہیں اور اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے جو دو ماہ کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ اگلا سوال بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2925 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سال 14-2013 بجٹ کی فراہمی و استعمال کی تفصیلات

*2925: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے نے ڈسٹرکٹ اے ڈی پی کے تحت تحصیل تاندلیانوالہ (فیصل آباد) میں مالی سال 14-2013 کے ترقیاتی فنڈز سے کتنی رقم خرچ کی ہے، اب تک کی تفصیل بتائیں؟

(ب) یہ رقم کن کن ترقیاتی سکیموں پر خرچ ہوئی ہے ان ترقیاتی سکیموں کے نام، پتاجات اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) جو ترقیاتی سکیمیں شروع کی گئی ہیں ان کی سفارش کس کس نے کی ہے، کیاان کی سفارش سیاسی افراد نے کی ہے یا approval تحصیل یا ڈسٹرکٹ لیول کی ڈویلپمنٹ کمیٹی نے دی ہے؟

(د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان میں اکثر سکیمیں ڈی او پلاننگ فیصل آباد کے لیٹر پیڈ پر شروع ہوئی ہیں اگر ہاں تو ان سکیموں کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں نیز کیا ڈی او کو ایسا کرنے کا اختیار حاصل ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس تحصیل کے اندر شروع کردہ موجودہ مالی سال کی تمام سکیموں کی تحقیقات انٹی کرپشن پنجاب کی انجینئرنگ ونگ سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ٹی ایم اے تاندلیانوالہ میں سال 14-2013 میں ڈسٹرکٹ اے ڈی پی کی طرف سے کوئی ایک سکیم بھی نہ لگائی گئی ہے۔

(ب) کوئی ترقیاتی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) کوئی ترقیاتی سکیم شروع نہ کی گئی ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ ADP کی تمام سکیمیں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کی منظوری سے لگائی جاتی ہیں۔ DO پلاننگ یہ سکیمیں لگانے کا مجاز نہیں۔

(ہ) کسی بھی ذرائع سے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے لہٰذا موجودہ مالی سال 14-2013 میں تحصیل میں شروع کردہ ترقیاتی سکیموں کی تحقیقات کروانے کا کوئی ارادہ نہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) کے اندر ہے کہ ڈسٹرکٹ ADP کی تمام سکیمیں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کی منظوری سے لگائی جاتی ہیں۔ ڈی او (پلاننگ) یہ سکیمیں لگانے کے مجاز نہیں تو kindly مجھے ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کے ممبران کے نام بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کے ممبران میں ڈی سی او چیئرمین جبکہ ممبران میں ای ڈی او (فنانس اینڈ پلاننگ)، ای ڈی او (ورکس اینڈ سروسز)، متعلقہ ڈیپارٹمنٹ جس کی سکیم ہو گی اس کے ای ڈی او اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے ڈی او کے علاوہ ڈی او (پلاننگ) شامل ہوتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کے ممبران کی routine بتا دی ہے کہ اس میں کون کون ہوتا ہے لیکن میں ان سے پوچھنا چاہ رہا تھا کہ specific فیصل آباد ضلع کی ڈویلپمنٹ کمیٹی جو یہ سب سکیمیں بنا رہی ہے اور اربوں روپے کا فنڈ ضلع فیصل آباد کے اندر لگ رہا ہے۔ لاہور کے بعد سب سے بڑا ضلع ہمارا فیصل آباد ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اربوں روپے کا فنڈز جو بھی لوگ لگا رہے ہیں، جو لوگ اس کمیٹی کے ممبران ہیں مجھے ان سب کے نام بتائیں کیونکہ میں نے routine نہیں پوچھی کہ یہ یہ لوگ ہوتے ہیں تو kindly مجھے ضلع فیصل آباد کی ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کے ممبران کے نام بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جو نوٹیفکیشن ہوتا ہے وہ عہدے کے لحاظ سے ہوتا ہے جو بھی ڈی سی او ضلع کا ہو گا وہ اس کمیٹی کا automatically چیئرمین ہو جائے گا اور جو بھی ای ڈی او، ڈی او (پلاننگ) ٹرانسفر ہو کر آئے گا وہ اس کا ممبر ہو گا تو میں نے ممبران کی composition آپ کو بتا دی ہے کہ چیئرمین کون ہوتا ہے اور اس کمیٹی کے ممبران کون ہوتے ہیں۔ تبادلہ ہر روز اور یہاں پر transfer and posting ہوتی ہے تو نئے نئے ممبران آ جاتے ہیں۔ ابھی ممبران کے نام تو میرے پاس نہیں ہیں لیکن میں انہیں provide کر دوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے ذکر کیا ہے کہ متعلقہ ایم این ایز یا ایم پی ایز جن کے فنڈز ہوتے ہیں وہ اس کمیٹی کا part ہوتے ہیں۔ میرے حلقے کے اندر بھی اتنے عرصہ سے ڈویلپمنٹ تو ہو رہی ہے unless یہ کہہ دیں کہ تین سالوں میں میرے حلقے میں کوئی ڈویلپمنٹ نہیں کی تو میں اس کمیٹی کا ممبر کیوں نہیں؟ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی جب میرے حلقے کے فنڈز لگاتی ہے تو مجھے کبھی کیوں نہیں اس کمیٹی میں invite کیا گیا یا بلایا گیا تو جواب میں تضاد کیوں ہے؟

جناب سپیکر: فنڈز کسی کی ذات کو نہیں دیئے جاتے بلکہ یہ منصوبہ جات کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ آپ کے حلقے میں ہیں یا کسی اور کے ہیں تو میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کس کے حلقے میں ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس کمیٹی میں کسی بھی ایم این ایز یا ایم پی ایز کے نام نہیں ہیں کیونکہ وہ ممبران نہیں ہیں بلکہ تمام Government officials ممبران ہیں۔ کوئی بھی ایم این ایز یا ایم پی ایز ممبران نہ ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ابھی تھوڑی دیر پہلے انہوں نے کہا ہے کہ جو متعلقہ ایم این اے اور ایم پی ایز ہوتے ہیں وہ کمیٹی کے ممبر ہوتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں نے ممبرز کا نہیں کہا میں نے ڈی سی او اور ای ڈی اوز اور اُس کے ساتھ ---

جناب سپیکر: احسن صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی فیصل آباد کی حاضری شیٹ کے اندر اگر کسی سیاستدان کا نام نکل آیا اور میں وہ حاضری شیٹ یہاں پر produce کر دوں تو پھر؟

جناب سپیکر: میں اس کے بارے میں نہیں کہہ سکتا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر مجھے یہ غلط جواب دیا گیا ہے تو پھر اس پر kindly ruling دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، پتا کرتے ہیں میں رولنگ ایسے ہی دے دوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: consultation ہوتی ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! consultation کے لئے کوئی بھی شہری اور یہ ممبر بھی اپنی تجاویز ڈویلپمنٹ کے حوالے سے دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہتے ہیں وہ آپ کر سکتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1435 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اگر وہ آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 1718 ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1755 بھی ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2327 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2373 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس سوال کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کرتے ہیں پھر جب وقت ملے گا تو take up ہوگا پھر مجھے نہ کہنا، ٹھیک آپ کہتے ہیں تو اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔ جی، اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2468 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سابقہ فوجی دور حکومت میں صوبہ کے ناظمین کی لوٹ مار اور ان کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2468: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ فوجی دور حکومت میں عامر منیر ناظم راوی ٹاؤن کے خلاف محکمہ اینٹی کرپشن نے کرپشن، لوٹ مار، سرکاری فنڈز اور مشینری کے ناجائز استعمال پر مقدمہ درج کر رکھا ہے جس میں وہ تا حال مفرور ہے؟

(ب) ملزم عامر منیر کے خلاف حکومت اور محکمہ اینٹی کرپشن کی طرف سے کیا کیا چارج عائد کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں پورے صوبہ کے ٹاؤن اور ضلعی ناظمین نے لوٹ مار کا بازار گرم کئے رکھا اس کے سدّباب کے لئے موجودہ حکومت اور محکمہ اینٹی کرپشن

نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں کیا اس دور میں عوامی خزانہ لوٹنے والوں کو ان کے انجام پر پہنچانے اور احتساب کا کوئی انتظام کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ بات درست ہے کہ سابقہ ٹاؤن ناظم عامر منیر کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن نے مقدمہ نمبر 2004/883 مورخہ 27۔ نومبر 2004 کو درج کروایا اور بعد از تفتیش چالان عدالت انٹی کرپشن میں پیش ہوا اور عامر منیر نے عدالت کے روبرو خورد بُرد کی رقم مبلغ -/60,00,000 روپے جمع کروا دی مزید معاملہ انٹی کرپشن کی عدالت میں زیر سماعت ہے اور ملزم تاحال ضمانت پر ہے۔

(ب) محکمہ انٹی کرپشن نے سابقہ ٹاؤن ناظم عامر منیر کے خلاف ترقیاتی منصوبوں میں خورد بُرد اور رجسٹری فیس کے ٹھیکہ میں بے ضابطگیوں کی مد میں حکومتی خزانہ کو نقصان پہنچانے کے الزامات لگائے۔

(ج) سابقہ دور حکومت میں ٹاؤن اور ضلعی ناظمین کے اختیارات بابت حکومت پنجاب نے سپیشل آڈٹ کا انعقاد کروایا اور آڈٹ رپورٹس مرتب ہونے کے بعد بمطابق قوانین کارروائی عمل میں لائی گئی جبکہ مذکورہ ملزم عامر منیر کے خلاف کیس سپیشل جج انٹی کرپشن کے پاس زیر سماعت ہے جس کی آئندہ تاریخ 23۔ مئی 2016 ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) کے اندر انہوں نے فرمایا ہے کہ جو عامر منیر کے خلاف کیس سپیشل جج انٹی کرپشن کے پاس زیر سماعت ہے جس کی آئندہ تاریخ 23۔ مئی 2016 ہے کل اس کی تاریخ تھی تو معزز پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتائیں کل کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، جز (ج) کا جواب پوچھ رہے ہیں۔ کہ کل عامر منیر کی تاریخ تھی اس کے خلاف کیا ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

جناب سپیکر! میرے پاس انٹی کرپشن کورٹ کی تاریخ کا fresh status نہیں ہے کہ کل انہوں نے کون سی پیشی ڈالی ہے لیکن اس میں یہ ہوا ہے کہ جو ملزم عامر منیر ہے یہ bail پر ہے اور عدالت انٹی

کرپشن نے اس سے اُس وقت 60 لاکھ روپے کی ریکوری کی اور جب اس نے 60 لاکھ روپیہ کورٹ میں جمع کروایا تھا تب اس کی bail ہوئی تھی اور کیس ابھی تک under process ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کے پاس چٹ آئی ہے اسے پڑھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! وہ اس کے متعلقہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کے متعلقہ نہیں ہے وہ اُن کے متعلقہ بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پیشی کا ان کو پتا کر کے بتادوں گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2528 محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ پہلے بھی ان کا ایک سوال ہے۔ اگلا سوال نمبر 2889 جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2890 بھی جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3019 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: چک جھلاراں میں بچھائی گئی نالیوں اور سولنگ کی تفصیلات

*3019: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک نمبر 23 ج ب جھلاراں تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں سولنگ اور نالیاں کب بچھائی گئی تھیں اور ان پر کتنے اخراجات آئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان نالیوں کا صفائی کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے پانی نالیوں سے اوور فلو ہو کر گلیوں میں کھڑا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس چک کی نالیوں کی صفائی کے لئے سیور مین تعینات کرنے اور نالیوں کی صفائی روزانہ کی بنیاد پر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) سال04۔2003 سے لے کر12۔2011 تک اس گاؤں میں مبلغ -/48,75,000روپے نالیاں و سولنگ کی تعمیر کے لئے ٹی ایم اے چک جھمرہ نے خرچ کئے ہیں۔اس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے گاؤں کا معائنہ کیا گیا اور گلیوں میں کہیں بھی پانی نہیں کھڑا تھا۔

(ج) گاؤں میں سیوریج سسٹم نہ ہے لہٰذا نالیوں کا پانی گاؤں سے باہر بذریعہ sullage carrier نکاس کر جاتا ہے لہٰذا وہاں پر سیور مین کی ضرورت نہ ہے۔ گاؤں میں نالیوں اور sullage carrier / نالہ کی صفائی ستھرائی وقتاً فوقتاً حسب ضرورت بذریعہ سینٹری ورکر صفائی کروادی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کے اندر میں ان سے یہ چیز پوچھنا چاہوں گا کہ جب انہوں نے گاؤں کا سروے کیا تھا تو کیا اُن دنوں بارش ہو رہی تھی یا انہوں نے گرمیوں کے موسم کا سروے کیا؟ اگر آپ کہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو میرے ساتھ bound کر دیں کہ یہ میرے ساتھ چلیں جس طرح برسات کا موسم ہوتا ہے یا کچھ ہوتا ہے ویسے routine کے اندر بھی یہ اتنا زیادہ sufficient وہاں پر نالیاں سولنگ کا انتظام نہیں کیا۔ انہوں نے تقریباً پانچ ملین روپے ایک specific گاؤں کی سیوریج اور نالیاں سولنگ کے اوپر خرچ کئے ہوئے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اتنے پیسے خرچ کرنے کے باوجود وہاں پر پانی کھڑا ہوتا ہے یہ جواب بالکل درست نہ ہے۔

جناب سپیکر! Kindly اگر آپ سیکرٹری صاحب کو bound کر دیں کہ یہ میرے ساتھ گاؤں کا visit کر لیں، میں انہیں گاؤں کا visit کروا سکتا ہوں، انہیں ثابت کر کے دے سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کیا ثابت کریں گے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ان کا جواب یہاں پر غلط دیا گیا ہے اور وہاں پر پانی کھڑا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کیا بات ہے کہ ہر بات کا جواب غلط دیا گیا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس کو prove کرنے کے لئے تیار ہوں آپ انہیں میرے ساتھ bound کر دیں اگر میں غلط ہوں تو پتا لگ جائے گا۔

جناب سپیکر: میں انہیں پابند نہیں کر سکتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جب بھی موسم برسات آتا ہے، جب بارشیں ہوتی ہیں تو کچھ دیر کے لئے پانی ہر جگہ پر کھڑا ہوتا ہے چاہے کوئی شہر ہو، دیہات ہو اگر بارش سارا دن آہستہ آہستہ بوندا باندی ہوتی رہے تو ڈسپوزل چلتے رہتے ہیں یہ جو sullage carrier ہوتے ہیں یا نالیاں ہوتی ہیں، نالے ہوتے ہیں وہ پانی کو آسانی سے لے لیتے ہیں لیکن اگر ایک گھنٹہ کے لئے موسلا دھار بارش ہو جائے جو کہ بہت زیادہ بارش ہو تو پھر جو نظام ہوتا ہے وہ اُس پانی کو نہیں لے سکتا تو پھر تھوڑی دیر کے لئے کہیں پر ایک گھنٹہ، آدھ گھنٹہ اور دس منٹ کے لئے پانی رُکتا ہے اور پھر وقت کے ساتھ نکل جاتا ہے تو اس میں جو ہم نے وہاں پر سروے کروایا ہے میں نے fresh انفارمیشن لی ہے اور ٹی ایم اے کے عملہ کو بھیجا آج کل کیونکہ بارشیں نہیں ہو رہیں تو برسات میں اگر کوئی problem ہو گی تو میں کوشش کروں گا کہ ان کے ساتھ وہاں پر جاؤں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ان کی بات کے ساتھ بالکل اتفاق نہیں کرتا۔ بے شک لاہور جیسا شہر جو metropolitan city ہے کل رات کی بارش سے ڈوب گیا ہوا ہے۔ ہم راستے میں دیکھتے رہے ہیں ہر چیز ڈوبی ہوئی ہے وہ گاؤں بھی ڈوب سکتا ہے جب موسلا دھار بارشیں ہوں لیکن routine کے اندر بھی یہ۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی ایسی بات نہیں وہ آپ کو بتا دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 3050 میاں طارق محمود کا ہے وہ out of country ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے، اگلا سوال نمبر 3051 میاں طارق محمود کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3059 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3060 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3078 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3099 محترمہ نبیلہ

حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3113 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: بند پڑی ترقیاتی سکیموں کی تفصیلات

*3113: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں اس وقت کتنی ترقیاتی سکیمیں جو چل رہی تھیں بند پڑی ہیں، ان سکیموں کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور آغاز کام کی تاریخ بتائیں؟

(ب) ان سکیموں پر کام بند کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان پر خرچ کردہ کثیر سرمایہ جو سکیمیں بند ہونے سے ضائع ہوا ہے اس کے ذمہ دار کون کون سے سرکاری ملازم ہیں کیا حکومت ان ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اور ان سکیموں کو مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن تاندلیانوالہ میں اس وقت کوئی بھی ترقیاتی سکیم برائے سال 14-2013، 15-2014 اور 16-2015 بند نہ پڑی ہیں، برائے سال 15-2014 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 57 سکیمیں منظور کی تھیں جو کہ تمام مکمل ہو چکی ہیں اور برائے سال 16-2015 میں کل 49 سکیموں پر کام ہو رہا تھا۔ جن میں سے 40 سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔ 9 سکیموں پر کام ہو رہا ہے جو کہ 30۔ جون 2016 تک مکمل ہو جائے گا۔ سکیموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کوئی سکیم بند نہ پڑی ہے۔

(ج) ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن تاندلیانوالہ کے زیر نگرانی کوئی بھی ترقیاتی سکیم بند نہ ہے۔ تاہم فنڈز کے ضائع ہونے کا کوئی اندیشہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا اس کے اندر پہلا ضمنی سوال ہے انہوں نے مجھے کہا ہے کہ اس سال current year میں میرے حلقے کے اندر، تحصیل کے اندر دی گئیں اُن میں سے 9 سکیموں پر ابھی تک کام ہو رہا ہے جو کہ 30۔ جون کو مکمل کر لیا جائے گا میں ان سے پوچھنا چاہوں گا یہ جو 9 سکیموں میں ابھی تک کام چل رہا ہے یہ سکیمیں کب جاری کی گئی تھیں؟ ان سکیموں کا work order یا جو بھی procedure انہوں نے کیا ہے، کب انہوں نے اس پر construction شروع کی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ایک سکیم ہے:

> Improvement of matel road providing and fixing tuff tiles Qaid-e-Azam road towards Bilal Shaheed Tandlianwala

جناب سپیکر! یہ سکیم 15-08-20 کو start ہوئی اور دوسری سکیم construction of Slaughter House Tandlianwala. بھی 15-08-20 کو start ہوئی ہے۔ ان تمام سکیموں کے ورک آرڈر بھی 15-08-20 کو جاری ہوئے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے 9 سکیم کا پوچھا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! 9 سکیموں کے work order بھی 15-08-20 کو جاری ہوئے تھے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ سارے ایک ہی دن میں ہوئے تھے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جی ہاں! یہ ایک ہی دن میں جاری ہوئے تھے کیونکہ ٹینڈرز ایک بار ہوتے ہیں تو اسی حساب سے work order بھی جاری ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی کا ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3158 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یوحنا آباد میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*3158: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران یوحنا آباد لاہور کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی، ان سڑکوں کے نام، تخمینہ، لاگت اور سڑک کی لمبائی اور چوڑائی بتائیں؟

(ب) یہ کام کن کن سرکاری ملازمین کی نگرانی میں ہوا ہے؟

(ج) کیا ان سڑکوں کے کام کی تصدیق تھرڈ پارٹی سے ہوئی ہے تو اس تھرڈ پارٹی کا نام کیا ہے؟

(د) اس تھرڈ پارٹی نے کس کس سڑک کے کام کو غیر معیاری قرار دیا ہے اور اس پر حکومت نے کیا ایکشن لیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) مالی سال 12-2011 اور 13-2012 میں یوحنا آباد میں کسی سڑک کی تعمیر و مرمت کا کام نہیں ہوا۔

(ب) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

(ج) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

(د) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یوحنا آباد ایک بہت بڑی کرسچئن کمیونٹی کی آبادی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایشیا کی یہ سب سے بڑی آبادی ہے۔ 2016 اب ختم ہونے والا ہے تین سال گزر گئے اور ابھی تک وہاں پر ڈویلپمنٹ نہیں ہوئی۔ میرے سوال کا جواب بھی انہوں نے نفی میں دیا ہے کہ وہاں پر مالی سال 12-2011, 14-2013 میں یوحنا آباد میں کسی سڑک کی تعمیر کا کام نہیں ہوا۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال کرنا چاہوں گا یہ کمیونٹی

ڈویلپمنٹ کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں تو کیا وہاں پر ڈویلپمنٹ کے متعلق نہیں سوچا جائے گا، کیا وہاں پر انسان نہیں بستے؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! چونکہ انہوں نے صرف 13-2012, 12-2011 کے حوالے سے پوچھا تھا اور اس حوالے سے ہم نے جواب دیا ہے۔ یہ نیا سوال جمع کروائیں اس کے بعد جو ڈویلپمنٹ ہوئی ہے ہم اس کی تفصیلات ان کو فراہم کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منشی صاحب!

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی اگر کوئی ڈویلپمنٹ ہوتی تو میں سوال کرتا لیکن وہاں پر ڈویلپمنٹ ہو ہی نہیں رہی ہے۔ کیا مزید آنے والے وقت میں بھی کوئی ڈویلپمنٹ کا ارادہ ہے یا نہیں یا ایسا ہی چلتا رہے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ جب ضلع میں سکیمیں بنتی ہیں، میرے معزز ممبر minorities کے نمائندہ ہیں ان کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہاں کی سکیموں کی نشاندہی متعلقہ ڈی سی او، انتظامیہ اور ٹاؤن انتظامیہ کو کریں تاکہ وہاں پر مسائل حل کئے جائیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! 14-2013 اور 16-2015 میں ہم لگاتار اپنی سکیمیں بہار کالونی کے لئے دے رہے ہیں لیکن ان پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! اگر آپ اس سوال کو turn کر دیتے ہیں تو میں آپ کو اگلے اجلاس میں اس کی تازہ ترین detail دے دوں گا جو یوحنا آباد میں ڈویلپمنٹ ہوئی۔ ابھی معزز ممبر نے کہا کہ ابھی تک وہاں پر سکیموں کی ڈویلپمنٹ نہیں ہوئی میں وہ detail نکال لوں گا کہ انہوں نے نشاندہی کی اور ڈویلپمنٹ ہوئی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: کیا اس سوال کو کمیٹی کے سپرد نہ کر دیں؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی دو ماہ کے اندر اندر مکمل رپورٹ دی جائے۔ اگلا سوال نمبر 3213 چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3226 بھی چودھری فیصل فاروق چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال شیخ اعجاز احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3262 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے شیخ اعجاز احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: سینٹری انسپکٹرز اور ورکرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3262: شیخ اعجاز احمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے تحت ضلع فیصل آباد میں سینٹری انسپکٹرز اور ورکرز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کتنے سینٹری ورکرز فیصل آباد کی انتظامیہ کے کس کس افسر یا سیاستدان کے گھر ڈیوٹی کرتے ہیں، ان کی تعداد بتائی جائے؟

(ج) حلقہ پی پی۔68 فیصل آباد میں کتنے سینٹری انسپکٹرز اور ورکرز کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔68 میں سینٹری ورکرز کی تعداد آدھی سے بھی کم ہے اور اکثر ڈیوٹی سے غائب رہتے ہیں اگر ہاں تو حکومت انہیں ڈیوٹی پر حاضر کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) سٹی فیصل آباد میں سینٹری انسپکٹرز کی تعداد 20 ہے اور سینٹری ورکرز کی کل تعداد 2232 ہے۔

(ب) جب سے فیصل آباد FWMC کمپنی نے شعبہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا چارج سنبھالا ہے اس وقت سے تاحال کوئی ورکر کسی آفیسر یا سیاستدان کے گھر کام نہیں کرتے ہیں بلکہ اپنی اپنی صفائی کی ڈیوٹی کر رہے ہیں۔

(ج) حلقہ پی پی۔68 میں یونین کونسل کی تعداد 14 ہے اس میں 4 سینٹری انسپکٹرز اور 235 سینٹری ورکرز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں ان میں سے 4 ورکرز غیر حاضر ہیں۔

(د) نہیں! یہ درست نہ ہے۔ پی پی۔68 میں جو ورکرز آن ڈیوٹی ہیں ان کی تعداد 231 ہے اور بطریق احسن ڈیوٹی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ سٹی فیصل آباد میں سینٹری انسپکٹرز کی تعداد 20 ہے اور سینٹری ورکرز کی کل تعداد 2232 ہے۔ میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ان کی تعداد فکس کی جاتی ہے وہ کس بنیاد پر کی جاتی ہے، آبادی کی بنیاد پر کی جاتی ہے یا علاقے کی بنیاد پر کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ضرورت کے مطابق آبادی کی بنیاد پر تعداد فکس کی جاتی ہے۔ جو یونین کونسل آبادی میں بڑی ہیں وہاں زیادہ عملہ کام کر رہا ہے اور جس یونین کونسل کی آبادی کم ہے وہاں کم عملہ کام کر رہا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ آبادی کی بنیاد پر۔ میں یہی تو پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنی آبادی پر ایک سینٹری ورکر ہے اور کتنی آبادی پر ایک سینٹری انسپکٹر ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جو بڑے شہر ہیں ان میں تقریباً 800 سے 1000 کی آبادی پر سینٹری ورکر ہوتا ہے اور جو چھوٹے شہر ہیں وہاں پر بھی تقریباً اسی average سے سینٹری ورکرز کی تعیناتی کی جاتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ محکمے کا طے شدہ اصول ہے یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اندازے سے بتا رہے ہیں۔ اس کا کوئی نوٹیفکیشن ہے تو فراہم کر دیں؟

جناب سپیکر: اس وقت تو نوٹیفکیشن نہیں دیا جا سکتا، مہربانی کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سینٹری انسپکٹر کا سکیل کیا ہے، سینٹری ورکرز کا سکیل کیا ہے اور ان کی بھرتی کا طریق کار کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سینٹری ورکرز تو پہلے سکیل کے ملازم ہوتے ہیں اور ان کو ضرورت کے مطابق ورک چارج پر بھرتی کر لیا جاتا ہے ان کی تعداد کو کم یا زیادہ کیا جا سکتا ہے جہاں پر کمپنی ضرورت محسوس کرتی ہے وہاں ان کو ضرورت کے مطابق بھرتی کر لیا جاتا ہے۔ جہاں تک سینٹری انسپکٹر کا تعلق ہے تو اس کا سکیل پانچواں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: شاباش۔ اگلا سوال نمبر 3362 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب شوکت حیات خان بوسن کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

چوہدری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

چوہدری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 3372 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ *(معزز ممبر نے جناب شوکت حیات خان بوسن کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)*

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی۔200 ملتان میں صاف پینے کے پانی
کے فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3372: جناب شوکت حیات خان بوسن: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔200 ملتان میں صاف پینے کے پانی کے کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کئے گئے ہیں؟

(ب) حکومت پی پی۔200 میں مزید کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) پی پی۔200 ملتان میں مختلف اداروں کی جانب سے 40 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے حال ہی میں صاف پانی کے نام سے ایک کمپنی بنائی ہے جو صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ضرورت کے مطابق مزید پلانٹ لگائے گی اور operate بھی کرے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! اس کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے حال ہی میں صاف پانی کے نام سے ایک کمپنی بنائی ہے جو صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ضرورت کے مطابق مزید پلانٹ لگائے گی۔ میرا سوال ہے کہ حکومت پنجاب کب تک۔۔۔

جناب سپیکر: لگائے گی بھی اور operate بھی کرے گی۔ یہ بھی جواب میں لکھا ہوا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جی ہاں! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کمپنی کب تک واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گی اور کب operate کرے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سے پہلے جو فلٹریشن پلانٹس تھے وہ لوکل گورنمنٹ لگاتی تھی اور ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ بھی لگاتا تھا لیکن اب یہ ذمہ داری صرف ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کی ہے۔ صاف پانی کمپنی ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کے تحت بنائی گئی ہے تو زیادہ بہتر ہے کہ یہ نیا سوال ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کو کریں وہ اس کے بارے میں پوری تفصیلات دے گا کیونکہ آئندہ سے صاف پانی اور فلٹریشن پلانٹس کی ذمہ داری ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کی ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جواب یہ دے رہے ہیں اور اب کہہ رہے ہیں کہ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ سے رجوع کیا جائے۔ پھر ان کو جواب نہیں دینا چاہئے بلکہ یہاں لکھ دیتے کہ یہ ہمارے متعلقہ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم نے اس میں ان کی راہنمائی کر دی ہے کہ صاف پانی کمپنی بن گئی ہے جو آئندہ سے پنجاب میں فلٹریشن پلانٹس لگائے گی کیونکہ اس کی تمام details ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہیں تو لہٰذا یہ اس پر نیا سوال دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال محکمہ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کو refer کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر اندر اپنی پورٹ پیش کریں گے۔ اب اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3406 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مکوآنہ، جسوآنہ، آڑکانہ روڈ فیصل آباد کی توسیع کا مسئلہ

*3406: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مکوآنہ، جسوآنہ، آڑکانہ روڈ فیصل آباد کو 20 فٹ چوڑا کیا گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سڑک کو قصبہ سید والا تک توسیع کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ فیصل آباد کے لئے سفر کا دورانیہ مزید کم ہو جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) مکوآنہ، جسوآنہ، آڑکانہ روڈ، ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز کے زیر ملکیت ہے تاہم پراونشل ہائی وے ڈویژن فیصل آباد نے مکوآنہ تا جسوآنہ سڑک کی چوڑائی 24 فٹ کرنے سے پہلے کہیں سے یہ سڑک 10 فٹ چوڑی تھی اور کہیں سے 12 فٹ چوڑی تھی۔ سڑک کی لمبائی 17.03 کلومیٹر ہے۔ یہ منصوبہ 2007-09-27 سے شروع ہوا اور 2015-06-30 میں مکمل ہوا۔ اس منصوبہ کی مکمل لاگت 257.769 ملین روپے تھی۔

(ب) مکوآنہ جسوآنہ آڑ کانہ تا قصبہ سید والا تک توسیع کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا اور اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ مکوآنہ، جسوآنہ، آڑ کانہ روڈ، ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز کے زیر ملکیت ہے تاہم پراونشل ہائی وے ڈویژن فیصل آباد نے مکوآنہ تا جسوآنہ سڑک کی چوڑائی 24 فٹ کرنے سے پہلے کہیں سے یہ سڑک 10 فٹ چوڑی تھی اور کہیں سے 12 فٹ چوڑی تھی۔ سڑک کی لمبائی 17.03 کلو میٹر ہے۔ یہ منصوبہ 07-09-27 سے شروع ہوا اور 15-06-30 میں مکمل ہوا۔ اس منصوبہ کی مکمل لاگت 257.769 ملین روپے تھی تو میرا پارلیمانی سیکرٹری سے ضمنی سوال ہے کہ یہ منصوبہ جو 2007 سے شروع ہو کر 2015 تک چلا گیا تو اس پر سال وار کتنا بجٹ utilize ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سال وار بجٹ کی تفصیل میرے پاس نہیں ہے لیکن میں انہیں مہیا کر دوں گا۔ میں اس میں تھوڑا سا بتاتا ہوں کہ اس منصوبے کے لئے بجٹ پہلے سال کم فراہم ہوا اور اس وجہ سے یہ منصوبہ لیٹ ہوا لیکن الحمدللہ یہ منصوبہ مکمل ہو چکا ہے اور پہلے سے زیادہ بہتر سڑک بن چکی ہے۔ یہ پہلے دس سے بارہ فٹ چوڑائی کی تھی اور اب چوبیس فٹ چوڑائی کی بہترین سڑک وہاں پر موجود ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے اور میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ سوال 17- دسمبر 2013 کو دیا گیا تھا اور اس کی ترسیل 17- فروری 2014 کو ہوئی۔ سوال کرنے کے بعد یہ منصوبہ take up ہوا، یہ ڈیپارٹمنٹ کی بڑی مہربانی ہے کہ آج انہوں نے بتادیا کہ یہ منصوبہ مکمل ہو گیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے اس کا last visit کب کیا اور اس 17 کلو میٹر length کی condition کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم نے last week چیک کروایا ہے، تقریباً 15- مئی کے بعد وہاں کا visit کروایا ہے، ہم نے اس کی ساری detail لی تھیں اور اب اس کی حالت تسلی بخش ہے۔

جناب سپیکر: جی، ماشاءاللہ بہت شکریہ۔ جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ایک سوال صرف جز(ب) کے بارے میں کروں گا کہ ان کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے لیکن ہم مان لیتے ہیں کیونکہ یہاں پر رہنا بھی ہے۔ جز(ب) ملکوآنہ جسوآنہ آڑکانہ تا قصبہ سید والا تک توسیع کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے لیکن یہ فیصل آباد کے لئے shortest way ہے اور وہاں کے inhabitants کے لئے اس کا بننا بہت ضروری ہے۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس coming financial year میں take up کر لیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ ایسے take up نہیں کریں گے اس کا کوئی طریق کار ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ کر سکتے ہیں، وہ مالک ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایسے take up کرنے کی بات ان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میرے پاس تو کوئی اختیار ایسا نہیں ہے لیکن تجویز تو یہ بھی کر سکتے ہیں۔ یہ ان کے ایریا کا مسئلہ ہے تو میرے خیال میں یہ اپنے متعلقہ ڈی سی او کو اپنی تجویز دے دیں تاکہ وہ اس کو ADP میں شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ کیا آپ نے موڑ کھنڈا دیکھا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سفر ہی ادھر سے کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ سفر کدھر سے کرتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ادھر شاہ کوٹ اور مانانوالہ میں آنا جانا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ کوٹ، مانانوالہ کدھر ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! فیصل آباد، ننکانہ صاحب میں بھی آنا جانا ہوتا ہے۔ ہم بھائی پھیرو سے موڑ کھنڈا جاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اس کا نام ایسے نہیں جیسے آپ لے رہے ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ اگلے سوال پر آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!سوال نمبر 3407 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب:موڑ کھنڈا بائی پاس سے متعلقہ تفصیلات

*3407:جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موڑ کھنڈا بائی پاس ضلع ننکانہ صاحب کی لمبائی کتنی ہے اور یہ کب تعمیر ہوا؟

(ب) مذکورہ بائی پاس کی تعمیر کے بعد آج تک کتنی مرتبہ مرمت کیا گیا اور آخری بار کب مرمت کیا گیا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بائی پاس کی سڑک انتہائی خراب ہے، حکومت کب تک اس کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) موڑ کھنڈا بائی پاس ضلع ننکانہ صاحب کی لمبائی 5.02 کلو میٹر ہے اور چوڑائی 24 فٹ ہے۔2014-15 میں فنڈز ملے اور 2016 میں پراونشل ہائی وے ڈیپارٹمنٹ لاہور کے ذریعے سڑک کی تعمیر کا منصوبہ مکمل ہوا۔

(ب) مذکورہ بائی پاس کی تعمیر کے بعد اس کی مرمت مکمل نہ کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ بائی پاس کی سڑک انتہائی خراب ہے اس کی مرمت کے لئے مبلغ 43 ملین کا اسٹیمیٹ پراونشل روڈ کنسٹرکشن ڈویژن لاہور نے دیا تھا جو کہ فنڈ نہ ملنے کی وجہ سے کام نہ ہو سکا لیکن موجودہ حالات میں ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز ننکانہ صاحب کی طرف سے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو فارم تا مارکیٹ پروگرام کے تحت ایک لسٹ دی گئی تھی جس میں اس سڑک کی مرمت کا کام بھی شامل تھا جو 2016 میں مکمل کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کو بھی 17۔ دسمبر 2013 کو اسمبلی میں جمع کرایا گیا تھا اور انہوں نے جز (ج) میں بتایا ہے کہ 2016 میں اس سڑک کا مرمت و تعمیر کا کام مکمل ہوا تو اس میں میری گزارش ہے کہ انہوں نے سڑک بائی پاس کا last visit کب کیا؟

جناب سپیکر: جی، آپ بتادیں کہ آپ وہاں کب گئے تھے؟ پھر آپ کو میں بتاؤں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں تین مہینے پہلے گیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، پھر آپ نے اس کی کیسی condition پائی؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں کیونکہ ڈیپارٹمنٹ ان کا ہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں گے یا نہیں بتائیں گے۔ بہر حال آپ ان کو بتادیں تاکہ ان کو پتا چلنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جب ہمیں اسمبلی سوال کا نوٹس ملا کہ اس سیشن میں وقفہ سوالات آ رہا ہے تو ہم نے موقع پر اس کا visit کروایا ہے۔ یہاں پر clerical mistake ہے کہ یہ سڑک 2016 میں مکمل ہوئی لیکن یہ جون 2015 میں مکمل ہو گئی تھی اور اب اس کی حالت تسلی بخش ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ بائی پاس کی بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں بھی اسی کی بات کر رہا ہوں جو کہ ضلع ننکانہ صاحب کی لمبائی 5.02 کلو میٹر ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاباش۔ حضرت! آپ تو وہاں گئے ہی نہیں ہیں۔ میرے خیال میں آپ نے دیکھا نہیں ہے۔ میں ان کی بات کو ٹھیک مانتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی بات کو ٹھیک مانتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں میری صرف گزارش یہ ہے اور میں ڈیپارٹمنٹ کا on the floor of the House شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب سوال اسمبلی میں کیا

گیا، وہ take up ہوا اور انہوں نے اس پر عملدرآمد کیا۔ مجھے بھی پتا ہے کہ اس کی حالت بہت اچھی ہے۔ میں ڈیپارٹمنٹ اور آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3423 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 3439 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نسبت روڈ پر تجاوزات کے خلاف آپریشن کی تفصیلات

***3439: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے آخری مرتبہ نسبت روڈ لاہور پر ناجائز تجاوزات اور چار دیواریوں کے خلاف آپریشن کب کیا تھا؟

(ب) کیا حکومت راجہ اندر سٹریٹ نمبر 111 کچا نسبت روڈ میں گھروں سے باہر بڑھی ہوئی دیواروں / تجاوزات کے خلاف آپریشن کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن داتا گنج بخش ٹاؤن نے مورخہ 15-04-18 کو نسبت روڈ پر ناجائز تجاوزات اور چار دیواریوں کے خلاف آپریشن کیا تھا۔

(ب) ٹاؤن ہذا نے شیڈول پروگرام کے مطابق تجاوزات اور ناجائز بڑھی ہوئی دیواروں کے خلاف آپریشن جاری رکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں جواب آیا ہے کہ میونسپل ایڈمنسٹریشن داتا گنج بخش ٹاؤن نے مورخہ 2015-04-18 کو نسبت روڈ پر تجاوزات اور چار دیواریوں کے خلاف آپریشن کیا تھا تو کیا وہاں پر دوبارہ تجاوزات اور چار دیواری نہیں بنی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جب وہاں پر آپریشن کیا گیا تو وہاں جو عارضی انکروچمنٹ جیسے ریڑیاں، پھٹے، تھڑے اور اس طرح کی ساری چیزیں آپریشن کے دوران مسمار کر دی گئیں اور بہت سارا سامان قبضے میں لے لیا گیا۔ اس کے بعد مسلسل وہاں پر ٹی ایم اے کا عملہ وقتاً فوقتاً visit کرتا رہتا ہے لیکن وہاں پر عارضی انکروچمنٹ ہٹاتے ہیں تو پھر آ جاتی ہے کیونکہ لوگ غریب ہیں اور کسی نہ کسی گلی سے نکلتے ہوئے ریڑھی لگا لیتے ہیں لیکن وہاں پر پکی انکروچمنٹ نہیں ہے کہ کسی نے باؤنڈری وال یا کسی نے تھڑا لگایا ہو اور اگر اس طرح کا کوئی ہے تو محترمہ نشاندہی کریں۔ ہم اس کے خلاف سخت کارروائی کریں گے لیکن ہمارے علم کے مطابق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ اس بات سے satisfy ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! نہیں۔ اس میں ایسے ہوتا ہے کہ جو ٹی ایم اے کے لوگ آتے ہیں، سامان اٹھاتے ہیں اور پھینک دیتے ہیں لیکن چار دن بعد دوبارہ وہی منظر ہوتا ہے تو کیا آپ نے اس چیز کا کوئی permanent حل سوچا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! دنیا کے بے شمار ترقی یافتہ ممالک میں اس طرح کے چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں، وہاں پر بھی بازاروں میں تہہ بازاری ہوتی ہے، کسی بھی ملک میں اس طرح سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہمارا ملک ایک غریب ملک ہے لہٰذا یہاں پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت ہے کہ ریڑھی والا جو ایک غریب آدمی ہے اس کو تجاوزات کے آپریشن کے دوران، اس کی جگہ change کروا دی جائے جہاں ٹریفک میں hurdle نہ ہو اور کسی قسم کی کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوتی ہو تاکہ غریب آدمی اپنا روزگار کما سکے اس لئے ریڑھی والے غریب آدمی کے ساتھ تھوڑی سی نرمی برتی جاتی ہے۔ اسی طرح جو کوئی زمین پر اپنی چیزیں رکھ کر بیچ رہا ہوتا ہے، ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کو مناسب جگہ پر آگے پیچھے کر دیا جائے، جس سے انکروچمنٹ کا بھی مسئلہ حل ہو جائے اور اس کا روزگار بھی چلتا رہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ان کی بات صحیح ہے کہ وہ غریب لوگ ہوتے ہیں لیکن اس کے ذریعے ٹی ایم اے کے لوگ ان سے پیسے ضرور لیتے ہیں، یہ ان کے tactics ہیں ان کی چیزیں بار بار اٹھا کر

ایک blackmailing system بن گیا ہے۔ اس کے عوض وہ پیسوں کی ڈیمانڈ کرتے ہیں، پیسے لے کر دوبارہ ریڑھی لگانے کی اجازت دے دیتے ہیں۔ ہم نے اس کا کوئی مستقل حل نکالنا ہے، آپ ان غریب لوگوں کے لئے ایک ایسی جگہ بنا دیجئے کہ جہاں وہ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں لگا لیں، ان کو بے شک official permission دے دیں۔ بار بار اس قسم کی کارروائی کرنے سے یہ ہوتا ہے کہ وہ آتے ہیں ان کی ریڑھی اٹھائی، انہوں نے جا کر پیسے دیئے کل پھر وہ ریڑھی لگ جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ہم نے مختلف شہروں میں جو ماڈل بازار قائم کئے ہیں، لاہور شہر میں بھی ماڈل بازار قائم کئے ہیں، گرین ٹاؤن میں بھی کیا ہے، چائنا سکیم میں کیا ہے اور اس کے علاوہ رائیونڈ روڈ پر رائے ونڈ سٹی میں بھی اس قسم کے بازار قائم کئے ہیں۔ اسی طرح ہم نے گوجرانوالہ میں بھی ماڈل بازار قائم کیا ہے، اس ایریا کے اندر ہم یہ کرتے ہیں کہ روڈ کے اوپر ریڑھیاں یا اس قسم کی دوسری چیزیں لگی ہوتی ہیں، جیسے چھوٹے چھوٹے کھوکھے ہیں، ان لوگوں کو ہم ان ماڈل بازار میں شفٹ کر دیتے ہیں تاکہ وہ اپنا روزگار عزت کے ساتھ کمائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے لاہور شہر میں جو چھوٹے چھوٹے ریڑھی بازار لگائے ہیں، ایسی روڈز، ایریاز یا گرین بیلٹس جن کی width زیادہ ہے لیکن وہاں پر ٹریفک کا flow نہیں ہے وہاں پر ان کو شفٹ کر رہے ہیں۔ اس کی ڈسٹرکٹ سٹی گورنمنٹ کی ٹیم باقاعدگی سے نگرانی کرے گی۔ ان کو نہ صرف وہاں پر مفت اچھی قسم کی ریڑھیاں فراہم کی جائیں گی بلکہ ایک ہی جگہ پر ہونے کی وجہ سے لوگوں کو چیزیں بھی دستیاب ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3455 جناب جعفر علی ہوچہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3493 جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 3534 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رائیونڈ: تبلیغی مرکز بازار میں تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

*3534: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رائیونڈ شہر لاہور میں تبلیغی مرکز بازار میں تجاوزات کی بھرمار سے ٹریفک گھنٹوں معطل رہتی ہے کیونکہ دکانداروں نے اپنی دکانوں کے آگے پھٹے اور ریڑھیاں لگا رکھی ہیں جن سے وہ لاکھوں روپے کرایہ وصول کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس بازار سے تجاوزات ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) درست نہ ہے۔ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن اقبال ٹاؤن لاہور نے رائیونڈ میں گرینڈ آپریشن کر کے سامان گرفت میں لے کر داخل سٹور کیا ہے اور مزید آپریشن جاری ہے۔ تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! انہوں نے میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں کہا ہے کہ درست نہ ہے۔ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن اقبال ٹاؤن لاہور نے رائیونڈ میں گرینڈ آپریشن کر کے سامان گرفت میں لے کر داخل سٹور کیا ہے اور مزید آپریشن جاری ہے۔ تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ انہوں نے جو تصویر بھیجی ہیں وہ تو invisible ہیں، یہ دیکھنے کے قابل نہیں ہیں لیکن میری اطلاع کے مطابق وہاں دوبارہ وہی situation ہے اور خاص طور پر جن دنوں میں تبلیغی اجتماع ہوتا ہے تو وہاں پر ٹریفک کا بُرا حال ہوتا ہے، یہ میری اپنی انفارمیشن ہے کیونکہ یہ میرا ایریا بھی ہے کہ یہاں پر تجاوزات بھی موجود ہیں اور یہ جو تصویریں ہیں نظر نہیں آرہیں، اس کے بعد مجھے دوبارہ وہی منظر نظر آرہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جو متعلقہ دکاندار ہیں، ان کو ابھی مارچ کے مہینے میں باقاعدہ طور پر notices بھی issue

کئے گئے ہیں، ان کے خلاف کارروائی بھی کی گئی ہے اور ان کے خلاف 15 ہزار کے قریب جرمانہ بھی عائد کیا گیا ہے، اس کے علاوہ چار افراد کے خلاف ایف آئی آر بھی کاٹی گئی ہے۔ جہاں تک رائیونڈ اجتماع کا تعلق ہے تو اس میں پورے پاکستان سے پبلک شرکت کے لئے آتی ہے اور اس کی مینجمنٹ کے لئے حکومت پوری کوشش کرتی ہے۔ اس سلسلے میں ٹریفک ڈیپارٹمنٹ، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس کے انتظامات کے لئے بھرپور کوشش کی جاتی ہے کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے اس کے بازار تنگ ہیں اور یہ ایک پرانا شہر ہے۔ جب یہ شہر بنا ہے اس وقت یہاں پر اجتماع نہیں ہوتا تھا، اجتماع بعد میں شروع ہوا ہے، وقت کے ساتھ ساتھ اس میں عوام کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ اجتماع میں پہلے سے بہتر سہولیات ہوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3578 محترمہ باسمہ چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3598 راجہ راشد حفیظ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی کا ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3602 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور یونین کونسل نمبر 79 میں سٹریٹ لائٹس سے متعلقہ تفصیلات

*3602: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونین کونسل نمبر 79 لاہور کی کس کس سڑک پر سٹریٹ لائٹس لگائی گئی ہیں؟

(ب) ان سڑکوں پر سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم سٹریٹ لائٹس پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) اس وقت اس علاقہ میں کتنی سٹریٹ لائٹس ہیں؟

(د) ان سٹریٹ لائٹس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ہ) اس وقت ان سڑکوں پر کتنی سٹریٹ لائٹ بند پڑی ہیں، ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں اور ان کو کب تک چالو کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یونین کونسل نمبر 79 میں ٹمپل روڈ، بیگم روڈ، پیر بہاول شیر روڈ اور دل افروز روڈ پر لائٹس لگائی گئی ہیں۔

(ب) ان سڑکوں پر 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(ج) اس وقت یونین کونسل نمبر 79 کے گلی محلوں میں ٹیوب لائٹس 890 عدد مرکری بلب 393 عدد، سوڈیم لائٹس 157 اور 52 عدد انرجی سیور نصب ہیں۔

(د) یونین کونسل نمبر 79 میں سٹریٹ لائٹس کی درستی کے لئے ایک عدد الیکٹریشن اور ایک عدد ہیلپر کام کر رہا ہے۔

(ہ) اس وقت مندرجہ بالا سڑکات پر تمام لائٹس چالو حالت میں ہیں البتہ گورنمنٹ کی انرجی کنزرویشن پالیسی کے تحت ایک کو روشن اور دو لائٹس کو بند رکھا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرے جتنے بھی سوال تھے اس کے جواب میں انہوں نے ٹیوب لائٹس، مرکری بلب، سوڈیم لائٹس و انرجی سیور کا ذکر کر دیا ہے۔ جز (ہ) میں میرا سوال تھا کہ اس وقت ان سڑکوں پر کتنی سٹریٹ لائٹ بند پڑی ہیں، ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں اور ان کو کب تک چالو کر دیا جائے گا؟ جواب میں لکھا گیا ہے کہ اس وقت مندرجہ بالا سڑکات پر تمام لائٹس چالو حالت میں ہیں البتہ گورنمنٹ کی انرجی کنزرویشن پالیسی کے تحت ایک کو روشن اور دو لائٹس کو بند رکھا جاتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری بھی میرے پیارے بھائی ہیں، انہوں نے جو جواب دیا ہے ٹیمپل روڈ اور بیگم روڈ پیر بہاول شیر روڈ ان علاقوں میں جتنی سٹریٹ لائٹس لگی ہیں، آج بھی ان کو چیک کر لیں ان میں سے mostly بند رہتی ہیں اور یہاں پر انہوں نے صرف ایک ہیلپر اور ایک ہی الیکٹریشن لگایا ہوا ہے جبکہ یہاں پر لائٹس کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے وہ اپنا visit نہیں کرتے اور بوگس رپورٹ دے دیتے ہیں کہ everything is OK.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جواب میں ہم نے بتایا ہے کہ بجلی کی بچت کے لئے ہم ایک لائٹ کو روشن اور دو لائٹس کو بند رکھتے ہیں۔اس کا مطلب ہوا کہ 33 فیصد کے قریب لائٹس جلتی ہیں اور 66 فیصد کے قریب لائٹس بند ہوتی ہیں، وہ چاہے ٹھیک بھی ہوں تو ان کو بند رکھا جاتا ہے، یہ پالیسی کے عین مطابق ہے اس لئے معزز ممبر کو وہاں پر سٹریٹ لائٹس کم روشن نظر آتی ہیں۔اگر وہاں پر کوئی سٹریٹ لائٹ خراب ہوتی ہے تو محلہ کی طرف سے کوئی بھی شخص یا وہاں روڈز پر جو ٹریڈرز ہوتے ہیں وہ اس کی نشاندہی کرتے ہیں اور ٹاؤن عملہ ان کو جا کر ٹھیک کر دیتا ہے۔ویسے بھی انرجی سیور کی تو لائف ٹھیک ٹھاک ہوتی ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرے معزز بھائی پارلیمانی سیکرٹری کو جو محکمہ رپورٹ دیتا ہے وہی یہ پڑھ دیتے ہیں لیکن حقیقت میں physically وہاں پر اگر یہ میرے ساتھ بھی چلنا چاہیں تو چلیں وہاں پر اس طرح سے ہے نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بتا دیں کہ وہاں پر مزید کیا بہتری ہو سکتی ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! انہوں نے جو یہ فرمایا ہے کہ 33 فیصد وہاں پر لائٹس جل رہی ہوتی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہاں پر بیس فیصد لائٹس بھی جلیں تو شاید شکایت نہ ہو لیکن وہاں پر ایسا نہیں ہے۔گلیوں میں بہت کم لائٹس کا سسٹم ہے اور بہت زیادہ complaints کے باوجود بھی عملہ وہاں پر نہیں پہنچتا کیونکہ وہاں پر ایک الیکٹریشن اور ایک ہیلپر ایک دن میں یا دو دن میں یا ایک ہفتے میں دو یا تین گلیوں کا سروے کر کے چلے جاتے ہیں اور complaints کے باوجود وہاں پر مسائل حل نہیں ہو رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کا نوٹس لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔میں ان کو درست کروا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر محمد افضل کا ہے سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3620 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جنوبی پنجاب کے ترقیاتی منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*3620: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے بذریعہ لون نمبر 2061۔2060 پاک SF برائے جنوبی پنجاب کے ترقیاتی منصوبہ جات بشمول واٹر سپلائی، سینی ٹیشن اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے لئے اربوں روپے loan دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا منصوبہ جات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے محکمہ لوکل گورنمنٹ پنجاب کو executing agency مقرر کیا گیا تھا اور ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے لیٹر نمبر مورخہ 11۔04۔20 بعنوان پراجیکٹ کمپلیشن رپورٹ اور پراجیکٹ ڈائریکٹر سادرن پنجاب بیسک اربن سروسز (پراجیکٹ) کے لیٹر نمبر Engg/5-12/2005 SPBUSP مورخہ 12۔01۔24 میں ٹی ایم او بہاولپور سٹی ٹی ایم اے کو 40 کروڑ روپے کے مکمل فنڈ دے کر ongoing منصوبہ جات کو 12۔06۔15 تک مکمل کرنے کا حکم دیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پراجیکٹ مینجر / ٹی ایم او مذکورہ نے یہ فنڈز رولز کے مطابق ڈی اے او خزانہ بہاولپور سے چیک بک issue کرواکر نیشنل بنک آف پاکستان میں پی ایل اے کھول کر جمع کروانے کی بجائے غیر قانونی طور پر بنک آف پنجاب ڈی سی او آفس چوک بہاولپور میں جمع کروائے تاکہ یہ فنڈز 30۔ جون 2012 کو lapse نہ ہو سکیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی سال 13-2012 اور حالیہ مالی سال 14۔2013 کا نصف وقت گزرنے کے باوجود عرصہ 2 سال 6 ماہ سے تاحال ٹی ایم اے بہاولپور متذکرہ ادھورے منصوبہ جات مکمل نہ کرا سکی ہے جبکہ حکومت نے مکمل فنڈز فراہم کر دیئے تھے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا منصوبہ جات کو 14۔04۔30 تک مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں اور حکومت undue delay رولز کے خلاف غیر قانونی پرائیویٹ بنک اکاؤنٹ میں 40 کروڑ روپے سرکاری فنڈز deposit کروانے کے ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ چالیس کروڑ نہیں بلکہ صرف 10 کروڑ روپے نامکمل سکیمز کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مہیا کئے گئے ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ چیف انسپکٹر Treasury لیٹر نمبر IT(FD)3-4/2002 مورخہ 02-08-12 اور LG&CD ڈیپارٹمنٹ لیٹر نمبر SO(D-III)LG/B-86/04 مورخہ 06-12-2004 تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے، کے احکامات کی روشنی میں پنجاب بنک میں جوائنٹ اکاؤنٹ نمبر 3-9377 کھلوایا گیا ہے۔ پراجیکٹ ڈائریکٹر کے لیٹر SPBUSP Engg/5-12/2005 مورخہ 23-06-12 تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے، کی روشنی میں ہر سکیم کے محاذ پر ٹی ایم اے کو lapse ہونے سے بچانے اور تمام سکیمز کو کامیابی سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔ جو کہ کسی دیگر منصوبہ پر خرچ نہیں ہوں گے۔ منصوبہ جات کی تعداد اور ان کے محاذ پر فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ لیٹر نمبر FD(W&M)1-1/70 (VOL-XI) مورخہ 20-11-13 تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ میں مزید وضاحت کر دی گئی ہے کہ بنک آف پنجاب میں فنڈز رکھے جا سکتے ہیں لہٰذا درجہ بالا فنڈز بنک آف پنجاب میں رکھنا غیر قانونی امر نہیں ہے اور بنک آف پنجاب پرائیویٹ بنک نہ ہے۔

(د) ایشین ڈویلپمنٹ بنک کی وساطت سے SPBUSP پراجیکٹ محکمہ لوکل گورنمنٹ پنجاب نے پراجیکٹ کوآرڈینیشن یونٹ کے ذریعہ سیوریج اور واٹر سپلائی پر کام کرایا گیا ہے جس کے تحت یہ پراجیکٹ جون 2012 میں مکمل ہونا تھا۔ مگر فنڈز کی بروقت دستیابی نہ ہونے کی بناء پر مقررہ وقت پر مکمل نہ ہو سکا جو کہ بعد از اں 30۔ ستمبر 2012 کو ٹی ایم اے بہاولپور سٹی کے حوالہ کر دیا گیا۔ SPBUSP کے تحت شروع ہونے والی سکیمز کی کل تعداد 13 ہے۔ ان میں ٹی ایم اے نے گیارہ سکیمز مکمل کرا لی ہیں جبکہ درج ذیل دو سکیمز نامکمل ہیں۔

1۔ ٹریٹمنٹ پلانٹ بھنڈہ داخلی اس کا 75 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ صرف ponds کی بیڈ سیلنگ کا کام باقی ہے۔ ٹھیکیدار کو لیٹر نمبر 498 مورخہ 10-01-14 کو ورک شیڈول جاری کیا گیا تھا جس کے تحت اسے 31-03-14 تک کام مکمل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی مگر اس نے تاحال کام مکمل نہیں

کیا ہے۔ اس پر اسے لیٹر نمبر 1400 مورخہ 14-04-16 کو نوٹس جاری کیا گیا ہے جس میں اسے penalty چارج کی گئی ہے۔

2۔ Augmentation & Lateral Sewer، اس کا 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ سیوریج سکیم پر مشینری و ڈسپوزل ورکس چالو حالت میں ہے۔ صرف 5000 فٹ پختہ کھالے کا فرش اور 1500 فٹ کچے کھالے کا کام باقی ہے۔ یہ کام بروئے لیٹر نمبر 2013 مورخہ 13-02-18 کو کینسل کر دیا گیا تھا۔ مگر ٹھیکیدار کی درخواست پر اسے کام مکمل کرنے کے لئے لیٹر نمبر 517 مورخہ 14-02-28 کو ورک شیڈول جاری کیا گیا جس کے تحت اسے 14-04-30 تک کام مکمل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی جو کہ تا حال مکمل نہ ہوا۔

(ہ) درج بالا دو کاموں کی تکمیل میں تاخیر ٹھیکیداروں کے آپس میں جھگڑے اور ہائیکورٹ میں کیس دائر ہونے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ تاہم کام مکمل نہ کرنے کی صورت میں موجودہ ٹھیکیداروں کا کام کینسل کر کے Risk & Cost پر دوسرے ٹھیکیدار سے اس سال کے اندر مکمل کرا لیا جائے گا جبکہ باقی تمام سکیمز مکمل ہیں۔ واٹر سپلائی کی سکیمز ٹی ایم اے سٹی کے پاس operation & maintenance فنڈز اور سٹاف کی عدم دستیابی کی وجہ سے ابھی تک operational نہیں ہو سکیں۔ ان سکیمز کو چالو کرنے کے لئے سالانہ 154.689 ملین فنڈز درکار ہیں۔ مزید برآں گورنمنٹ آف پنجاب نے بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام / برائے مالی سال 17-2016 میں ان سکیموں کو چالو کرنے کے لئے 4 کروڑ روپے کے فنڈز مختص کرنے کی تجویز رکھی ہوئی ہے ان فنڈز سے تمام سکیمز چالو کر لی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر سوال کے جز (الف) میں تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے بذریعہ لون نمبر 2061۔2060 پاک SF برائے جنوبی پنجاب کے ترقیاتی منصوبہ جات بشمول واٹر سپلائی، سینی ٹیشن اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے لئے اربوں روپے loan دیا تھا؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ درست ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جنوبی پنجاب کے لئے 13-2012 کے لئے کتنے ارب روپے loan لیا گیا تھا اور اس میں سے کتنا utilize ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کی details بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میرے پاس اس کی detail تو موجود ہے، کافی سکیمیں ہیں جو اس منصوبے کے تحت مکمل کی گئی ہیں۔ یہ تقریباً 161 سکیمیں ایسی ہیں جن کے لئے یہ پیسے جاری کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کو پتا ہے کہ اس کی total amount کتنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! Specifically یہ سوال pending سکیموں کے حوالے سے تھا اس لئے میرے پاس اس کی total detail نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صرف یہ لکھ دیا ہے کہ یہ درست ہے، یہ ایک نامکمل جواب ہے، آپ اس کی detail دیتے کہ کتنے پیسے دیئے گئے ہیں، اس سوال کو پھر pending کر لیتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں، اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ میری چھوٹی سی بات سماعت فرمالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال بہت ہی اہمیت کا حامل ہے اس کے اندر اربوں روپیہ بہاولپور میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے فراہم کیا گیا وہاں 76 کے قریب ٹربائنز dig کی گئیں ان پر ٹرانسفارمر لگائے گئے اور پورے شہر کے اندر پلاسٹک کی پائپنگ کی گئی، سات آٹھ سال گزر گئے ہیں وہ پائپنگ خراب ہو گئی ہے۔ میں کم از کم تین سیکرٹریوں کو علیحدہ علیحدہ مل چکا ہوں انہوں نے بڑی تشویش کا اظہار کیا کہ اس منصوبے کو ٹھیک طریقے سے plan نہیں کیا گیا۔ انہوں نے آخری جز میں جواب دیا ہے کہ واٹر سپلائی کی سکیمیں ٹی ایم اے سٹی کے پاس operational maintenance funds اور سٹاف کی عدم دستیابی کی وجہ سے ابھی تک operational نہیں ہو سکیں۔ سکیم کو چالو کرنے کے لئے سالانہ 15 کروڑ 40 لاکھ روپے درکار ہیں۔ مزید برآں گورنمنٹ آف پنجاب نے بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام 2016-17 کے لئے ان سکیموں کو چالو کرنے کے لئے 4 کروڑ روپے کے فنڈز مختص کرنے کی تجویز رکھی ہوئی ہے۔

ایک طرف تو محکمہ خود یہ کہہ رہا ہے کہ 15 کروڑ 40 لاکھ روپے سالانہ درکار ہیں لیکن یہاں محض 4 کروڑ روپے رکھنے کی تجویز ہے۔ اس کی بڑی لمبی تفصیل ہے اور یہ پراجیکٹ 80/70 کروڑ روپے کا ہے جو unoperational ہے جس کی منصوبہ بندی ٹھیک نہیں ہو سکی۔ میں بہت ہی دردمندی کے ساتھ آپ سے ذاتی request کرتا ہوں کہ میں بار بار اس معاملے کو اٹھا چکا ہوں۔ اگر آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو ہم بیٹھ کر اس پر تفصیل سے بات کر سکتے ہیں اور یہ ہمارے حوالے سے بہت بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں نے اس سوال کو pending کر دیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا detail سے جواب دیں گے اس کے بعد دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپیکر صاحب نے کچھ سوال pending کئے تھے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا ابھی ایک سوال pending ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! غیر نشان زدہ سوالات و جوابات کی جو فہرست ہے میں آپ کی تھوڑی سی توجہ چاہوں گا کہ اس میں 35 سوالات ہیں جن میں سے صرف سات سوالوں کے جواب آئے ہیں اور 28/27 ایسے سوالات ہیں جن کا کوئی جواب نہیں ہے۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ ہر سوال کے آگے لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا، جواب موصول نہیں ہوا، جواب موصول نہیں ہوا۔ آپ تمام سوالات کو اٹھالیں کوئی جنوری 2014 کا اور کوئی دسمبر 2014 کا ہے ہمارے ڈیپارٹمنٹس کیا کر رہے ہیں؟ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر، سیکرٹری، پارلیمانی سیکرٹری کیا کر رہے ہیں؟ مجھے بتایا جائے کہ اگر سوالوں کا یہی حال ہونا ہے کہ 80 فیصد سوالات کے جوابات نہیں ہیں۔ میں آپ سے رولنگ چاہوں گا کہ اگر کسی ممبر نے ڈیڑھ یا دو سال پہلے سوال کیا ہے اور دو سال بعد اس کو جواب ملتا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ منسٹر rule 54(3) کے تحت اس کی انکوائری کر کے رپورٹ کریں۔ رانا صاحب! لوکل گورنمنٹ کا charge آپ کے پاس ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا صاحب پر بوجھ زیادہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! اس کی انکوائری کر کے رپورٹ کریں۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے اوپر بوجھ سے متعلق واقعی قائد حزب اختلاف نے درست کہا ہے کہ کیونکہ دیکھیں کہ کل کسان یہاں پر آئے ہوئے تھے تو محترم قائد حزب اختلاف اور ان کے ساتھ راولپنڈی سے ایک صاحب تھے ان کے ایک وائس چیئر مین بھی تھے ان کے پاس جا کر سارا دن زور لگاتے رہے ہیں اور ہمیں بھی رات بارہ ایک بجے تک ان کے کئے کو سنبھالنا پڑا۔ اگر یہ اس قسم کے الجھاؤ نہ ڈالیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی کے لئے زیادہ وقت available ہو سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! کسان کدھر چلے گئے ہیں؟ (شور و غل)

نہیں، نہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کل جو کسان یہاں پر بیٹھے تھے ان کو کچھ شر پسند یعنی اس ملک میں افراتفری اور انتشار چاہنے والے لوگ ان کو جا کر کہتے رہے کہ یہاں پر چنے منگوالو اور یہاں سے جانا نہیں ہے۔ یہ وہ دھرنا ہے اور یہاں تک کہ ان کا ضمیر خریدنے کی بھی کوشش کی گئی ان کو پیسے offer کئے گئے۔ ان کو کہا گیا کہ ہم آپ کا سارا خرچہ برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن آپ یہاں پر اسی طرح سے بیٹھے رہیں گے۔ ممبران کو یہاں آنے میں مشکلات ہوئیں، کل پورا لاہور شہر choke رہا، وہاں شہریوں کے ساتھ ان کے لڑائی جھگڑے ہوتے رہے۔ اس شر پسندی اور افراتفری کے خوگر لوگ ان پر سارا دن زور لگاتے رہے لیکن کل وزیر اعلیٰ نے اور ہم نے ان کو engage کیا ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کی اور انہوں نے کہا کہ بالکل ہم ان کے ایجنڈے پر لعنت بھیجتے ہیں، آپ ہمارے مسائل حل کریں اور وہ اس کے بعد اپنے گھروں کو چلے گئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے جواب دینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! آپ کا ایجنڈا تو نہیں ہے؟ دوسروں کا ایجنڈا آپ کا نہیں ہو سکتا۔ آپ کا ایجنڈا نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جو اصل بات تھی جس کی جانب میں نے آپ کی توجہ مبذول کرائی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اس پر کہہ دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر آپ نے کہہ دیا ہے کہ انکوائری کر کے رپورٹ پیش کریں تو ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں نے کہہ دیا ہے کہ اس کی انکوائری کر کے رپورٹ پیش کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! باقی جو رانا صاحب نے کہا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضمیر خریدنا ان کی پرانی عادت ہے انہوں نے ہی شروع کیا، پوری سوسائٹی کو کرپٹ بھی انہوں نے کیا ہے۔ 1985 سے onward دیکھیں کہ جس کا جتنا مول بنتا ہے یہ اتنا مول لگاتے ہیں، ضمیروں کی خریداری ان کی کتاب کا حصہ ہے ہماری کتاب کا حصہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order in the House محترمہ راحیلہ خادم حسین کا سوال نمبر 1435 ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1718 ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! اللہ ان کو تباہ و برباد کرے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! رانا صاحب اچھے آدمی ہیں ان کے بارے میں ایسا نہ کہیں۔

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! میں آپ کو کہہ رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House اگلا سوال نمبر 1755 بھی ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2327 محترمہ نگہت شیخ کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2373 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: سالٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا قیام و دیگر تفصیلات

*2373: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی میں سالٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا قیام کب عمل میں آیا۔اس کے کام کا دائرہ کار کیا ہے اوراس پر سالانہ کیا اخراجات آئیں گے ؟

(ب) کیا کمپنی کی مینجمنٹ میں منتخب عوامی نمائندوں کو شامل کیا جائے گا اگر کیا جائے گا تو ان کی تعداد کیا ہو گی؟

(ج) کیا اس کمپنی کے ٹھیکہ حاصل کرنے کے بعد ٹی ایم اے کے نچلے درجہ کے ملازمین کو ملازمت پر برقرار رکھا جائے گا۔اگر نہیں تو کیوں ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف)

i. راولپنڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی بنیاد 15.07.2013 کو رکھی گئی اور اس کا دائرہ کار سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ راولپنڈی کی حدود اور مری شہر ہے۔

ii. راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے سالانہ بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مالی سال	بجٹ (ملین میں)
1	2013-14	897.296 روپے
2	2014-15	2882.917 روپے
3	2015-16	2823.746 روپے

(ب) کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں مندرجہ ذیل منتخب عوامی نمائندے شامل ہیں:۔

نام	تاریخ تعیناتی	عہدہ
راجہ محمد حنیف، ایم پی اے، پی پی 14	16-07-2013	چیئرمین
میڈیم طاہرہ اورنگزیب، ایم این اے	03-04-2015	ممبر
مسز سیما جیلانی، ایم این اے	03-04-2015	ممبر

(ج) ٹی ایم اے کے نچلے درجہ کے ملازمین کی سروس کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے اور تمام ملازمین کی سروس جاری رکھی گئی ہے اور کسی بھی ملازم کو نوکری سے برخاست نہ کیا گیا ہے۔ملازمین کی نوکری کو کمپنی اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے درمیان دستخط شدہ معاہدہ میں تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ راولپنڈی میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا قیام کب عمل میں آیا۔اس کے کام کا دائرہ کار کیا ہے اور اس پر سالانہ کیا

اخراجات آئیں گے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 14-2013 میں 897.296 ملین روپے، 15-2014 میں 2882.917 ملین روپے اور 16-2015 میں 2823.746 ملین روپے ہے۔ میں نے تو پوچھا تھا کہ اس کا دائرہ کار کیا ہے، یہ کون کون سے کام کرے گی؟ لیکن اس کا جواب نہیں آیا۔ اس کا بجٹ چار پانچ گنا بڑھ چکا ہے لیکن راولپنڈی میں چھ سات نالے ایسے ہیں جن کی صفائی نہیں ہوئی۔ پہلے ان کی صفائی واسا کر دیتا تھا یا سٹی گورنمنٹ اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ مل کر صفائی کر دیتی تھی لیکن پچھلے تین سالوں سے سوائے جو روڈ کے کنارے ہیں یا جہاں مشینیں پہنچ سکتی ہیں وہاں تھوڑی بہت صفائی کر دیتے ہیں لیکن جو نالے آبادی کے اندر ہیں ان کی صفائی پچھلے تین سال سے نہیں ہوئی جس وجہ سے جب بھی بارش آتی ہے خصوصی طور پر میرا حلقہ پی پی۔13 میں تقریباً 80 فیصد علاقہ چار چار، پانچ پانچ فٹ پانی میں ڈوب جاتا ہے اور اس کی اصل وجہ نالوں کا صاف نہ ہونا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس سے پہلے بھی کئی دفعہ یہ معاملہ اٹھایا ہے اور میں نے کمپنی کو بھی visit کیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور ان کے درمیان کچھ dispute بھی چل رہا ہے جو ابھی تک clear نہیں ہوا کہ نالے کون صاف کرے گا۔ میں ڈی سی او صاحب سے ملا اس وقت تو انہوں نے کہا کہ ہم اس کا کوئی arrangement کرتے ہیں لیکن نالے صاف نہیں ہوئے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ وہاں تنگ گلیاں ہیں اس لئے مشینیں نہیں جا سکتیں، کچھ نالوں پر چھت پڑی ہوئی ہے اور کچھ تجاوزات ہیں لیکن ہر بارش میں بہت نقصان ہوتا ہے اور چار پانچ فٹ پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے اس کا جواب لے لیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جواب میں نہیں ہے اس لئے مجھے یہ بات زبانی کہنا پڑی، آج سے تیس سال پہلے ایک دفعہ یہ نالے animal transport (گدھوں) کے ذریعے لوگوں کو ٹھیکے دے کر manually صاف کرائے گئے تھے اس کے بعد آج تک نہیں ہوئے۔ ابھی وہاں نالوں کی صفائی کا شدید مسئلہ ہے لہٰذا میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہوں گا کہ نالوں کی صفائی کس کے ذمہ ہے اور وہ کس طریقے سے کرانا چاہتے ہیں چونکہ یہ صفائی مشینوں سے ممکن نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جو بڑے نالے ہیں یا جو واسا کی ملکیت ہیں، ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کی ملکیت ہیں اور سیوریج کے

پانی کو carry کرتے ہیں ان کی صفائی واسا کرواتا ہے، جو چھوٹی drains آبادیوں کے اندر ہوتی ہیں اور جو گلی محلوں میں ہیں جو ٹی ایم اے اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے بنائی ہوئی ہیں ان کی صفائی کی ذمہ داری ویسٹ مینجمنٹ کی ہے وہ ان کی صفائی کرتی ہے اور ضرورت پڑنے پر راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ واسا کے ساتھ مل کر campaign کے طور پر واسا کے نالوں کو بھی صاف کر دیتی ہے اور کئی جگہوں پر یہ دونوں مل کر بھی کام کرتے ہیں لیکن گلی محلوں میں جو چھوٹی drains ہوتی ہیں یا جو چھوٹی roadside drains ہیں جو سڑکوں کا پانی لیتی ہیں ان کی صفائی کی ذمہ داری راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ نالہ ڈھوک حاکم علی سے شروع ہوتا ہے اور نالہ لئی میں جا کر گرتا ہے۔ اسی طرح ایک نالہ ہولی فیملی سے شروع ہوتا ہے جو کہ ڈھوک چراغ دین اور قاضیاں آباد سے ہوتا ہوا جاتا ہے۔ یہ کافی نالے ہیں اور پہلے ان کی صفائی واسا کرتا تھا۔ یہ مشینوں کا کام نہیں یعنی ان نالوں کی صفائی مشینوں کے ذریعے نہیں ہو سکتی کیونکہ وہاں تک مشینوں کی رسائی ممکن نہیں ہے۔ مرکزی سڑکیں جہاں پر مشینوں کی رسائی ممکن ہے وہاں پر تو مشینوں سے صفائی ہو جاتی ہے لیکن ان سب نالوں کی مکمل صفائی manually، ہاتھ اور animal transport سے ہی ممکن ہے۔ کیا حکومت ان نالوں کی manually صفائی کرانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟ محکمہ واسا، ضلعی حکومت اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی تینوں میں سے کوئی بھی اس کام کی ذمہ داری اُٹھانے کے لئے تیار نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! راولپنڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی اور دوسرے اداروں نے مون سون سے پہلے نالوں کی صفائی کرنے کے لئے اپنی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اسی طرح واسا کے نالوں کی صفائی واسا کرتا ہے۔ اگر معزز ممبر مجھے specifically نالوں کے نام لکھ کر دے دیں تو میں کوشش کروں گا کہ ان نالوں کی صفائی مون سون سے پہلے ہی کروادی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! آپ ان نالوں کے نام پارلیمانی سیکرٹری کو دے دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آج سے چار مہینے پہلے میں مینجنگ ڈائریکٹر واسا سے ملا اور انہوں نے ان نالوں کی صفائی کے لئے کچھ چھوٹی مشینیں بھجوائیں۔ محکمہ واسا کے ذمہ داران نے کہا کہ ان نالوں کی صفائی ہماری ہی ذمہ داری ہے لیکن یہ مشینوں کا کام نہیں۔ ان نالوں کی صفائی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی والے اپنے آدمیوں سے manually کروائیں۔ میں نے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہی ضمنی سوال پوچھا ہے کہ کیا وہ ان نالوں کی صفائی manually کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ آپ ان نالوں کے نام لکھ کر دے دیں وہ ان کی صفائی کروادیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! معزز ممبر مجھے ان نالوں کے نام لکھ کر دے دیں۔ یہ واسا، ضلعی حکومت یا راولپنڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ جس کی بھی ذمہ داری ہے میں کوشش کروں گا کہ مون سون سے پہلے ان نالوں کی صفائی کروادی جائے۔

جناب محمد عارف عباسی: جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں ابھی ابھی ہاؤس میں آئی ہوں اس لئے مجھے دو منٹ کا وقت دے دیں تاکہ میں پہلے جواب پڑھ لوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! وقت ختم ہونے والا ہے۔ آپ کا نام پہلے بھی سپیکر صاحب لے چکے ہیں اور اس سوال کو pending کیا گیا تھا کہ شاید آپ تشریف لے آئیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! مجھے صرف دو منٹ کا وقت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ کا ایک سوال pending کر دیتے ہیں۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین کے سوال نمبر 2582 کو pending کیا جاتا ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: ملیریا اور ڈینگی کا سپرے کرنے کی تفصیلات

*1435: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔143، 144 لاہور میں ملیریا اور ڈینگی بخار سپرے سنٹرز میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے؟

(ب) سال 13۔2012 کے دوران ملیریا اور ڈینگی کے سپرے کرنے پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی، ہر یونین کونسل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔143، 144 میں 15 سنٹر یونین کونسلز ہیں اور یہ حلقہ ڈسٹرکٹ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ راوی وشالامار گلبرگ اور واہگہ کے علاقے میں آتے ہیں اور ان کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق ہر ایک یونین کونسل کے سنٹر کے سٹاف کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

یونین کونسل نمبر	انوائرمنٹ انسپکٹر	سی ڈی سی سپروائزر	لیڈی سینٹری پٹرول	میل سینٹری پٹرول
14	1	1	13	5
15	0	1	11	5
16	0	1	13	7
17	0	1	13	7
18	0	1	9	9
20	0	1	16	12
22	0	1	17	5
23	1	1	10	4
32	1	1	6	7
33	1	1	8	7
34	1	1	16	7
35	0	1	29	11
36	0	1	11	4
37	1	1	11	6
38	1	1	20	10

(ب) مذکورہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق ان کا پچھلے تین سالوں کا خرچہ مندرجہ ذیل ہے:

یونین کونسل نمبر	سال14-2013	سال15-2014	سال16-2015
14	-/160430روپے	-/155101روپے	-/165666روپے
15	-/155385روپے	-/154110روپے	-/162001روپے
16	-/152143روپے	-/162443روپے	-/151001روپے
17	-/146265روپے	-/152003روپے	-/141921روپے
18	-/152942روپے	-/162005روپے	-/142003روپے
20	-/151942روپے	-/164009روپے	-/152129روپے
22	-/149624روپے	/152099روپے	-/160001روپے
23	-/141987روپے	-/152299روپے	-/160001روپے
32	-/115649روپے	-/144160روپے	-/132946روپے
33	-/151585روپے	-/160081روپے	-/149551روپے
34	-/145492روپے	-/156669روپے	-/149000روپے
35	-/151991روپے	-/158910روپے	-/140021روپے
36	-/162101روپے	-/153270روپے	-/162470روپے
37	-/177172روپے	-/167974روپے	-/151905روپے
38	-/185265ورپے	-/142547روپے	-/151117روپے

لاہور: ون ڈش کی خلاف ورزی کرنے والے شادی ہالوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*1718: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے شادی ہالوں میں ون ڈش کھانے کی خلاف ورزی ہو رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت ان شادی ہالوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران ون ڈش کی خلاف ورزی کرنے والے کن شادی ہالوں کو کتنا جرمانہ کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) حکومت ان شادی ہالوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتی ہے جو قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ قانون کے مطابق ون ڈش کی خلاف ورزی کرنے والے شادی ہالوں کے خلاف استغاثہ برائے قانونی کارروائی (جرمانہ و سزا) مجاز عدالتوں میں کروادیا جاتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے شادی ہالوں کے خلاف قانونی کارروائی کی ٹاؤن وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1755: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144، 145 واہگہ ٹاؤن لاہور کو 2011۔12 اور 2012-13 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور یہ کن کن ترقیاتی کاموں پر استعمال ہوا، ان کی یو سی وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) واہگہ ٹاؤن لاہور میں کتنی یو سیز شامل ہیں اور ان کے دفاتر کن کن علاقوں میں ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔144 میں برائے سال 2011۔12 میں مبلغ 7300000 روپے، برائے سال 2012۔13 میں مبلغ 10560000 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا اور پی پی۔145 میں برائے سال 2011۔12 میں مبلغ 16738000 روپے، برائے سال 2012۔13 میں مبلغ 13743000 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ تمام منصوبہ جات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) واہگہ ٹاؤن لاہور میں ٹوٹل بارہ 2 عدد یونین کونسلز ہیں، ان کے دفاتر کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نمبر یونین کونسل	دفتر ایڈریس
1	37	مسلم آباد لاہور
2	38	سلطان محمود روڈ لاہور
3	39	شادی پورہ جی ٹی روڈ لاہور
4	40	سلامت پورہ جی ٹی روڈ لاہور

5	42	داروغہ والا جی ٹی روڈ لاہور
6	49	لکھوڈیر، لاہور
7	50	بھسین گاؤں لاہور
8	51	ڈوگرائے کلاں جلو موڑ لاہور
9	52	مناواں جی ٹی روڈ لاہور
10	53	مہنالہ گاؤں لاہور
11	62	برکی گاؤں لاہور
12	65	ہڈیارہ گاؤں لاہور

لاہور: شارع فاطمہ جناح کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2327: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شارع فاطمہ جناح روڈ لاہور کی ریپئرنگ پر آخری مرتبہ کل کتنی لاگت آئی؟

(ب) مذکورہ روڈ کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کب دیا گیا؟

(ج) شارع فاطمہ جناح روڈ کی گزشتہ پانچ سال میں کل کتنی مرتبہ ریپئرنگ ہوئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) شارع فاطمہ جناح لاہور کی ریپئرنگ آخری مرتبہ مورخہ 21۔دسمبر 2011 کو شروع کی گئی اور مورخہ 31۔اپریل 2012 کو مکمل ہوئی۔اس سڑک کی تعمیر پر 70.850 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) مذکورہ روڈ کا ٹھیکہ میسرز سرور اینڈ کمپنی کو مورخہ 21۔دسمبر 2011 کو دیا گیا۔

(ج) شارع فاطمہ جناح کی صرف ایک مرتبہ مکمل rehabilitation مالی سال 12۔2011 میں کی گئی۔

ضلع سیالکوٹ: سٹریٹ لائٹس کی خرید و دیگر تفصیلات

*2889: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2011 سے یکم ستمبر 2013 تک ٹی ایم اے ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے کتنی سٹریٹ لائٹس کس کس کمپنی سے خرید کیں؟

(ب) کیا ان کی خرید سے قبل اخبارات میں اشتہارات دیا گیا تو ان اشتہارات کی کاپیاں فراہم کی جائیں؟

(ج) کتنی پارٹیوں نے ان ٹینڈرز میں حصہ لیا ان کے نام و پتاجات بتائیں؟

(د) یہ ٹینڈرز کن ملازمین کی نگرانی میں کھولے گئے اور کس اتھارٹی نے ٹینڈرز منظور کیے؟

(ہ) کس کس کمپنی سے کتنی مالیت کی لائٹس خرید کی گئیں اور کون کون سی قسم اور پاور واٹ کی لائٹس خرید کی گئیں؟

(و) کیا خرید کردہ آئیٹم کی تصدیق ٹی ایم اے متعلقہ افسران کے علاوہ کسی دیگر ادارے یا فرم سے کروائی گئی، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف تا و) سانحہ ٹی ایم اے ڈسکہ مورخہ 25.06.15 میں تمام ریکارڈ جل گیا جس وجہ سے مطلوبہ معلومات فراہم نہیں کی جا سکتیں۔

سیالکوٹ: ٹی ایم اے ڈسکہ کی جانب سے لگائی گئیں سٹریٹ لائٹس کی تفصیلات

*2890: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2011 سے ستمبر 2013 تک ٹی ایم اے ڈسکہ سیالکوٹ نے کس کس محلہ، سڑک اور گلی میں سٹریٹ لائٹس لگائیں؟

(ب) کیا اس وقت موقع پر یہ سٹریٹ لائٹس موجود ہیں اور باقاعدہ رات کو جلائی جاتی ہیں؟

(ج) کس کس جگہ لائٹس نہیں جل رہی اور اس کی وجوہات کیا ہیں، انہیں کب تک درست کروا دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سانحہ ڈسکہ مورخہ 25.06.15 میں ٹی ایم اے کا تمام ریکارڈ جل گیا جس وجہ سے تفصیل دستیاب نہ ہے۔

(ب) اس وقت موقع پر 165 لائٹس موجود ہیں اور باقاعدہ رات کو جلائی جاتی ہیں۔
(ج) اس وقت تمام لائٹس چالو حالت میں ہیں۔

لاہور: پارکنگ کمپنی کا قیام و دیگر تفصیلات

*3059: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور پارکنگ کمپنی کس قانون ضابطے کے تحت قائم کی گئی؟
(ب) لاہور پارکنگ کمپنی کا انتظامی ڈھانچہ وافسران اور ملازمین کی تعداد کیا ہے؟
(ج) کیا مذکورہ بالا کمپنی کے افسران اور دیگر اہلکاران کمپنی کے قیام کے بعد ملازمت پر رکھے گئے یا کہ وہ حکومت کے دیگر اداروں سے ٹرانسفر کئے گئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور پارکنگ کمپنی کمپنیز آرڈیننس 1984 کے سیکشن 32 کے تحت قائم کی گئی ہے۔
(ب) لاہور پارکنگ کمپنی کا انتظامی ڈھانچہ کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظور شدہ ہے۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر کا انتخاب بورڈ کرتا ہے۔ لاہور پارکنگ کمپنی کا انتظامی ڈھانچہ 6 بنیادی ڈیپارٹمنٹ پر مشتمل ہے جن میں آپریشنز، آئی ٹی، ایچ آر او ایڈمن، لاء ڈیپارٹمنٹ، ریونیو فنانس، پلاننگ و ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ شامل ہیں۔ مزید برآں انتظامی افسران کی تعداد 23 ہے اور روزانہ اجرت پر 650 فیلڈ سٹاف شامل ہیں۔ تعداد فکس نہ ہے ضرورت کے مطابق کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔
(ج) کمپنی میں کام کرنے والے تمام ملازمین اور افسران اس کمپنی کے قیام کے بعد ملازمت پر رکھے گئے ہیں۔ تمام ملازمین وافسران کمپنی آرڈیننس کے مطابق کمپنی کے ملازم ہیں اور یہ حکومت یا سرکاری ملازم تصور نہیں کئے جاتے سوائے چیف ایگزیکٹو آفیسر کے جو کہ سرکاری ملازم ہیں اس وقت ڈیپوٹیشن پر کمپنی میں تعینات ہیں۔

لاہور پارکنگ کمپنی میں ملازمین کی بھرتی و دیگر تفصیلات

*3060: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیالاہور پارکنگ کمپنی میں افسران وملازمین کی بھرتی حکومت کی منظوری حاصل کرنے کے بعد کی گئی؟

(ب) کیالاہور پارکنگ کمپنی کے افسران وملازمین کی تعداد منظور شدہ sanctioned کے مطابق ہے؟

(ج) مذکورہ بالا کمپنی کو چلانے کے لئے فنڈز کون مہیا کرتا ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور پارکنگ کمپنی میں کام کرنے والے افسران اور ملازمین کی بھرتی بورڈ کی بنائی ہوئی پالیسی کے مطابق ہوتی ہے کیونکہ کمپنی میں کام کرنے والے سرکاری ملازم نہیں ہیں یہ تمام کمپنیز آرڈیننس کے مطابق کمپنی کے ملازم تصور کئے جاتے ہیں لہٰذا ہر ملازم کی بھرتی کے لئے سرکار کی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کمپنی خود اپنے انتظامی ڈھانچہ اور ضرورت کے مطابق میرٹ پر بھرتی کرتی ہے۔

(ب) جی ہاں! تمام ملازمین کی تعداد منظور شدہ انتظامی ڈھانچے کے مطابق ہے۔

(ج) لاہور پارکنگ کمپنی اپنے تمام اخراجات اپنے وسائل سے خود برداشت کرتی ہے جس میں ملازمین کی تنخواہیں، ٹرانسپورٹ کے اخراجات اور دیگر اخراجات شامل ہیں۔

لاہور: غیر قانونی مذبحہ خانے ودیگر تفصیلات

*3078: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے لاہور کی تمام آبادیوں میں موجود مذبحہ خانے ختم کر دیئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومتی پابندی کے باوجود عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں غیر قانونی مذبحہ خانے موجود ہیں؟

(ج) اگر یہ درست ہے تو سال 13-2012 میں کتنے غیر قانونی مذبحہ خانوں کے خلاف کیا کیا کارروائی عمل میں لائی گئی اور ان سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔Lahore Meet Processing Company(LMPC) سلاٹر ہاؤس کے قیام کے بعد تمام آبادیوں میں سلاٹر ہاؤس بند کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) کسی بھی ٹاؤن میں غیر قانونی مذبحہ خانوں کے قیام کی اجازت نہ ہے لٰہذا کسی بھی ٹاؤن میں غیر قانونی مذبحہ خانہ کی اطلاع پر ٹی ایم اے اور لائیو سٹاک کا عملہ مشترکہ کارروائی کر کے ان کو سیل کر کے قانونی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

(ج) سال 13-2012 میں محکمہ لائیو سٹاک کے میٹ انسپکٹر اور ٹی ایم اے کے عملہ نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے 21 غیر قانونی مذبحہ خانوں کو سیل کیا جبکہ مبلغ -/2,22,000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے مزید 23260 کلو گرام مضر صحت گوشت تلف کیا گیا جبکہ عزیز بھٹی ٹاؤن میں جنوری 2013 سے دسمبر کے دوران پانچ غیر قانونی مذبحہ خانوں کو سیل کرنے کے ساتھ 2235 کلو گرام مضر صحت گوشت تلف کیا گیا اور 72 قصاب کے خلاف مقدمات کا اندراج کروا کر انہیں گرفتار کروایا گیا۔

ساہیوال: شروع کئے گئے منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*3099: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران ساہیوال میں کتنی رقم سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے، ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت و مدت تکمیل بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے ابھی جاری ہیں؟

(ج) کیا ان منصوبوں کے کام کی تصدیق کسی تھرڈ پارٹی یا غیر جانبدار ادارے سے کروائی گئی ہے تو ان اداروں کے نام، پتا جات بتائیں؟

(د) کس کس منصوبہ میں ان اداروں / تھرڈ پارٹی نے کیا کیا نقائص کی نشاندہی کی ہے اور اس پر کیا اقدامات حکومت نے اٹھائے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ساہیوال شہر میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران شروع کئے جانے والے منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت و مدت تکمیل کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ بالا تمام منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں۔

(ج) بحوالہ چٹھی نمبری Acct.O(Dev)1-72/2010-11 مورخہ 02.05.2012 تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ تھرڈ پارٹی تصدیق معائنہ کار کمیٹی تھرڈ پارٹی ویلیڈیشن (ٹی پی وی) سے کروائی گئی اور ہر سکیم کے بلوں کی ادائیگی متعلقہ ادارہ اور معائنہ کار کمیٹی تھرڈ پارٹی ویلیڈیشن (ٹی پی وی) سے معائنہ کروانے کے بعد کی گئی ہے۔ کمیٹی مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل تھی۔ تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1. ای ڈی او (ورکس اینڈ سروسز)، ساہیوال ممبر
2. ڈی او (بلڈنگ)، ساہیوال ممبر
3. ڈی او (روڈز)، ساہیوال ممبر

(د) مذکورہ بالا منصوبہ جات میں کسی نقائص کی نشاندہی نہ ہوئی ہے۔

ضلع سرگودھا: دیہات میں صفائی کے مناسب اقدامات نہ ہونے کی تفصیلات

*3213: **چودھری فیصل فاروق چیمہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حیدر آباد ٹاؤن، دھریمہ اور چک 71 شمالی و چک 79 شمالی (تحصیل و ضلع سرگودھا) انتہائی گنجان آباد علاقے ہیں جہاں پر صفائی کا مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے گندا پانی لوگوں کے گھروں کے اندر کھڑا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان علاقوں کے لئے صفائی و سیوریج کا کوئی انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ حیدر آباد ٹاؤن، دھریمہ، چک 71 شمالی و چک 79 شمالی گنجان آباد علاقے ہیں۔ ٹی ایم اے میں عملہ صفائی کی تعداد 730 ہے۔ شہری علاقہ میں روزانہ کی بنیاد اور حیدر آباد ٹاؤن و دیگر علاقہ جات میں بوقت ضرورت صفائی کروائی جاتی ہے۔ متذکرہ بالا

علاقہ جات کا وزٹ کیا گیا ہے گھروں میں گندہ پانی نہ کھڑا ہے۔ تاہم آس پاس اگر کہیں پانی کھڑا پایا جاتا ہے تو اس کو بذریعہ سکر مشین اور ڈی واٹرنگ پمپ نکال دیا جاتا ہے۔

(ب) ٹی ایم کے پاس فی الوقت 2 سکر مشین، 1 جیٹر مشین، 4 ڈمپر مزدا، 12 ٹریکٹر ٹرالیاں ہیں جو کہ ناکافی ہیں تاہم حاصل شدہ مشینری / وسائل استعمال کرتے ہوئے ان علاقہ جات میں صفائی و سیوریج کا انتظام کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: نکاسی سسٹم کی خرابی و دیگر تفصیلات

*3226: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے بیشتر چکوک میں گلیوں، بازاروں میں نکاسی آب کا سسٹم انتہائی خستہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک 43 جنوبی، موضع دھریمہ، چک 71 شمالی و فاطمہ جناح کالونی، چک 45 جنوبی ریماؤنٹ ڈپو، چک 79 شمالی، چک 59 جنوبی، حیدر آباد ٹاؤن، چک 46 جنوبی، چک 74 شمالی، چک 69 شمالی، چک 75 شمالی، چک 114 جنوبی، چک 105 جنوبی، چک 50 شمالی، چک 98 شمالی، چک 106 شمالی، چک 89 شمالی، چک 104 شمالی، چک 104 الف شمالی، چک 109 شمالی، چک 110 شمالی، چک 103 شمالی، موضع کولوآل، چک 187 شمالی، چک 105 شمالی، چک 94 شمالی، چک 91 شمالی، چک 95 شمالی، چک 84 شمالی، چک 189 شمالی، موضع عباس پور، چک 83 شمالی، چک 81 شمالی، (ملھوآلہ سگھوال) چک 63 شمالی، چک 68 شمالی، چک 82 شمالی، چک 90 شمالی، چک 101 شمالی، چک 142 جنوبی، چک 108 جنوبی، چک 109 جنوبی، چک 51 شمالی، جنوبی اور موضع آسیانوالہ گلیوں اور نالیوں اور نکاسی کے پانی کی بہت زیادہ ابتر صورتحال ہے؟

(ج) کیا حکومت ان چکوک کے مذکورہ مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ٹی ایم اے سرگودھا کی حدود میں واقع بیشتر چکوک میں نکاسی آب کا سسٹم کسی حد تک بہتر ہے۔

(ب) اس امر میں عرض ہے کہ ان چکوک ہائے کا تحصیل آفیسر (I&S)، ٹی ایم او سرگودھا نے موقع ملاحظہ کیا اور رپورٹ کی ہے کہ ان چکوک کی گلیوں میں نالیوں اور نکاسی آب کا نظام کسی حد تک موجود ہے۔ ٹی ایم اے کا عملہ باوقت ضرورت صفائی کرتا ہے۔ ان آبادیوں میں صفائی اور نکاسی آب کا نظام کافی حد تک درست ہے۔ ان علاقوں میں کہیں کھڑا پانی پایا جاتا ہے تو اس کو بذریعہ سکر مشین اور ڈی واٹرنگ پمپ نکال دیا جاتا ہے۔

(ج) ٹی ایم اے کے پاس اتنے وسائل نہیں کہ ان دیہی علاقہ جات میں نکاسی آب وغیرہ کی تعمیر کروا سکے۔

ڈی جی خان: واٹر سپلائی کے لئے ٹرانسفارمر کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*3362: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی خان بستی درمحمد یوسی چٹ سرکانی میں واٹر سپلائی والوں کا ایک ہی ٹرانسفارمر کام کر رہا تھا جو کہ ٹی ایم او نے اتروا لیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹرانسفارمر اتروانے سے علاقہ بستی درمحمد میں پانی میسر نہ ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب غیر ذمہ داران افسران کے خلاف کارروائی کرنے اور فوری ٹرانسفارمر لگوانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ بستی میں واٹر سپلائی سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیرہ غازی خان نے مبلغ 48.14 لاکھ روپے کی لاگت سے سال 2001 میں تعمیر کی تھی جو کہ اب زکوٰۃ کمیٹی چلا رہی ہے لہٰذا ٹی ایم او نے کوئی بھی ٹرانسفارمر نہ اُتارا ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ یہ سکیم یوزر کمیٹی چلا رہی ہے اس لئے ٹی ایم اے میں اس متعلق کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) جواب اثبات میں نہ ہے اس لئے حکومت کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

نارووال: طالبات کے مدرسہ کو جانے والے راستہ کی سولنگ کا مسئلہ

*3423: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جامعہ نعیمیہ جندیہ قادریۃ البنات سیالکوٹ روڈ دھم تھل تحصیل ظفروال ضلع نارووال مین روڈ سے تقریباً 2 ایکڑ کے فاصلے پر واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ طالبات کے مدرسہ کو کوئی پختہ راستہ نہ جاتا ہے جب بارشیں ہوتی ہیں تو طالبات مدرسہ ہذا میں نہ جا سکتی ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مدرسہ کے راستے پر سولنگ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے کہ مدرسہ ہذا تک راستہ کچا ہے۔

(ج) مدرسہ جامعہ نعیمیہ صوبائی اسمبلی کے حلقہ پی پی۔136 میں واقع ہے۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن نارووال نے سولنگ، نالیاں و برائے نکاسی آب کے لئے منصوبہ تیار کیا ہے جس کا تخمینہ مبلغ -/5,10,000 روپے لگایا گیا ہے جو کہ فنڈز کی دستیابی پر شروع کیا جائے گا۔

تاندلیانوالہ: واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب و بجٹ کے بارے میں تفصیلات

*3455: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تاندلیانوالہ شہر اور پی پی۔57 فیصل آباد میں کتنی یونین کونسلز ہیں؟

(ب) کیا تمام یوسیز میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں؟

(ج) کس کس یوسیز میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہیں؟

(د) ان یوسیز میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب کے لئے کتنی رقم سال 14-2013 کے بجٹ میں فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) اس بجٹ سے کتنی یونین کونسلز میں یہ پلانٹ لگائے گئے؟

(و) باقی یوسیز میں کب تک یہ پلانٹ لگائے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔57 میں کل چودہ یونین کونسلز ہیں جو یونین کونسل نمبر 74 تا 87 پر مشتمل ہے جن میں سے دو یونین کونسل، یونین کونسل نمبر 80 اور 81 تاندلیانوالہ شہر کی ہیں۔

(ب) تمام یونین کونسلز میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ ہیں۔ پانچ یونین کونسلز میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونین کونسل نمبر 75، 76، 77، 79، 82، 83، 84، 86، 87 میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہے۔

(د) ان یونین کونسلز میں سال 14-2013 کے بجٹ میں رقم -/7500000 روپے فراہم کی گئی ہے۔

(ہ) اس بجٹ میں جتنی یونین کونسلز میں پلانٹ لگائے گئے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) پنجاب حکومت نے پنجاب صاف پانی کے نام سے کمپنی بنائی ہے جو آئندہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گی۔

پاکپتن: یونین کونسل نمبر 32 کی بلڈنگ کے بارے میں تفصیلات

*3493: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونین کونسل نمبر 32 ضلع پاکپتن کے دفتر کی بلڈنگ کس چک میں واقع ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل 32 کے دفتر کی بلڈنگ انتہائی خستہ حالی کی وجہ سے گر گئی ہے اگر ہاں تو اس یونین کونسل کا سٹاف کہاں پر کام کر رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا یونین کونسل کے دفتر کو دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یونین کونسل نمبر 32 ضلع پاکپتن کے دفتر کی بلڈنگ چک نمبر D/85 میں واقع ہے۔

(ب) یونین کونسل نمبر 32 ہیڈ کوارٹر D/85 دو عدد کمروں پر مشتمل ہے۔ ایک کمرہ انتہائی خستہ حالت میں ہے۔ جب کے دوسرے کمرے میں یونین کونسل کا ریکارڈ وغیرہ موجود ہے اور وہیں پر عملہ یونین کونسل اپنے فرائض سر انجام دے رہا ہے۔ مزید یہ کہ دفتر ہذا کا رقبہ موجود ہے لیکن چار دیواری تعمیر شدہ نہ ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ پاکپتن کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ یونین کونسل نمبر 32 ہیڈ کوارٹر D/85 "پنجاب یونین ایڈمنسٹریشن بجٹ رُول" 2003 کے مطابق یونین کونسل کی تعمیر کے لئے اپنے فنڈ سے سکیم بنا سکتی ہے اور متعلقہ فورم سے منظوری کے بعد خستہ حال کمرہ کی تعمیر کر سکتی ہے۔

لاہور: سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ماتحت ملازمین کو بگ سٹی الاؤنس ملنے سے متعلقہ تفصیلات

*3578: محترمہ باسمہ چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ لاہور کے ماتحت اداروں میں ان ملازمین کی تعداد بتائی جائے جو کہ ضلع لاہور کے رورل ایریا میں تعینات ہیں لیکن بگ سٹی الاؤنس وصول کر رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو بگ سٹی الاؤنس کی ادائیگی سے محروم ملازمین کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے ماتحت اداروں میں جو ملازمین ضلع لاہور کے رورل ایریا میں تعینات ہیں ان میں کسی کو بھی بگ سٹی الاؤنس نہیں دیا جا رہا ہے۔

(ب) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

راولپنڈی: ایڈورٹائزنگ کی مد میں ٹیکس آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*3598: راجہ راشد حفیظ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مری روڈ راولپنڈی پر مریڑ چوک تا فیض آباد اور ہیڈپیڈ سٹیرین پلوں پر ایڈورٹائزنگ کی مد میں سال 12-2011 اور 13-2012 میں بطور کرایہ / ٹیکس کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) ٹیکس کرایہ کے تعین اور وصولی کی ذمہ داری کس محکمے کی ذمہ داری ہے؟

(ج) ان پلوں پر تشہیر کے لئے کن بنیادوں پر فیس کرایہ کا تعین کیا گیا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مری روڈ، راولپنڈی پر مریڑ چوک تا فیض آباد پیڈ سٹیرین پلوں کی تنصیب کی منظوری بمطابق آؤٹ ڈور ایڈوارٹائزمنٹ بائی لاز مجریہ 2012 سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، راولپنڈی کے حصہ پنجم (متفرق) کی شق نمبر 5 کے تحت عظیم تر قومی مفاد کے پیش نظر BOT کی بنیاد پر دی گئی ہے۔ میعاد منظوری مورخہ 13-10-01 تا 14-09-30 تک تھی چونکہ میٹرو بس پراجیکٹ کی تعمیر کی وجہ سے ان پلوں کو مارچ 2014 میں موقع سے ہٹا دیا گیا تھا جس کی بناء پر منصوبہ معاہدے کی شرائط کے عین مطابق تکمیل پذیر ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں قوانین متذکرہ بالا کے تحت BOT کی بنیاد پر الاٹ کئے گئے منصوبہ جات پر کرایہ / ٹیکس لاگو نہیں کیا جا سکتا اس لئے آمدن حاصل ہونا ممکن نہ ہے۔ نقل بائی لاز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001 کی دفعات 39,40,116 کو آرڈیننس کے سیکنڈ شیڈول کے حصہ دوئم کی آئیٹم نمبر 11 سے ملا کر پڑھا جائے تو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، راولپنڈی کے زیر کنٹرول علاقہ جات میں ایڈورٹائزمنٹ فیس کے ریٹ کی تشخیص، نفاذ اور وصولی کا اختیار سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، راولپنڈی کو حاصل ہے۔

(ج) مری روڈ، راولپنڈی پر مریڑ چوک تا فیض آباد پیڈ سٹیرین پلوں کی تنصیب کی منظوری بمطابق BOT کی بنیاد پر دی گئی تھی۔ BOT کی بنیاد پر الاٹ کئے گئے پراجیکٹ پر کرایہ / ٹیکس لاگو نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ راولپنڈی کے منظور شدہ / نافذ العمل آف ریٹ کی بنیادوں پر ایڈورٹائزمنٹ فیس کا تعین کیا جاتا ہے۔ نقل شیڈول آف ریٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

خاکروب کی بھرتی کا معیار سے متعلقہ تفصیلات

27: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت ضلع فیصل آباد میں کتنی اسامیاں خاکروب کی ٹاؤن وار، یو سی وار اور میونسپل کمیٹی وار ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس ضلع میں تعینات ملازمین کے نام، جگہ تعیناتی، پتا جات اور شناختی کارڈ نمبر کی تفصیل فراہم کر سکتی ہے تو فراہم کی جائے؟

(ج) اس وقت اس ضلع میں کتنی اسامیاں اس عہدہ کی کس کس جگہ خالی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت فیصل آباد سٹی کو چار ٹاؤنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ سینٹری ورکرز کی ٹاؤن وار اور یونین کونسل وار فہرستیں تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) جز (ب) کا جواب اوپر جز (الف) میں دیا گیا ہے۔ تاہم شناختی کارڈ نمبر فوری دستیاب نہ ہیں۔ ضرورت پڑنے پر مہیا کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ عملہ صفائی FWMC کے تحت ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔

(ج) خالی اسامیوں کی فہرست تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ تمام اسامیاں شعبہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد میں خالی ہیں۔

لاہور: میانی صاحب کا رقبہ و دیگر تفصیلات

83: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں موجود میانی صاحب قبرستان کا کل کتنا رقبہ ہے اور فی قبر گورنمنٹ کتنی فیس وصول کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ میانی صاحب قبرستان میں متعدد جگہ لوگوں نے گھر اور دکانیں بنا رکھی ہیں اگر ہاں تو اس کی کیا حیثیت ہے اور کیا حکومت نے ان لوگوں کو گھر یا دکانیں بنانے کی اجازت دی ہوئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میانی صاحب کا کل رقبہ 1206 کنال ہے۔ قبرستان میں تدفین کے لئے گورنمنٹ کی کوئی فیس نہ ہے البتہ میانی صاحب قبرستان کمیٹی کی پالیسی نمبر Endst. No. 3813 بتاریخ 09-04-2010 کے تحت برائے کچا کھاتہ 100 روپے اور برائے پکا کھاتہ 1000 روپے فیس مقرر ہے۔ جو وصول کی جاتی ہے جبکہ -/2000 روپے گورکن کی مزدوری بھی مقرر ہے۔ اور میٹریل بذمہ لواحقین ہوتا ہے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت نے کسی کو بھی ناجائز گھر یا دکان بنانے کی اجازت نہ دی ہے البتہ میانی صاحب قبرستان کے چند ایک مقامات پر کچھ لوگوں نے ناجائز قبضے کئے ہوئے ہیں جن کے مقدمات سول عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ ناجائز قابضین کے خلاف میانی صاحب انتظامیہ کی جانب سے باقاعدہ آپریشن کلین اپ جاری ہے۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

واں بھچراں ضلع میانوالی میں جگہ جگہ سیوریج کا پانی کھڑا ہونے سے متعلقہ تفصیلات

222: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محلہ اسلام آباد واں بھچراں ضلع میانوالی میں جگہ جگہ سیوریج کا گندا پانی کھڑا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ مسئلہ کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) واں بھچراں محلہ اسلام آباد ضلع میانوالی میں جو پانی کھڑا تھا ٹی ایم اے میانوالی نے سکر مشین کے ذریعے سک کر کے موقع سے جگہ کو گندے پانی سے صاف کر دیا ہے۔

(ب) ٹی ایم اے میانوالی کی رواں مالی سال 15-2014 کے ADP میں رقم موجود نہ ہے کہ ٹی ایم اے اس مسئلہ کو مستقل بنیادوں پر حل کر سکے۔ واں بھچراں کا قصبہ ٹی ایم اے کے دفتر سے 25 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ جہاں ٹی ایم اے کا عملہ صفائی و دیگر مشینری کو ہر وقت نہیں بھیجا جا سکتا کیونکہ ٹی ایم اے میانوالی میں واں بھچراں جیسے چند اور بڑے قصبہ جات بھی ہیں جن میں موسیٰ خیل، موچھ، ماڑی انڈس، ڈھیر امید علی شاہ، چکڑالہ شامل ہیں۔ تاہم کوئی بھی شکایت موصول ہونے پر ٹی ایم اے اپنی انفرادی قوت اور مشینری سے شکایات کا ازالہ کرتی ہے۔

سرگودھا شہر میں پلازوں سے متعلقہ تفصیلات

321: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا شہر میں سال 2010 تا 2014 کتنے پلازے تعمیر کئے گئے؟

(ب) ان میں سے کون کون سے پلازوں کے نقشہ جات منظور شدہ ہیں اور کون کون سے بغیر نقشہ منظور کروائے گئے؟

(ج) کیا حکومت غفلت کے مرتکب بلڈنگ انسپکٹرز کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2010 تا 2014 کل 33 پلازہ جات تعمیر ہوئے۔

(ب) اس عرصہ تک 22 پلازہ جات کے نقشہ جات پاس ہوئے بقایا بلڈنگ بائی لاز کی خلاف ورزی کی وجہ سے زیر التواء ہیں اور ان کے خلاف مقامی تھانہ میں ایف آئی آرز بھی درج کروا دی گئی ہیں۔ ایف آئی آرز تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) غفلت برتنے پر رانا محمد حنیف بلڈنگ انسپکٹر کی پانچ سال کی ترقیاں روکی گئیں اور شاہد خان بلڈنگ انسپکٹر کی پانچ سال کی ترقیاں روکی گئی ہیں۔

دولت پور تحصیل پنڈ دادنخان (ضلع جہلم) کی سڑک کی تعمیر

345: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 48 دولت پور تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں ٹکڑپنڈی اور پنڈی بکھ کے رہائشیوں کے لئے 1992 میں پنڈی بکھ تا پپن وال تک کی سڑک بنائی تھی جو سیلاب آجانے کی وجہ سے مکمل تباہ ہو گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی سی او جہلم کی ہدایت پر سڑک کی تعمیر و مرمت کا تخمینہ بنا کر منظوری و اجراء کے لئے ارسال کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام کی اس دیرینہ مشکل کو ختم کرنے کے لئے ابھی تک فنڈز کی منظوری نہیں کی گئی؟

(د) حکومت کب تک مذکورہ بالا سڑک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ بالا سکیم کا تخمینہ لاگت 14.115 ملین روپے، پنجاب حکومت کو فنڈز کی فراہمی کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔ تاہم فنڈز ابھی تک موصول نہ ہوئے ہیں۔ جو نہی فنڈز موصول ہوں گے سکیم کی منظوری لی جائے گی اور حسب ضابطہ متعلقہ executing agency کو جاری کر دیئے جائیں گے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) ضلعی حکومت کا ترقیاتی بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے تخمینہ لاگت حکومت پنجاب کو ارسال کیا گیا تھا۔ جو نہی حکومت پنجاب فنڈ جاری کرے گی تو موقع پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

352: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) مذکورہ کمپنی نے اب تک کتنی اور کون کون سی گاڑیاں کتنی مالیت سے خریدیں ہیں، یہ گاڑیاں کون کون سے ملازمین کے زیر استعمال ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان گاڑیوں پر پٹرول، ڈیزل اور Repair&Maintenance کی مد میں ماہانہ کتنا خرچ کیا جا رہا ہے، علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا قیام کمپنیز آرڈیننس 1984 کے سیکشن 42 کے تحت مورخہ 2013-07-12 کو عمل میں آیا۔

(ب) مذکورہ مشینری نے اب تک 10 گاڑیاں خریدی ہیں۔ جن میں ایک 1300CC، دو عدد 1000CC ہیں اور باقی گاڑیاں 796CC ہیں۔ یہ تمام گاڑیاں کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری کے بعد کمپنی کے HR کے مینوئل کے مطابق خریدی گئی ہیں ان گاڑیوں کی مالیت 82,97,580 روپے ہے یہ گاڑیاں جن ملازمین کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ملازم کا عہدہ	گاڑی کا نمبر	گاڑی کا ماڈل
1	مینجنگ ڈائریکٹر	GAJ-15	1300CC
2	کمپنی سیکرٹری	GAJ-34	1000CC
3	سینئر مینجر آپریشن	GAJ-89	1000CC
4	مینجر ایچ آر	GAJ-46	796CC
5	مینجر ایڈمن	GAJ-35	796CC
6	مینجر فنانس	GAJ-47	796CC
7	مینجر آپریشن	GAJ-36	796CC
8	مینجر پروکیورمنٹ	GAJ-88	796CC
9	مینجر لینڈ فل	GAJ-48	796CC
10	مینجر ورکشاپ	GAJ-37	796Cc

(ج) ان گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کی مد میں ماہانہ تقریباً تین لاکھ روپیہ خرچ آتا ہے اور Maintenance & Repair کی مد میں تقریباً پچاس ہزار روپے خرچ آتا ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹیکسز کی تفصیلات

391: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کو سال 2008 سے 2013 تک ٹال ٹیکس اور پارکنگ ٹیکس کی مد میں کتنی آمدن ہوئی، سال وار تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کو ایڈورٹائزمنٹ ٹیکس کی مد میں سال 2010 سے سال 2014 تک آمدن کی تفصیلات فراہم کریں؟

(ج) اگر مذکورہ بالا ٹیکسوں کی آمدن میں کمی ہوئی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سال 2008 سے سال 2014 تک ٹال ٹیکس اور پارکنگ فیس کی آمدن درج ذیل ہے:

سال	آمدن	سال	آمدن
2008-09	69,06,360/- روپے	2009-10	65,13,609/- روپے
2010-11	62,04,907/- روپے	2011-12	56,53,900/- روپے
2012-13	52,79,220/- روپے	2013-14	49,02,085/- روپے

(ب) ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سال 2010 سے سال 2014 تک ایڈورٹائزمنٹ ٹیکس کی آمدن درج ذیل ہے:

سال	آمدن	سال	آمدن
2010-11	25,93,990/- روپے	2011-12	9,28,250/- روپے
2012-13	22,65,440/- روپے	2013-14	38,19,386/- روپے

(ج)

1. جنرل بس سٹینڈ فیس کی آمدن ٹرانسپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے مختص کی جاتی ہے اس مد میں ڈیمانڈ قائم نہ کی جا سکتی ہے۔ ہر سال بجٹ میں مختص شدہ رقم سے زائد آمدن ہوئی ہے۔ آمدن میں کمی نہ ہے۔

2. ایڈورٹائزمنٹ فیس کا سال 11-2010 میں ٹھیکہ ہوا تھا سڑک میں توسیع ہونے کی وجہ سے پبلسٹی بورڈ ختم ہو گئے تھے جس کی بناء پر ٹھیکیدار نے تمام اقساط جمع نہ کرائیں۔ جس کی ریکوری لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت کرنے کے لئے تحریر کیا گیا۔ سال 12-2011 میں بھی پبلسٹی بورڈ کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے بار بار کوشش کے باوجود کسی ٹھیکیدار نے ٹھیکہ نہ لیا۔ پبلسٹی بورڈ کی

تعداد کم ہونے کی وجہ سے مختص شدہ آمدن کے مطابق ریکوری ہوئی۔ سال 13-2012 کے بجٹ میں مختص رقم کے مطابق آمدن ہوئی۔ سال 14-2013 میں ٹھیکیدار نے ٹھیکہ حاصل کیا۔ ٹھیکہ کے مطابق تمام آمدن وصول ہوئی۔ اس مد میں بمطابق مختص شدہ بجٹ آمدن وصول ہوئی اور آمدن میں کمی نہ ہے۔

ضلع گجرات اور لاہور میں کمرشلائزیشن فیس سے متعلقہ تفصیلات

411: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات اور لاہور میں کمرشلائزیشن فیس کس حساب سے وصول کی جاتی ہے؟

(ب) گجرات اور لاہور میں موجود کمرشل اور شاپنگ سنٹروں نے 2013 میں کتنی کمرشلائزیشن فیس قومی خزانہ میں جمع کرائی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی ایکٹ 1975 میں ترامیم بذریعہ آرڈیننس نمبر III سال 2013 کے تحت ایل ڈی اے کا دائرہ اختیار ڈویژن کی سطح تک بڑھانے کے بعد لینڈ یوز کلاسیفکیشن ماسٹر پلاننگ، لینڈ یوز کنٹرول وغیرہ کا اختیار اتھارٹی کو تفویض کر دیا گیا بعد ازاں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کی ہدایت بذریعہ چھٹی بحوالہ نمبری SOR(LG)38-2/-04 مورخہ 26-11-13 سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کمرشلائزیشن کا کام بند کر دیا اور ریکارڈ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے حوالے کر دیا لہٰذا اب لاہور ڈویژن میں لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی اپنے رولز کے تحت فیس وصول کر رہی ہے۔

(ب) 2013 میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کمرشلائزیشن کے لئے منظور شدہ سڑکات سے کمرشلائزیشن کی مد میں مبلغ -/5,97,53,000 روپے خزانہ میں جمع کروائے۔

ضلع گجرات

i. کمرشلائزیشن فیس حکومت پنجاب کی پنجاب لینڈ یوز (کلاسیفکیشن، ری کلاسیفکیشن اینڈ ری ڈویلپمنٹ) رولز 2009 کی درج ذیل پالیسی کے مطابق وصول کی جاتی ہے:

10 لاکھ روپے سے کم مالیت پر کنورشن فیس	5 فیصد
10 لاکھ روپے سے ایک کروڑ روپے تک کنورشن فیس	10 فیصد
ایک کروڑ سے زائد مالیت پر کنورشن فیس	20 فیصد

ii. اس ضمن میں ٹی ایم اے گجرات نے مالی سال 14-2013 میں مبلغ -/1,35,93,232 روپے کنورشن / کمرشلائزیشن فیس کی مد میں جمع کئے ہیں۔

چناب نگر ضلع چنیوٹ میں سی سی بیز سے متعلقہ تفصیلات

426: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں چناب نگر ضلع چنیوٹ اور تحصیل لالیاں میں سی سی بیز رجسٹرڈ ہوئی ہیں، سی سی بیز کے چیئر مینز کے نام، رابطہ نمبرز، تعداد اور سال وار مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں چناب نگر میں قائم ہونے والے سی سی بیز کے تحت کتنے فنڈز جاری ہوئے اور ان کے تحت کون کون سی سکیمیں پایۂ تکمیل تک پہنچیں، کتنی زیر تکمیل اور کتنی کی تجاویز دی گئی ہیں، ہر سی سی بی کی الگ الگ تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا سی سی بی کے تحت کسی پرائیویٹ ملکیتی جگہ پر کسی قسم کا ترقیاتی کام کیا جا سکتا ہے؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کون کون سی جگہوں پر سی سی بی کے تحت ترقیاتی کام کیا گیا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزشتہ پانچ سالوں میں چناب نگر تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ میں کل 29 عدد سی سی بیز رجسٹرڈ ہوئی ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں چناب نگر میں قائم ہونے والی سی سی بیز کو مبلغ -/29900000 روپے جاری ہوئی۔ سکیموں کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جہاں ٹی ایم اے سہولیات مہیا کرتی ہے وہاں بذریعہ سی سی بی کام کیا جا سکتا ہے۔

(د) سی سی بی کے تحت کام کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی۔17 میں سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

453: جناب محمد شاویز خان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔17 حسن ابدال فتح جنگ میں گزشتہ پانچ سالوں میں کتنی سڑکیں تعمیر ہوئی ہیں اوران پر کتنی لاگت آئی ہے؟

(ب) کیااس حلقہ میں مزید کوئی نئی سڑک کی تعمیر کا منصوبہ زیر غور ہے؟تفصیل بتائی جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔17 حسن ابدال / فتح جنگ میں گزشتہ پانچ سالوں میں 69 سڑکیں تعمیر ہوئیں اور ان پر 227.385 ملین روپے لاگت آئی ہے۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس حلقہ میں سڑکوں کے 52 منصوبہ جات کی administrative approval ہوچکی ہے لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ٹینڈر کال نہ کئے گئے۔ جن کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا point very briefly and very precise ہے۔آپ نے بھی Rule-54(3) کا ذکر کیاہے۔اس rule کے تحت انکوائری سے پہلے جب کسی سوال کا جواب نہیں آئے گا تو Rules of Procedure کے Rule-54(3) میں درج ہے کہ متعلقہ منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری وجہ بتائیں گے کہ جواب کیوں نہیں آیا؟اگر ان کو مزید وقت چاہئے ہو گا تو وہ جناب سپیکر سے اس کی درخواست کریں گے۔یہ Rules of Procedure کے اندر already درج ہے لیکن یہ rule ہمارے پورے procedure کے اندر follow نہیں ہو رہا۔صرف یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ "جواب موصول نہیں ہوا"اس کے علاوہ کچھ نہیں کیا جاتا ہے۔میری درخواست ہے کہ جب متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری یہ کہیں یا لکھ کر دیں کہ جواب موصول نہیں ہوا تو ساتھ اس کی وجہ بھی بتائیں اور آپ

سے مزید وقت کی درخواست کریں۔ یہ command Rules of Procedure کی ہے جو بہر صورت follow کرنی ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان صاحب! آپ کی بات بالکل valid ہے اور میں نے اس کی inquiry کا کہہ دیا ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کے معاملے پر نشان زدہ سوالات نمبر 269 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thoker Niaz Baig raised in the reply of Starred Question No.269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA (W-317)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thoker Niaz Baig raised in the reply of Starred Question No.269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA (W-317)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The issue of LDA Employees Housing Scheme, Thoker Niaz Baig raised in the reply of Starred Question No.269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA (W-317)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مسودہ قانون بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016 اور نشان زدہ سوالات نمبر 6302 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہزاد منشی مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

جناب شہزاد منشی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No.9 of 2016)
2. Starred Question No.6302/2016 asked by Mian Rafique, MPA (PP-90)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No.9 of 2016)
2. Starred Question No.6302/2016 asked by Mian Rafique, MPA (PP-90)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No.9 of 2016)
2. Starred Question No.6302/2016 asked by Mian Rafique, MPA (PP-90)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری محمد اکرام مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار نمبر 1199/14، 839/15 اور 1093/15 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اکرام: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Adjournment Motion No.1199/2014 moved by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)
2. Adjournment Motion No.839/2015 moved by Mrs Azma Zahid Bukhari, MPA (W-318)
3. Adjournment Motion No.1093/2015 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Adjournment Motion No.1199/2014 moved by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)
2. Adjournment Motion No.839/2015 moved by Mrs Azma Zahid Bukhari, MPA (W-318)
3. Adjournment Motion No.1093/2015 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Adjournment Motion No.1199/2014 moved by Mr Amjad Ali Javaid, MPA (PP-86)
2. Adjournment Motion No.839/2015 moved by Mrs Azma Zahid Bukhari, MPA (W-318)
3. Adjournment Motion No.1093/2015 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

محسن پاکستان نواب صادق خان (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ آج 24۔ مئی ہے اور پورے بہاولپور ڈویژن کے اندر آج چھٹی ہے۔ وہ اس لئے کہ نواب صادق خان مرحوم رحمتہ اللہ علیہ کی آج پچاسویں برسی ہے۔ نواب صادق خان مرحوم محسن پاکستان ہیں۔ نہرو اور مولانا ابوالکلام صاحب ان کی

خدمت میں آئے اور ان سے کہا کہ ہم آپ کی پوری مراعات بحال رکھیں گے اور آپ اسی طرح ریاست کے بادشاہ رہیں گے لہٰذا آپ ہندوستان کے ساتھ الحاق کر لیں لیکن انہوں نے بڑی تاریخی بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ میری ریاست کے دو دروازے ہیں۔ فرنٹ دروازہ پاکستان میں کُھلتا ہے جبکہ back دروازہ ہندوستان میں کُھلتا ہے اور کوئی بھی شریف آدمی پچھلے دروازے سے گھر میں نہیں آتا تو میرا فیصلہ یہ ہے کہ میں پاکستان کے ساتھ الحاق کروں گا۔

جناب سپیکر! یہ بات on record ہے کہ پاکستان بننے کے بعد جب قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل بن گئے تو خزانہ میں پیسے نہیں تھے اور پاکستان کے ملازمین کی پہلی تنخواہ کے پیسے بہاولپور ریاست کے خزانے سے cash کی صورت میں نواب صاحب نے کراچی میں گورنر جنرل کی خدمت میں بھجوائے۔ اسی طرح انہوں نے اپنی ذاتی Rolls Royce گاڑی قائداعظم محمد علی جناح کو استعمال کرنے کے لئے دی اور اپنا ذاتی محل محترمہ فاطمہ جناح کو رہائش کے لئے فراہم کیا۔ ان کی بے شمار خدمات ہیں۔ کل بہاولپور کے اندر اس حوالے سے تقاریب تھیں تو میں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ جس طرح دوسرے مشاہیر کے حالات اور ان کے کارنامے تعلیمی نصاب کے اندر درج کئے جاتے ہیں اسی طرح نواب صادق (مرحوم) کی خدمات اور ان کی شخصیت کے حوالے سے مواد بھی ہمارے تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے۔ بہاولپور ڈویژن کے لوگوں کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ نواب صادق (مرحوم) کی وجہ سے جو چھٹی بہاولپور ڈویژن میں ہوتی ہے وہ پورے پاکستان کے اندر ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے آخری بات یہ کرنی چاہتا ہوں کہ ایوان میں نواب صادق (مرحوم) رحمتہ اللہ علیہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دُعا کی جائے اور اگر آپ اجازت دیں تو میں دُعا کروا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! دُعا کروا دیں۔

(اس مرحلہ پر محسن پاکستان نواب صادق خان (مرحوم) کے لئے دُعائے مغفرت کی گئی)

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رانا طاہر شبیر

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست رانا طاہر شبیر ایم پی اے، پی پی۔203 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 25۔فروری تا اختتام اجلاس اور 17 اور 18۔ مئی 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ صوبیہ انور ستی

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ صوبیہ انور ستی ایم پی اے، ڈبلیو۔325 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 29۔جنوری تا 24۔فروری 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست میاں محمد رفیق ایم پی اے، پی پی۔90 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 26۔فروری 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید رضا علی گیلانی

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست سید رضا علی گیلانی ایم پی اے، پی پی۔187 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 8۔مارچ 2016 سے تین ماہ کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب احسن ریاض فتیانہ

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب احسن ریاض فتیانہ ایم پی اے، پی پی۔58 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16۔فروری تا 31۔مارچ 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شُنیلا رُوت

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ شُنیلا رُوت ایم پی اے، ایم این۔371 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7 تا 15۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب عبدالرؤف مغل

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب عبدالرؤف مغل ایم پی اے، پی پی۔94 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 4تا15۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عذرا صابر خان

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ عذرا صابر خان ایم پی اے، ڈبلیو۔330 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 6 اور 7۔اپریل اور 20۔ مئی 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نگہت انتصار

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ نگہت انتصار ایم پی اے، پی پی۔107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 8تا14۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ سعدیہ سہیل رانا

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ سعدیہ سہیل رانا ایم پی اے، ڈبلیو۔395 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 4اور15۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد نعیم انور

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب محمد نعیم انور ایم پی اے، پی پی۔284 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 3۔مارچ تا 8۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک محمد علی کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست ملک محمد علی کھوکھر ایم پی اے، پی پی۔199 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5 تا 10۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب شکیل آئیون

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب شکیل آئیون ایم پی اے، ایم این۔367 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 12 تا 15۔اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک فیاض اعوان

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست ملک فیاض احمد اعوان ایم پی اے، پی پی۔105 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 8 تا 13۔ اپریل 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شبینہ زکریہ بٹ

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ شبینہ زکریا ایم پی اے پی پی۔326 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15۔ اپریل، 12 اور 13۔ مئی 2016 کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسمبلی: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! تین چار ہفتوں سے ایک سلسلہ چل رہا ہے اور آج بھی غیر نشان زدہ سوالات میں میرے تین سوال ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! میں اس کی انکوائری کرا رہا ہوں میں اس کے بارے میں آپ کو پھر بتاؤں گا۔ جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی ڈاکٹر وسیم اختر نے نواب صادق صاحب کا ذکر کیا یقیناً اُن کی بہت بڑی خدمات ہیں لیکن میں صرف record کی درستی کے لئے اور اُن شخصیات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کا پاکستان اور ہم سب پر بہت بڑا احسان ہے۔

جناب سپیکر! نواب آف حیدر آباد دکن کا بہت بڑا احسان ہے۔ یہ بات آپ کے علم میں ہو گی اور بہت سے معزز ممبران کے بھی علم میں ہو گی کہ غیر منقسم ہندوستان میں 630 ریاستیں تھیں اور جس طرح ولا بائی پٹیل نے پہلے ہفتے میں اُن ریاستوں کو توڑ دیا تھا وہ تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے لیکن اس کے باوجود جس طرح حیدر آباد دکن کے مسلمانوں نے قربانیاں دیں انڈین ٹینکوں کے نیچے لیٹ کر اور جس طرح نواب آف حیدر آباد نے بائی ائیر پاکستان کو سرمایہ بھیجا وہ تاریخ کا حصہ ہے اُن کو بھی یاد رکھنا چاہئے کیونکہ اُن لوگوں کی بہت بڑی خدمات تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب! بہت شکریہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا تھا۔ یہاں پر اسمبلی میں ہمارے ساتھ جو ڈرائیورز آتے ہیں پارکنگ میں اُن کے بیٹھنے کے لئے کوئی ٹینٹ وغیرہ نہیں لگائے گئے تو وہ اتنی گرمی میں درختوں کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ پچھلے سال وہاں پر ائر کولر لگائے گئے تھے اب اُن کولر کے پمپ کام نہ کرنے کی وجہ سے وہ کولر نہیں چل رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بالکل آپ کا valid point ہے۔ آپ نے کب یہ نوٹ کیا ہے؟ مجھے بتایا گیا ہے کہ آج رات وہ ٹینٹ گر گئے ہوں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ بات پچھلے ہفتے کی کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جہاں تک میرے اور سپیکر صاحب کے علم میں ہے وہاں پر یہ ٹینٹ بھی لگتے ہیں اور کولر بھی ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! وہاں پر کولر ہیں نہ ٹینٹ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ میں اُس کی آج ہی انکوائری کراتا ہوں۔

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ ایک نہایت اہم issue کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ ضلع منڈی بہاؤالدین میں گورنمنٹ ٹیکنالوجی کالج، رسول 1912 میں قائم کیا گیا تھا اس کے ساتھ ساتھ دوسرا انسٹیٹیوٹ انڈیا کے شہر کھڑکی میں قائم کیا گیا۔ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے 2014 میں اس ٹیکنالوجی کالج کو اپ گریڈ کرتے ہوئے یونیورسٹی آف انجنیئرنگ ٹیکنالوجی کا درجہ دیا اور 50 ملین روپے کی خطیر گرانٹ بھی دی گئی۔ اس کے اندر چار شعبہ جات میں طلباء کو enroll کیا گیا اور ان کی کلاسز 13۔ اکتوبر 2014 میں شروع بھی کر دی گئیں۔ ان طلباء کے چار سمسٹر پورے کر دیئے گئے ہیں لیکن گورنمنٹ کی منتخب کردہ کمیٹی کے ممبران کی عدم دلچسپی اور ٹیوٹا کی سازش کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس یونیورسٹی کو down grade کرتے ہوئے کالج کی سطح تک محدود کیا جائے۔ اس یونیورسٹی میں نئے داخلے نہ کئے جائیں اور پہلے سے enroll 150 students کو کہا جا رہا ہے کہ آپ UET لاہور کے under کسی بھی پبلک سیکٹر سے اپنی ایجوکیشن مکمل کریں۔ اُن 150 students کے ساتھ یہ بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہے جن کے والدین lower middle class سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ دوسرے شہروں میں اپنے بچوں کے تعلیمی اور رہائش کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ اس حوالے سے کوئی تحریک لکھ کر لے آئیں۔

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

تحریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 201 ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ادویات کی مارکیٹ میں مصنوعی قلت

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 8۔ مارچ 2016 کی خبر کے مطابق ادویات کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے تمام تر حکومتی اقدامات کے باوجود عام مارکیٹ میں امراض قلب، مرگی، بلڈ پریشر سمیت anti biotech ادویات کی مصنوعی قلت ہے جس سے مریض خوار ہو رہے ہیں۔ ادویات کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کے

باعث عام مارکیٹ سے متعدد ادویات غائب ہیں۔ حکومت کی طرف سے ادویات کی قلت کو دور کرنے کے لئے تمام تر اقدامات کے باوجود شہر کے متعدد میڈیکل سٹورز پر دسولو کاٹک، ایپی وال، ٹیگرال بیوٹال، زینف، رائزک، فورٹم، تھائرکسن سمیت کھانسی، گلے، بخار اور انفیکشن کی ادویات پیناڈول و دیگر ادویات انتہائی محدود سٹاک میں ہیں جو مریضوں کو دینے کے بعد ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ شہریوں کو اپنی مطلوبہ ادویات کے حصول کے لئے شہر بھر کے میڈیکل سٹورز کے چکر لگانے کے بعد اپنے اپنے طبی ماہرین سے متبادل ادویات لکھوانی پڑتی ہیں۔ ادھر اس ضمن میں میڈیکل سٹورز والوں کا کہنا ہے کہ کئی ادویات کی سپلائی انتہائی محدود کر دی گئی ہے۔ شہریوں نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت میڈیسن کمپنیز کے ساتھ ساتھ ان کے سپلائرز سے باز پرس کرے اور ادویات کی قلت کا نوٹس لے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس تحریک میں روزنامہ "خبریں" 8۔مارچ 2016 کی جس خبر کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس خبر کے مطابق تمام تر حکومتی اقدامات کے باوجود مارکیٹ میں جان بچانے والی امراض قلب، مرگی اور بلڈ پریشر کی ادویات کی مصنوعی قلت ہے۔ حکومت کے اقدامات سے ادویات کی ہمہ وقت دستیابی ممکن ہوئی ہے۔ پچھلے مہینوں میں چند ملٹی نیشنل کمپنیوں نے چند ادویات کی قیمتوں میں سندھ ہائیکورٹ سے plea لے کر از خود اضافہ کر دیا تھا جس کے باعث مارکیٹ میں چند ادویات اپنی انتہائی خوردہ قیمت سے زیادہ پر دستیاب تھیں۔ یہاں اس امر کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ چھوٹے میڈیکل سٹورز اور ان کی مالی استطاعت کی وجہ سے ادویات کی تمام تر ورائٹی وہ نہیں رکھ سکتے جس کی وجہ سے محلہ داروں کو ادویات کی دستیابی میں مشکلات پیش آتی ہیں اور وہی دوائی بڑی فارمیسیز اور بڑے میڈیکل سٹورز پر اپنی انتہائی خوردہ قیمت پر موجود ہوتی ہے۔ جہاں تک جان بچانے والی ادویات امراض قلب، مرگی اور بلڈ پریشر سمیت دوسری ادویات کا تعلق ہے تو اس وقت مارکیٹ میں وافر سپلائی موجود ہے اور کسی قسم کی دوائی کی کوئی قلت نہ ہے۔ محکمہ صحت پنجاب نے ادویات کی قیمتوں اور سپلائی کو کنٹرول کرنے کے لئے اپنے ڈرگ فیلڈ سٹاف کو ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ وہ مارکیٹ پر نظر رکھیں اور ادویات کی مارکیٹ میں قلت ہو اور نہ ہی ذخیرہ اندوزی کی جائے اور ادویات کی اپنی انتہائی خوردہ قیمت سے زیادہ فروخت نہ ہو۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں تقریباً 78000 ادویات رجسٹرڈ ہیں جن ادویات کی قیمتیں پچھلے دنوں بڑھائی گئی ہیں وہ

صرف 58 ہیں۔ ان ادویات کے متبادل، محفوظ اور معیاری ادویات مارکیٹ میں موجود ہیں اور کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ عوام ان ادویات کو پورے اعتماد کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! مزید برآں ادویات کی عدم دستیابی، ذخیرہ اندوزی اور زیادہ قیمت پر فروخت کی شکایات مارکیٹ ڈیپارٹمنٹ کو عوام سے جب بھی موصول ہوئی ہیں تو اس کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اس کو آہنی ہاتھوں سے نمٹا جاتا ہے۔ اس ضمن میں ضلع و تحصیل کی سطح پر ڈویژنل ٹاسک فورسز پوری تندہی سے اپنا کام کر رہی ہیں۔ سال 2015 میں 60987 دکانوں کو examine کیا گیا، 36039 نمونہ جات تجزیے کے لئے بھجوائے گئے، 480 ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئیں، 3414 میڈیکل سٹوروں کو seal کیا گیا اور پنجاب کی مختلف ڈرگز کورٹ میں مختلف کیسوں میں 3 کروڑ 93 لاکھ 10 ہزار روپے کے جرمانے اور سزائیں دی گئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری تحریک التوئے کار نمبر 73/16 کافی عرصہ سے pending ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسے ابھی دیکھتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 225/16 جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی تھی یہ پڑھی جا چکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

نیشنل ٹی بی کنٹرول پروگرام کی زائد المیعاد ادویات کو فروخت کرنے کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! صوبائی پروگرام برائے روک تھام تپ دق کو مورخہ 2016-04-04 کو تحریک التوائے کار منجانب جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر محمد افضل موصول ہوئی جس میں ایوان کی توجہ 2016-03-21 کو ایک روزنامہ میں شائع ہونے والی خبر برائے زائد المیعاد ادویات تپ دق پر مبذول کرائی گئی۔ اس سلسلہ میں التماس ہے کہ نیشنل ٹی بی کنٹرول پروگرام وفاقی وزارت صحت کے زیر انتظام ادارہ ہے جو وزیر اعظم نیشنل ہیلتھ کمپلیکس پارک روڈ چک شہزاد اسلام آباد میں واقع ہے۔ صوبائی ادارہ برائے روک تھام تپ دق مذکورہ ادویات کے حوالے سے

کوئی معلومات نہیں رکھتا۔ جامع اور تفصیلی جواب کے لئے نیشنل ٹی بی کنٹرول پروگرام سے رجوع کیا گیا ہے ادارہ اس حوالے سے ایک مراسلہ نیشنل ٹی بی کنٹرول کو بھجوا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 228/16 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ یہ 08-04-2016 کو پڑھی جا چکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی قلت کی وجہ سے اموات میں اضافہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ صحت پنجاب نے حال ہی میں 80 وینٹی لیٹرز کی تقسیم پنجاب کے مختلف ہسپتالوں میں ایک وضع کردہ طریق کار کے تحت کی ہے۔ اس طریق کار کے تحت یہ وینٹی لیٹرز ان تدریسی ہسپتالوں میں دیئے گئے ہیں جہاں آئی سی یو اور سی سی یو کی سہولت اور ان کو استعمال کرنے کے لئے متعلقہ سٹاف کی دستیابی موجود تھی تاکہ ان کا فوری استعمال ممکن ہو سکے تاہم باقی ماندہ اضلاع میں بھی انشاء اللہ بتدریج وینٹی لیٹرز کی سہولت مہیا کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 238/16 سردار وقاص حسن موکل، جناب احمد شاہ کھگہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

منرل واٹر کے نام پر زہر آلود اور مضر صحت پانی کے فروخت کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! تمام ای ڈی اوز کو ہدایات جاری کر دی گئیں ہیں کہ وہ اپنی تحصیل و ضلع میں فروخت ہونے والے منرل واٹر کے نمونے لیبارٹری میں معائنہ کے لئے باقاعدگی سے بھجوائیں رپورٹ کی صورت میں مزید کارروائی کے لئے متعلقہ ضلعی حکام سے رابطہ کریں اور اگر پانی کے نمونوں میں مضر صحت اجزاء پائے جائیں تو متعلقہ ضلعی حکومت کو قانونی

کارروائی کے لئے کہیں اور فروخت پر پابندی کو یقینی بنائیں اور متعلقہ کارروائی سے دفتر ہذا کو بھی آگاہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/104 ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال اربوں کی لاگت سے نئی سڑکوں کی تعمیر اور پرانی سڑکوں کی تعمیر و مرمت۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا یہ 104 ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ 15/104 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ختم ہو گئی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/304 محترمہ شنیلا رُوت کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کی اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 16/315 بھی پیش نہیں ہوئی۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر 16/73 ہے۔ یہ میں پیش کر چکی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوائے کار محکمہ صنعت سے متعلق ہے۔ وزیر صنعت اور پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ وزیر صنعت سے کہیں کہ کل محترمہ فائزہ احمد ملک کی اس تحریک التوائے کار کا ہر صورت جواب دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے دو اجلاس پہلے ایک سوال کے حوالے سے ruling دی تھی کہ اس کے لئے تحریک التوائے کار دی جائے۔ میں نے تحریک التوائے کار نمبر 16/385 جمع کرائی ہے کہ قطب شہانہ پل کی alignment غلط ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ہمارے جو

گاؤں دریائے راوی کے کنارے ہیں وہ دریا برد ہو رہے ہیں۔ براہ مہربانی مجھے یہ تحریک التوائے کار out of turn پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب! مجھے اپنی بات یاد ہے۔ آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دیں۔

حلقہ پی پی۔222 میں عملہ کی ملی بھگت سے قطب شہانہ پل کی تعمیر کا رخ تبدیل کرنے سے متعدد دیہات دریا برد ہونے کا خدشہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔222 میں قطب شہانہ پل تعمیر کیا گیا ہے جو کہ اورنگ آباد اور قطب شہانہ گاؤں کے درمیان سے گزرتا ہے۔ پل ہذا کی محکمہ آبپاشی سے Hydraulic Model Study کروانے کے بعد Guide Banks کا مفصل ڈیزائن ڈائریکٹر Bridges پنجاب ہائی ویز ڈیپارٹمنٹ نے جاری کیا۔ اس کے بعد NLC نے موقع پر کام دسمبر 2014 تک مکمل کر لیا لیکن 2015 کے سیلاب کے دوران قطب شہانہ اور اورنگ آباد کی زمینوں میں کٹاؤ پیدا ہو گیا جو کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات اور آبپاشی کی ناقص حکمت عملی کا شاخسانہ ہے کیونکہ اس سے قبل سالہا سال سے سیلاب دریائے راوی میں آتا رہا ہے لیکن قطب شہانہ آبادی کی طرف سیلابی پانی کا دباؤ اتنا زیادہ تاریخ میں کبھی بھی نہیں ہوا۔ اب یہ آبادی چند سو فٹ کی دوری پر ہے۔ جبکہ یہ قدیم قصبہ جات سیدن شاہ، اکبر شاہ، موسیٰ پور، اورنگ آباد، قطب شہانہ اور دولہ زیریں قطب شہانہ پل کے موجودہ نقشہ بننے کی وجہ سے کٹاؤ کی زد میں آ گئے ہیں۔ درحقیقت مسئلہ کچھ یوں ہے کہ جب حکومت پنجاب نے گزشتہ سالوں میں پل کی تعمیر کا منصوبہ بنایا تو اس وقت کے گورنمنٹ میں موجود ایک بااثر بیوروکریٹ نے منصوبہ بندی کر کے یہاں پر زمین خریدی تھی جس کی وجہ سے اُس بیوروکریٹ نے متعلقہ عملہ کے ساتھ ساز باز کر کے پل کا رُخ بدلا ہے۔ جو کہ میرے حلقہ کے لوگوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ اس حوالے سے اہل علاقہ میں شدید تشویش پائی جا رہی ہے اور عوام کا خادم اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ ہے کہ فی الفور اس معاملہ کی انکوائری کروائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 277/16 محترمہ ناہید نعیم کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور بغداد کیمپس کی تعمیر کا ٹھیکہ دگنا ریٹ سے بھی زیادہ دینے کا انکشاف

محترمہ ناہیدہ نعیم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "سنگ میل" مورخہ یکم اپریل 2016 کی خبر کے مطابق اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی مالی بے ضابطگیاں کرپشن کی نذر ہو رہی ہیں۔ ریلوے کیمپس بہاولپور کا ٹھیکہ آرڈر نمبر 4665 مورخہ 13۔ جولائی 2015 دیا گیا جس میں چاردیواری کا ریٹ 1600 روپے رننگ فٹ تھا جو کہ کام مکمل ہو چکا ہے اور اسلامیہ یونیورسٹی بغداد کیمپس کا ٹھیکہ 4000 روپے میں مورخہ 12۔ فروری 2016 کو دے دیا گیا جس پر کام جاری ہے، دُگنا سے بھی زیادہ ریٹ پر ٹھیکہ دینا کروڑوں کی کرپشن کا منہ بولتا ثبوت ہے اگر یہی ٹھیکہ 1600 روپے میں ہوتا تو یہ کام 6 کروڑ کے لگ بھگ ہوتا، 8 کروڑ کی زائد ادائیگی کیوں کی جا رہی ہے یہ قومی خزانے کے ساتھ مذاق کے مترادف ہے۔ بغداد الجدید کیمپس کی چاردیواری بنانے کی آڑ میں کاٹے جانے والے درخت کرپشن کی نذر ہو رہے ہیں۔ کرپشن کی غرض سے لاکھوں کی مالیت کا بنایا جانے والا فرنیچر کھلے آسمان تلے تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ عوامی حلقوں نے وائس چانسلر یونیورسٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ اگر یہ فرنیچر غیر ضروری تھا تو اسے کیوں بنوایا گیا لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس بارے میں، میں یہ بتانا چاہتی ہوں جو کہ یونیورسٹی کی طرف سے جواب آیا ہے کہ بغداد الجدید کیمپس کے گرد 11.5km طویل دیوار، صرف 45 دن کے مختصر وقت میں مکمل کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے PEPRA سمیت تمام مجوزہ قوانین کی مکمل طور پر پابندی کی گئی ہے اور قواعد کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی گئی، تمام تر حقائق حکومت کے علم میں ہیں اور نیشنل ایکشن پلان کے تناظر میں طے شدہ وقت میں اس دیوار کی تکمیل پر وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے اس کی بے حد ستائش کی ہے۔

خواجہ فرید کیمپس کے گرد دیوار تعمیر کرنے کے لئے ٹھیکہ جون 2015 میں دیا گیا، بغداد الجدید کیمپس سے خواجہ فرید کیمپس کے گرد تعمیر ہونے والی چار دیواری کی تاریخ میں فرق صرف اس لئے ہے کہ دونوں کے اوقات کار اور طریق کار مختلف ہیں جن کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ یہ بات بھی واضح رہے کہ بغداد الجدید کیمپس کے گرد دیوار کا کام دوسری جامعات کے مقابلے میں کم ریٹس پر ہوا ہے اور یونیورسٹی کی اعلیٰ سطحی کمیٹی نے پورے کام کی تندہی سے نگرانی کی اس کمیٹی میں وائس چانسلر، ڈائریکٹر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ رجسٹرار، پراجیکٹ ڈائریکٹر، سینئر پراجیکٹ ڈائریکٹر، خزانہ دار، ریزیڈنگ آڈیٹر، یونیورسٹی آرکیٹیکٹ اینڈ پرنسپل آفیسر سٹیٹ کیئر جیسے اہم عہدیدار شامل تھے۔ ٹوٹل 621 درخت کاٹے گئے جن کو یونیورسٹی کی نیلام کمیٹی نے قواعد وضوابط کے مطابق نیلام کیا اور ان درختوں سے کوئی فرنیچر نہیں بنوایا گیا، باہر کوئی فرنیچر نہیں پڑا سوائے گارڈن بنچز کے جو کہ پچھلے سال خریدے گئے تھے اور ان کو تینوں campuses میں رکھا گیا ہے ان میں چند ایک کی پالش خراب ہو گئی تھی جن کا فوری طو ر پر ٹھیکیدار کو نئی پالش کرنے کا کہا گیا ہے۔ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ روزنامہ "سنگ میل" ایک غیر معروف اخبار ہے جس کی ملتان اور لاہور سے اشاعت بالترتیب 500 اور 100 ہے۔ یہاں پر میں مزید یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ یہ ہمیں رپورٹ یونیورسٹی کی طرف سے آئی ہے لیکن اس کے حوالے سے کچھ direct complaints سیکرٹری صاحب کو اور چیف منسٹر کمپلینٹ سیل میں بھی موصول ہوئی ہیں، جس کے تحت اس کی ذمہ داری چیف منسٹر کی معائنہ کمیٹی کو سونپی گئی ہے جس نے اپنی رپورٹ وزیراعلیٰ پنجاب کو پیش کر دی ہے اور بقیہ اقدامات رپورٹ کی منظوری اور احکامات کی روشنی میں کئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا detail جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔

Sheikh Ala-ud-Din may move the Forest (Amendment) Bill 2016.

مسودہ قانون متعارف کرانے کے لئے اجازت کی تحریک

SHEIKH ALA-UD-DIN: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce the Forest (Amendment) Bill 2016."

MR DEPUTY SPEAEKR: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Forest (Amendment) Bill 2016."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Bill."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2016

MR DEPUTY SPEAKER: Sh Ala-ud-Din may introduce the Bill.

SHEIKH ALA-UD-DIN: Mr Speaker! I introduce the Forest (Amendment) Bill 2016.

MR DEPUTY SPEAKER: The Forest (Amendment) Bill 2016 has been introduced in the House under Rule 90 sub-rule (4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and it is referred to the Standing Committee on Forestry and Fisheries with the direction to submit its report within two months.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

قرار دادیں
(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم مورخہ 17۔ مئی 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء ترمیم شدہ قرار داد شیخ علاؤالدین کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ عباسی صاحب! اس کے بعد آپ کی بات سنتا ہوں۔ جی، شیخ صاحب!

بنگلہ دیش میں پاکستان کی محبت میں پھانسی پاکر شہید ہونے والوں کو نشان پاکستان دینے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مُلا عبدالقادر، مولانا قمرالزمان، صلاح الدین قادر چودھری، مولانا مطیع الرحمٰن نظامی اور علی احسن مجاہد جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا، کو نشان پاکستان دیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مُلا عبدالقادر، مولانا قمرالزمان، صلاح الدین قادر چودھری، مولانا مطیع الرحمٰن نظامی اور علی احسن مجاہد جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا، کو نشان پاکستان دیا جائے۔"

اس قرار داد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا اب سوال ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مُلا عبدالقادر، مولانا قمرالزمان، صلاح الدین قادر چودھری، مولانا مطیع الرحمٰن نظامی اور علی احسن مجاہد جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا، کو نشان پاکستان دیا جائے۔"

(قرار داد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری زیر التواء ترمیم شدہ قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں، پہلی قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! میں آپ کو ان قراردادوں کے بعد floor دیتا ہوں۔

صوبہ کے خصوصی بچوں کے لئے یونیورسٹی کے قیام کا مطالبہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے خصوصی بچوں کے لئے یونیورسٹی قائم کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے خصوصی بچوں کے لئے یونیورسٹی قائم کی جائے۔"

جی، لاء منسٹر صاحب! اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے خصوصی بچوں کے لئے یونیورسٹی قائم کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری قرارداد محترمہ گلناز شہزادی کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پنجاب بھر کے الحاق یا منظور شدہ تعلیمی اداروں میں تعلیمی سال کا آغاز گورنمنٹ کے شیڈول کے مطابق کرنے کا مطالبہ

محترمہ گلناز شہزادی: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بھر کے متعلقہ بورڈ سے الحاق شدہ یا منظور شدہ تعلیمی اداروں میں تعلیمی سال کا آغاز گورنمنٹ کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بھر کے متعلقہ بورڈ سے الحاق شدہ یا منظور شدہ تعلیمی اداروں میں تعلیمی سال کا آغاز گورنمنٹ کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق کیا جائے۔"

جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس قرارداد کے بارے میں، میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس کی کوئی مخالفت نہیں ہے لیکن میں اس میں تھوڑی سی addition کرنا چاہوں گی کہ تعلیمی سال کا جو آغاز ہوتا ہے اس پر محکمہ کی ہدایات کے مطابق ہی اس کو شروع کیا جاتا ہے پنجاب ایجوکیشن کمیشن کے مطابق ہر تعلیمی سال سیشن کے آغاز یکم اپریل برائے سکول سیشن اور یکم مئی برائے کالج سیشن پر صوبہ پنجاب کے تمام تعلیمی بورڈ، enrolment registration اور داخلوں کے متعلق مراسلے جاری کئے جاتے ہیں اور ان کا اطلاق تمام گورنمنٹ اور پرائیویٹ بورڈ سے الحاق شدہ تعلیمی اداروں پر ہوتا ہے۔ اس کی مخالفت نہیں ہے لیکن میں اسی لئے کہہ رہی ہوں کہ یہ already practice ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! چلیں، ٹھیک ہے اس قرارداد کی آپ نے مخالفت تو نہیں کی ہے۔

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بھر کے متعلقہ بورڈ سے الحاق شدہ یا منظور شدہ تعلیمی اداروں میں تعلیمی سال کا آغاز گورنمنٹ کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری قرارداد جناب سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ چوتھی قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔ چودھری صاحب! اسے پیش کریں۔

غیر قانونی لکی کمیٹیوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

چوہدری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر قانونی لکی کمیٹیوں کے ذریعے سادہ لوح شہریوں کو لوٹنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور اس کاروبار کو بند کر کے ان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر قانونی لکی کمیٹیوں کے ذریعے سادہ لوح شہریوں کو لوٹنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور اس کاروبار کو بند کر کے ان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر قانونی لکی کمیٹیوں کے ذریعے سادہ لوح شہریوں کو لوٹنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور اس کاروبار کو بند کر کے ان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچویں قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان رمضان المبارک سے قبل مہنگائی کی موجودہ لہر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے جس سے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ سے رمضان بازاروں کی افادیت ختم ہو جائے گی لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ذخیرہ اندوزوں کا کارٹل (گٹھ جوڑ) توڑے اور ان کے خلاف ضروری ٹھوس اقدامات کرے اور روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان رمضان المبارک سے قبل مہنگائی کی موجودہ لہر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے جس سے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ سے رمضان بازاروں کی افادیت ختم ہو جائے گی لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ذخیرہ اندوزوں کا کارٹل (گٹھ جوڑ) توڑے اور ان کے خلاف ضروری ٹھوس اقدامات کرے اور روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان رمضان المبارک سے قبل مہنگائی کی موجودہ لہر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے جس سے روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ سے رمضان بازاروں کی افادیت ختم ہو جائے گی لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ذخیرہ اندوزوں کا کارٹل (گٹھ جوڑ) توڑے اور ان کے خلاف ضروری ٹھوس اقدامات کرے اور روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! امریکہ نے ڈرون حملے جاری رکھنے کا جو اعلان کیا ہے اس کے حوالے سے میری انتہائی اہم قرارداد ہے۔ میں نے محترم سیکرٹری اسمبلی کو بھی پیش کی ہے جنہوں نے لاء منسٹر کو بھی بھجوا دی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کو out of turn پیش کر کے اسے پاس کرنے کی اجازت دیں۔ ڈرون حملے جاری رکھنے پر ہم نے احتجاج کیا ہے اور شدید مذمت کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ قواعد کی معطلی کی تحریک دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے out of turn پیش کرنے کے لئے بھجوا دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!اس کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر لیتے ہیں اور اس کو take up کر لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عباسی صاحب!

پنجاب میں اسلحہ لائسنس پر پابندی ہٹانے کا مطالبہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!میں نے پہلے بھی بات کی تھی کہ پنجاب میں بڑے عرصے سے اسلحہ لائسنسوں پر پابندی ہے جبکہ باقی تینوں صوبوں میں عوام اپنی حفاظت کے لئے قانونی تقاضوں کو پورا کر کے اسلحہ لائسنس حاصل کر رہے ہیں۔ موجودہ امن وامان کی صورتحال کے پیش نظر جرائم کی شرح بڑھ رہی ہے جبکہ جرائم پیشہ لوگوں کے پاس جدید ترین اسلحہ ودیگر سہولیات بھی ہیں لیکن عوام بے چاری پچھلے کافی عرصے سے لٹ رہی ہے، ڈاکے پڑ رہے ہیں اور قتل وغارت ہو رہی ہے۔ لاء منسٹر صاحب ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں تو ان کی موجودگی میں میری یہ گزارش ہے کہ جب کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ شہید ہوئے تھے تو اُس وقت بھی اسلحہ لائسنس کی بات ہوئی تھی اور اب بھی ہم request کر رہے ہیں۔ اسلحہ لائسنس پر پابندی سمجھ سے بالاتر ہے کہ پنجاب میں اس پر پابندی کیوں لگائی گئی ہے؟ میری آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کہ جو عوام قانونی طریق کار پورا کرتے ہیں اس کے بعد لائسنس جاری نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے لہٰذا پنجاب میں حکومت کی طرف سے اسلحہ لائسنسوں پر جو پابندی ہے اُس کو ختم کیا جائے کیونکہ لوگوں کا بہت زیادہ pressure ہے۔ اس سلسلے میں میری قرارداد ابھی تک نہیں آئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قرارداد کدھر ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!میں نے اس سلسلے میں قرارداد بھی جمع کروائی ہوئی ہے جو ابھی تک نہیں آئی۔ عام آدمیوں کا ہم پر بہت زیادہ pressure ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ اسمبلی میں جا کر ہماری یہ بات کریں لہٰذا میری گزارش ہے کہ لاء منسٹر صاحب بتا دیں کہ اسلحہ لائسنس پر پابندی کیوں ضروری ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب نے اس کو note کر لیا ہے اور جب آپ کی قرارداد آئے گی تو اس پر ایوان کی رائے بھی لے لیں گے۔ میاں صاحب! اب آپ قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

SHEIKH ALA-UD-DIN: Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب! کیا آپ نے اس کو oppose کیا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے اس کو oppose کیا ہے اور میں گزارش کروں گا کہ ہمیں اس ہاؤس کی respect کو سامنے رکھتے ہوئے ہر چیز دیکھنی چاہئے۔ حالات اب ایسے ہو گئے ہیں کہ ہم تقریباً روزانہ اس طرح کی قراردادیں پاس کرتے ہیں لیکن میں کل کے حوالے سے آپ سے یہ عرض کروں گا کہ ہمارے وزیر خزانہ امریکن ایمبیسڈر سے میٹنگ کر رہے تھے کیونکہ حکومت کو بجٹ کے خسارے کا سامنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ امریکہ جس طریقے سے پاکستان کی sovereignty کو چیلنج کر رہا ہے اور یہ ہمارے لئے سوچنے کا مقام ہے لیکن میں یہ بات on the floor the House کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اپنے آپ کو بھی اب دیکھنا چاہئے۔ میں آپ کی توجہ ایک add کی طرف دلانا چاہوں گا کہ آج کے اخبار اور کل کے اخبارات میں ایک "ثنا سفینہ لان" کا add ہے جو ہمارے قومی حالات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم غور کر لیں کہ ہم دوسری اقوام کے سامنے کیسے کھڑے ہو سکتے ہیں؟ یہ کاٹن لان 80 x 80 اور سوئس لان اسی کی بنیاد پر ہے۔ یہ 900, 1100, 1200 روپے کا سوٹ ہے جبکہ صرف branded کے طور پر یہ 15 ہزار روپے میں بکتا ہے اور بجٹ خسارہ بڑھ رہا ہے۔ ہم اسی طرح کی

قرار دادیں پیش کرتے رہیں اور سنتے رہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن مجھے آج آپ ایک بات بتائیں کہ کیا وہ قوم عزت و وقار کا سانس لے سکتی ہے جس کا deficit روزانہ بڑھ رہا ہو، جس پر روزانہ قرضے پڑ رہے ہوں اور جس کے حالات ایسے ہو گئے ہوں کہ ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف بلا کر ہمیں کہتا ہے کہ دبئی میں بات کرو۔ ہمارا جو حق ہے اس کے لئے ہمیں بالکل امریکہ کے ساتھ بات کرنی چاہئے لیکن ہمیں یہ بھی غور کرنا چاہئے کہ کل چاہ بہار میں 50 کروڑ ڈالر کا مودی نے جو معاہدہ کیا ہے اُس کو بھی دیکھنا چاہئے کہ ہمارے ارد گرد کیا ہو رہا ہے اور گھیرے تنگ کیوں ہو رہے ہیں؟ جب تک ہم اپنے آپ کو economically strong نہیں کریں گے تب تک ہماری کوئی بات نہیں سنے گا۔ ہم یہاں بیٹھ کر یہ سب کچھ کرتے ہیں اور قرار داد پاس کرنے کے بعد چلے جاتے ہیں لیکن یقین کیجئے کہ عوام میں مذاق اڑایا جاتا ہے؟ صرف کل کی تصویر دیکھ لیں کہ ہم امریکن ایمبیسڈر کو بلا کر بجٹ کے اوپر بات چیت کر رہے ہیں اور اس کے بعد اس طرح کی قرار دادیں پاس کر رہے ہیں۔ میں ایوب خان کے بارے میں ذکر کروں گا کہ امریکن ایمبیسڈر نے ایوب خان جیسے طاقتور حکمران کو کس طریقے سے deal کیا تھا۔ اگر ہم اپنے آپ کو دیکھ لیں اور اس طریقے سے پہچاننا شروع کر دیں کہ ہمیں اپنی limit میں رہنا ہے، ہمیں اپنے اخراجات کم کرنے ہیں، ہم نے بجٹ خسارہ کم کرنا ہے اور خاص طور پر ایلیٹ کلاس کو یہ باور کرانا ہے کہ خدا کے لئے اس ملک کی آزادی سے نہ کھیلو۔ خدا نہ کرے کہ اگر اس ملک پر کبھی بُرا وقت آیا تو ہمیں تاریخ بھی معاف نہیں کرے گی۔ ہمیں آج فوری طور پر alarm بجانا چاہئے کہ ہم saving کی طرف جائیں۔ جب تک ہمارا deficit ختم نہیں ہو گا تب تک دنیا میں کوئی ملک ہمارا ساتھ نہیں دے گا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرار داد

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنی قرار داد پیش کریں۔

پاکستان پر امریکی ڈرون حملوں کے اعلان کی شدید مذمت

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان امریکہ کی طرف سے ڈرون حملے جاری رکھنے کے اعلان کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا ہے نیز وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ نازک اور حساس صورتحال کی وجہ سے دورہ برطانیہ فی الفور منسوخ کرکے وطن واپس آئیں اور تمام قومی راہنماؤں کو اعتماد میں لے کر آزادی و خود مختاری کے بارے میں جرأت مندانہ حکمتِ عملی کا اعلان کریں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان امریکہ کی طرف سے ڈرون حملے جاری رکھنے کے اعلان کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا ہے نیز وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ نازک اور حساس صورتحال کی وجہ سے دورہ برطانیہ فی الفور منسوخ کرکے وطن واپس آئیں اور تمام قومی راہنماؤں کو اعتماد میں لے کر آزادی و خود مختاری کے بارے میں جرأت مندانہ حکمتِ عملی کا اعلان کریں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم اپوزیشن لیڈر کے علم میں ہے کہ وزیر اعظم پاکستان اس وقت برطانیہ کے دورے پر نہیں ہیں بلکہ وہ نجی طور پر وہاں علاج کی غرض سے گئے ہیں اور اپنے طبی معائنہ کے بعد غالباً پرسوں یعنی day after تشریف لا رہے ہیں اس لئے اگر یہ "دورے کی منسوخی" کے الفاظ حذف فرما دیں تو اس قرارداد کے object پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر وزیر اعظم نجی دورے پر بھی برطانیہ گئے ہیں تو یہ اتنا حساس معاملہ ہے کہ ایک طرف پوری قوم پر سکتہ طاری ہے اور ہماری sovereignty کے اوپر، ہماری آزادی و خود مختاری کے اوپر ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ پہلے ایک مخصوص علاقے فاٹا کے ایریا اور جنوبی و شمالی وزیرستان میں ڈرون حملے ہوتے تھے۔ اب تو امریکہ نے کھلم کھلا چھٹی لے لی ہے اور اعلان کر دیا ہے۔ بلوچستان کے اندر ڈرون حملہ کیا ہے تو کل کلاں وہ اسلام آباد اور لاہور پر بھی کرے گا تو

یہ آزادی و خود مختاری سے متعلق اتنا حساس معاملہ ہے کہ کوئی بھی sovereign ملک، ہم بڑے بے عمل سہی اور بڑے کمزور سہی، شیخ علاؤالدین کی شخصیت کا ایک رخ آج میرے سامنے آیا ہے لیکن ہمیں کم از کم زبان سے تو اس کی مذمت کرنی چاہئے اور اسے برا کہنا چاہئے۔ اگر ہم بزور بازو امریکہ کو نہیں روک سکتے اور اس کا ڈرون طیارہ نہیں گرا سکتے تو ہم اپنی آزادی کی بات تو کر سکتے ہیں، مذمت تو کر سکتے ہیں، واویلہ تو کر سکتے ہیں، شور تو مچا سکتے ہیں اور اپنے جذبات و احساسات لوگوں کے سامنے رکھ سکتے ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ نجی دورہ بھی ہے تو پھر بھی یہ معاملہ بڑا احساس ہے۔ جس طرح سے ہماری قومی حمیت اور غیرت کا سوال ہے تو میں توقع رکھتا ہوں کہ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اپنا دورہ جو ہے، نجی دورہ بھی اگر ہے، منسوخ کر کے، خواہ تین دن کے لئے یہاں وطن واپس آئیں، آرمی چیف اور باقی تمام قومی قائدین سر جوڑ کر بیٹھیں۔ یہ تماشا بنا ہوا ہے اور امریکہ نے ہمیں کھیت، کھلیان اور کھلواڑ سمجھا ہوا ہے اور کیا ہم امریکہ کی کالونی ہیں کہ جب چاہے جہاں چاہئے ڈرون حملے کرے؟ ہمارے وزیر اعظم کو احساس ہونا چاہئے کسی اور کو احساس ہو نہ ہو، کوئی قومی حکمت عملی سامنے آئے اور کوئی تو اسے جواب دینے کی بات کرے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ:

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

وہ بالکل بجا کہ ہم Economically اور معاشی طور پر کمزور ہیں لیکن اگر امریکہ کا ہاتھ نہ روکا گیا، اگر اس پر احتجاج نہ کیا گیا، ہماری اسمبلیوں کے اندر سے یہ آواز نہ اٹھی، ہمارے منتخب نمائندے اس کے اوپر بات نہیں کریں گے، منتخب جمہوری حکومت، منتخب جمہوری وزیر اعظم، منتخب وزرائے اعلیٰ اگر بات نہیں کریں گے تو کون کرے گا؟ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی حساس اور اہم معاملہ ہے اس پر اگر میاں محمد نواز شریف تین دن کے لئے بھی آتے ہیں تو اپنا دورہ منسوخ کر کے انہیں وطن واپس آنا چاہئے، اس مسئلہ پر پوری قوم کو اعتماد میں لینا چاہئے، آرمی چیف کو اعتماد میں لینا چاہئے اور مشترکہ طور پر یہ ہو کہ بھلے ہمارے آپس کے جتنے بھی اختلافات ہیں لیکن اپنی آزادی و خود مختاری کے اوپر کسی کو کسی قسم کا کوئی compromise، کوئی دباؤ، کوئی دھونس اور دھاندلی نہیں کرنے دیں گے۔ اب امریکہ کا وقت آ گیا ہے، اگر جمہوری حکومتوں کے اندر ہم نام کے تو 20 کروڑ عوام کے منتخب نمائندے ہیں، جمہوریت کام کر رہی ہے اور جمہوریت میں باقی سب کچھ ہو رہا ہے، بھئی! ہماری آزادی لٹ رہی ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ہم بات بھی نہیں کر سکتے اور مذمت بھی نہیں کر سکتے اور قومی cause کے لئے اکٹھے بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وزیر اعظم صاحب نجی دورے پر بھی ہیں تو پھر بھی میری گزارش

ہے کہ میری اس قرارداد کو جسے میں نے انتہائی نرم الفاظ کے اندر دیا ہے تو من وعن اسی طرح منظور کیا جائے۔ اگر دورے پر اعتراض ہے تو اس کی جگہ نجی دورہ منسوخ کر کے لکھ لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے جس طرح کہا ہے تو اسے یوں کر لیتے ہیں ناں۔ دورے کا لفظ کاٹ کر

"تمام قومی راہنماؤں کو اعتماد میں لے کر"

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں۔ میری بات سنیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جن خیالات کا اظہار قائد حزب اختلاف نے کیا ہے تو بالکل اس سے تو کوئی انکار نہیں ہو سکتا۔ میں بالکل یہ سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کی حساسیت اور اس کی قومی اہمیت کے بارے میں اس ایوان میں بیٹھے ہر معزز ممبر کی یہ خواہش ہے کہ تمام قومی راہنما مل کر، سر جوڑ کر، بیٹھیں اور اپنی آزادی و خود مختاری کے لئے بڑے consensus کے ساتھ بڑا جرأت مندانہ مؤقف اختیار کریں۔ معاملہ یہ ہے کہ پوری قوم اعتماد میں آ سکتی ہے اور اسے اعتماد میں لیا جا سکتا ہے لیکن جھگڑا صرف ایک فرد کا ہی ہے بہر حال وزیر اعظم آ کر کوشش کریں گے کہ اسے بھی اعتماد میں لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنی آزادی اور خود مختاری کی خاطر جس طرح سے شیخ علاؤالدین صاحب نے بات کی ہے یعنی یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ بھارتی لیڈر شپ اور ایرانی لیڈر شپ کل کس قسم کے معاہدوں کے اوپر دستخط کر رہی ہے۔ امریکہ نے اس حملہ سے متعلق ہمارے بارے میں جو مؤقف اختیار کیا ہے وہ کیا ہے اور ہم کس کام میں پڑے ہوئے ہیں۔ دو اڑھائی سال ہم نے دھاندلی دھاندلی کرتے ہوئے گزار دیئے ہیں اور اب ہم "پاناما لیکس" لے کر بیٹھے ہیں۔ پوری قوم اس بات کو سمجھتی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ ہم ان فضول باتوں میں گھسے ہوئے ہیں اور جس طرح سے قومی وقت ضائع کیا جا رہا ہے، جس طرح سے قوم کی سمت کو "ڈی ریل" کیا جا رہا ہے، وہ قوتیں جو دانستہ طور پر یا غیر دانستہ طور پر قومی یکجہتی کے عمل کو سبوتاژ کر رہی ہیں اور بالکل اس بات کی ضرورت ہے کہ ساری قومی قیادت سر جوڑ کر بیٹھے اور تمام قومی قیادت کسی بات پر متفق ہو۔ صرف ایک آدمی کا خطرہ ہے کہ وہ کسی بات کے اوپر متفق ہونے والا نہیں ہے لیکن بہر حال کوشش کریں کہ اسے بھی متفق کیا جائے اس لئے میں اپوزیشن لیڈر سے متفق ہوں لیکن جونہی وزیر اعظم اپنے طبی ملاحظے کے بعد واپس آتے ہیں تو یہ کام بالکل کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! آزاد کشمیر میں جو دنیا بھر کی فضولیات تھیں وہ تو انہوں نے کل وہاں پر ادا کی ہیں اور صرف اس معاملے پر انہیں کوئی بات کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اور باقی تو سارا کچھ انہوں نے کیا ہے۔ یہ کل ادھر فیصل چوک میں تشریف لے گئے تھے اور لیڈر آف دی اپوزیشن بھی ساتھ تھے۔ وہاں پر جو یہ گفتگو فرماتے رہے تو انہیں یہ یاد نہیں تھا کہ یہ بھی کوئی معاملہ پاکستان کے ساتھ ہوا ہے یعنی اپنے عمل کو دیکھیں اور جس طرح سے وزیراعظم پاکستان نے کہا ہے کہ اپنے گریبان میں بھی جھانک کر دیکھیں۔ بہر حال ہم بالکل اس بات کے لئے تیار ہیں اور میں نے جس لفظ کے اوپر اعتراض کیا ہے تو اگر لیڈر آف دی اپوزیشن اسے دور کر دیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ قرارداد پاس ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! پرسوں تو ویسے ہی وزیراعظم تشریف لا رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! غیر ضروری باتیں جن کا اس issue سے کوئی تعلق نہیں تھا جو کی ہیں تو میں رانا صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ:

میں کھٹکتا ہوں دل یزداں میں کانٹے کی طرح

اور تو فقط اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

جناب سپیکر! یہ قومی sovereignty کا مسئلہ ہے اور انہیں زمینداروں کے آلو اور ٹماٹر نہیں بھول رہے جو کل انہوں نے وہاں پر پھینکے ہیں جو کہ قابل شرم بات ہے۔ یہ آپ کے چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں۔ رانا صاحب کو زمینداروں کے احتجاج کی وجہ سے رات کو نیند ہی نہیں آئی اور یہ صبح اٹھ کر اس ہاؤس میں تیسری دفعہ ذکر کر چکے ہیں کہ بڑی بے ہودہ بات ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں قرارداد کے حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ "دورہ فی الفور منسوخ کرنے کی بجائے "اگر یہ انہیں قبول ہے تو "اپنی مصروفیات کو ترک کر کے" کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! ایک منٹ آپ تشریف رکھیں اور میری بات سنیں۔ میاں محمود الرشید صاحب! بات یہ ہے کہ دورہ برطانیہ والا لفظ کاٹ کر باقی ہم سارا کر لیتے ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس لفظ پر کیا اعتراض ہے وہ فی الفور دورہ منسوخ کیوں نہیں کرتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، پرسوں تو ویسے ہی وہ آ رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ دورہ برطانیہ کے لفظ پر اگر انہیں اعتراض ہے تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ:

"برطانیہ میں اپنی تمام مصروفیات منسوخ کر کے آئیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس پر میں باضابطہ طور پر ترمیم move کرتا ہوں۔ ٹھیک ہے میں اس پر ترمیم move کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! دیکھیں وہ اسے منظور کرنا چاہتے ہیں جس طرح کا یہ serious معاملہ ہے۔ اس میں دورہ برطانیہ والی بات خوامخواہ آپ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ پرسوں آ رہے ہیں تو باقی ہم as it is منظور کر لیتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! وہ برطانیہ میں ہیں بھی یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ ایک serious معاملہ discuss ہو رہا ہے اور آپ اسے مذاق میں لے رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وزیر اعظم مصروفیات ترک کر کے واپس آ جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کے لئے اس پر ثالثی کر لوں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جی، کریں لیکن میرا مؤقف ہے کہ اس قرارداد کا جو true spirit ہے اس میں کمی نہیں ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سنیں۔ میں اس میں ثالثی کا کردار ادا کرتا ہوں اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو۔

"یہ ایوان امریکہ کی طرف سے ڈرون حملے جاری رکھنے کے اعلان کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا ہے نیز وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ نازک اور حساس صورتحال کی وجہ سے تمام

قومی راہنماؤں کو اعتماد میں لے کر اپنی آزادی و خود مختاری کے بارے میں
جرأت مندانہ حکمت عملی کا اعلان کرے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس میں ترمیم move کر دیتا ہوں کیونکہ یہ انہوں نے out of turn پیش کی ہے تو میں اس میں اس طرح سے ترمیم move کر دیتا ہوں کہ

"یہ ایوان امریکہ کی طرف سے ڈرون حملے جاری رکھنے کے اعلان کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا ہے نیز وزیراعظم پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام قومی راہنماؤں کو اعتماد میں لے کر اپنی آزادی و خود مختاری کے بارے میں جرأت مندانہ حکمت عملی کا اعلان کرے۔"

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میرے خیال میں ٹھیک ہے۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر لندن کا ذکر کرنا اتنا ہی ناگوار ہے تو بار بار لندن جاتے کیوں ہیں کمال ہو گئی ہے یعنی لندن اور برطانیہ جہاں کے بغیر چین نہیں آتا ہر ہفتے بعد وہاں پہنچ جاتے ہیں اور اُس کا ذکر نہیں آنے دیتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ میاں صاحب کی طرف سے قرارداد پیش کی گئی تھی جس میں رانا صاحب نے تھوڑی سی ترمیم کی ہے:

"یہ ایوان امریکہ کی طرف سے ڈرون حملے جاری رکھنے کے اعلان کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا ہے نیز وزیراعظم پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام قومی راہنماؤں کو اعتماد میں لے کر اپنی آزادی و خود مختاری کے بارے میں جرأت مندانہ حکمت عملی کا اعلان کرے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان امریکہ کی طرف سے ڈرون حملے جاری رکھنے کے اعلان کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کرتا ہے نیز وزیراعظم پاکستان

سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام قومی راہنماؤں کو اعتماد میں لے کر اپنی آزادی و خود مختاری کے بارے میں جرأت مندانہ حکمت عملی کا اعلان کرے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد منظور ہوئی)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

زیرو آر

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 16/24 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے یہ move ہو چکا ہے اس زیرو آر نوٹس کا جواب آنا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن! ڈاکٹر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ! اس زیرو آر نوٹس کا جواب دیں۔ (شور و غل)

Order in the House, Order in the House

جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئیس روفن جولیس): جناب سپیکر! یہ زیرو آر کی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، زیرو آر ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

لاہور کے علاقہ سلطانکے میں گورنمنٹ سکول کے بچے زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئیس روفن جولیس): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں وضاحت پیش کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول سلطانکے کی بلڈنگ کو خطرناک قرار دے دیا گیا تھا اس کو گرانے کا عمل جاری ہے، گرانے کے عمل مکمل ہوتے ہی نئی بلڈنگ کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ مزید برآں گورنمنٹ بوائز ہائی سکول میں زیر تعلیم کل 666 بچوں کو گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سلطانکے کی بلڈنگ میں سیکنڈ شفٹ میں منتقل کر دیا گیا ہے اور اب گورنمنٹ بوائز ہائی سکول سلطانکے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سلطانکے کی بلڈنگ میں بطور سیکنڈ شفٹ چل رہا ہے

اس میں زیر تعلیم 666 طلباء کو فرنیچر مہیا کر دیا گیا ہے اور کوئی بھی طالب علم زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل نہیں کر رہا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آرنوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس زیرو آرنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب میں نے یہ زیرو آرنوٹس پڑھا تھا تو اس پر بات نہیں کی اس زیرو آرنوٹس کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اس زیرو آرنوٹس کا جواب آگیا ہے اس لئے ایسے نہیں ہو سکتا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال اُٹھانے کے بعد بلڈنگ ہی گرا دی گئی۔ یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اچھی بات ہے کہ آپ کے سوال سے بلڈنگ گرائی گئی ہے اب نئے سکول کا کام بھی شروع کروا دیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! نیا سکول بنے گا تو تب ہے، اگر نہ بنا تو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے point raise کیا ہے انہوں نے ہاؤس میں surety دی ہے۔ اگلا زیرو آرنوٹس جناب امجد علی جاوید کا ہے یہ مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ ہے یہ زیرو آرنوٹس move ہو چکا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں، اس زیرو آرنوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آرنوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے یہ زیرو آرنوٹس بھی move ہو چکا ہے محترمہ فائزہ احمد ملک یہ آپ نے پڑھ لیا تھا؟

لاہور کے متعدد ہسپتالوں کے ائر کنڈیشنز خراب ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جی، پڑھا تھا لیکن میں نے بات کسی پر بھی نہیں کی تھی مجھے صرف کہا گیا تھا کہ پڑھ لیں میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کوئی بات اس پر کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں یقیناً وہ اس زیرو آر نوٹس کا جواب دیں گے یہ بہت تشویش کی بات اس لئے ہے کہ جس دن میں نے یہ نوٹس submit کروایا تھا اُس دن کے بعد سے لے کر آج تک ہسپتالوں میں casualties کا ریکارڈ اضافہ ہوا ہے اور میو ہسپتال کے اندر پرسوں کی خبر کے مطابق جو مردہ خانہ ہے اُس کے اے سی بھی کام نہیں کر رہے اور وہاں پر جو میتیں پڑی ہوئی ہیں اُن میں بھی تعفن پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ میو ہسپتال کے وینٹی لیٹرز خراب ہیں اور وینٹی لیٹرز کے نہ ہونے کی وجہ سے بہت سارے بچے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہسپتالوں کی جو حالت ہمارے سامنے آرہی ہے اس کے اوپر نہ صرف اس ایوان کو بلکہ عوام کو تو ظاہر ہے تکلیف بھی ہے اور اُن میں تشویش بھی ہے لیکن ہمارے ایوان کے اندر بھی بہت سارے میرے ساتھی معزز ممبر ہیں اِس پر اُن کی طرف سے بھی سوال اُٹھ رہا ہے کہ ہماری ترجیحات کیا ہیں؟ حکومت کی ترجیحات میں صحت اور ایجوکیشن کس نمبر پر آتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شکریہ۔ میو ہسپتال سے متعلق جو تفصیلات ہیں اُس میں میو ہسپتال میں مریضوں کے لئے 700 سے زائد اے سی دن رات کام کر رہے ہیں۔ ان ائر کنڈیشنز کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے سالانہ کنٹریکٹ دیا جاتا ہے، کنٹریکٹ فروری میں دیا جاتا ہے اور یکم مارچ 2016 سے لے کر 28۔ فروری 2017 تک کا یہ کنٹریکٹ ہوگا کسی اے سی کی خرابی کی صورت میں چند گھنٹوں میں اس کو دوبارہ قابل استعمال بنا دیا جاتا ہے۔ سپیئر پارٹس مہیا کرنا بھی کنٹریکٹر کی ذمہ داری ہے ان تمام air-conditions کی حفاظت کی ذمہ دار ہمارے سکیورٹی عملہ کی ہے اور کسی بھی کوتاہی کی صورت میں عملہ کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے اور پرزے چوری ہونے کی صورت میں بذریعہ پولیس بھی کارروائی ہوتی ہے اور متعدد بار چوروں کو رنگے ہاتھوں پکڑ کر پولیس کے حوالے بھی کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اخبار کی خبر میں صداقت نہیں ہے۔ میو ہسپتال میں ائرکنڈیشن سسٹم فعال ہے، سروسز ہسپتال میں 40 ٹن، 30 ٹن، 27 ٹن، 10 ٹن اور 4 ٹن کے کل 330 ائرکنڈیشنز نصب ہیں 291 ائرکنڈیشنز کا maintenance اور repair کا ٹھیکہ Messrs Cool Breezer Ltd Company کو مورخہ 9۔ مئی 2016 کو دیا گیا ہے اور 39 ائرکنڈیشنز کا repair اور maintenance کا کنٹریکٹ Messrs Modern Refrigerator Services کو بھی دیا جا چکا ہے۔ جناح ہسپتال لاہور کے وارڈز میں ائرکنڈیشنڈز کی سہولت موجود ہے اور تمام آپریشن تھیٹرز، ایمرجنسی، انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں AC نصب ہیں جن کی تعداد 600 سے زائد ہے چونکہ جناح ہسپتال لاہور میں زیادہ تر ائرکنڈیشنڈ سپلٹ ٹائپ، کیبنٹ ٹائپ اور ونڈو ٹائپ ہیں اور شدید گرمی میں 24 گھنٹے کام کرتے ہیں لہٰذا ان میں سے کچھ کبھی خراب بھی ہو جاتے ہیں اور یہ قدرتی امر ہے لہٰذا ہسپتال میں موجود اے سی ٹیکنیشن اور پرائیویٹ کمپنی کے ملازمین ان ائرکنڈشنڈز کو فوری ٹھیک کرتے ہیں۔ گرمیوں کے آغاز میں ان ائرکنڈیشنڈز کی maintenance کا معاہدہ پرائیویٹ کمپنی سے کیا جاتا ہے جو ائرکنڈیشنڈ کو function رکھنے کی پابند ہوتی ہے۔ اس سال بھی پرائیویٹ کمپنی سے معاہدہ کر لیا گیا ہے۔ ہسپتال انتظامیہ نے ائرکنڈیشنڈ کے تمام پرزہ جات بھی خرید کر کے سٹور میں رکھے ہوئے ہیں تاکہ ضرورت پڑنے پر ان AC کو فوری طور پر مرمت کیا جاسکے۔ ہسپتال انتظامیہ مریضوں کی بہترین طبی سہولیات کو یقینی بنانے کے لئے اپنے ہر ممکن وسائل پر پوری کوشش کرتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے تمام ڈیپارٹمنٹس کے AC کی تفصیل مانگی تھی۔ آرتھوپیڈک میں 9 ائرکنڈیشنڈ ہیں اور تمام functional ہیں۔ بچہ وارڈ میں 16 ہیں اور تمام functional ہیں۔ بچہ ایمرجنسی وارڈ میں تین میں سے دو ائرکنڈیشن فنکشنل ہیں۔ سرجیکل آئی سی یو میں تین میں سے ایک فنکشنل ہے۔ مزید برآں عرض ہے کہ مروجہ ذیل بلڈنگ میں سینٹرل ائرکنڈیشن سسٹم فنکشنل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آورنوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 33/16 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ یہ زیرو آر نوٹس move ہو چکا ہے اس زیرو آر کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن!

پرائیویٹ سکولوں کا موسم گرما کی چھٹیوں میں طالبعلموں سے فیس کے ساتھ اے سی چارجز بھی وصول کرنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس روفن جولیس): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ Punjab Educational Institutions Promotion and Regulations Bill 2015 کی صورت میں حکومت پنجاب نے پرائیویٹ سکولوں کے معاملات بشمول فیس کے لئے ایک مربوط نظام بنایا ہے۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن نے تمام پرائیویٹ انتظامیہ / مالکان کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ گرمیوں کی چھٹیوں میں والدین سے تین ماہ کی اکٹھی فیس وصول نہیں کریں گے اور مجوزہ بل کے تحت فیسوں کو ایک مقررہ حد تک رکھیں گے۔ایسے پرائیویٹ تعلیمی ادارے جہاں ائیر کنڈیشنڈ کی سہولت دی گئی ہے اگر وہ بچوں سے اس کے چارجز فیس کے ساتھ وصول کریں گے تو نشاندہی پر محکمہ اس سلسلے میں ضروری کارروائی کرے گا۔ جہاں تک پرائیویٹ سکولوں کے اساتذہ کو موسم گرما کی چھٹیوں میں ملازمت سے فارغ کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں مزید گزارش ہے کہ فی الحال ایسی بات محکمے کے نوٹس میں نہ آئی ہے اگر اس حوالے سے محکمے کو کسی پرائیویٹ سکول کے خلاف کوئی شکایت ملی تو اس ضمن میں ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آور نوٹس کا جواب آگیا ہے اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 34/16 میاں طاہر کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا زیرو آور نوٹس نمبر 35/16 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زیرو آور نوٹس نمبر 34/16 کو pending کیا جاتا ہے اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 35/16 ہے۔

انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی اور چلڈرن ہسپتال فیصل آباد میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز اور دیگر سہولیات کی کمی کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

میاں طاہر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ

آف کارڈیالوجی اور چلڈرن ہسپتال فیصل آباد میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز اور دیگر ناکافی سہولیات کی وجہ سے مریضوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سہولیات کے ناکافی ہونے کی وجہ سے دوپہر کے بعد چلڈرن ہسپتال بند ہو جاتا ہے لہٰذا مجھے اس پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب نماز پڑھنے کے لئے گئے ہیں اس زیرو آر کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 36/16 ملک محمد احمد خان کا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب تو پھر نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پڑھ دیں۔

قصور کے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز و دیگر سہولیات ناکافی ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ قصور کے DHQ,THQ, RHCs اور BHUs میں ڈاکٹرز اور دیگر خالی اسامیوں کی وجہ سے مریض پریشان ہیں۔ اس ضلع میں 60 سے 70 فیصد BHUs ڈاکٹرز، ادویات اور دیگر ناکافی سہولیات کی وجہ سے بند پڑے ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کو بھی کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے یہ زیرو آر نوٹس move ہو چکا ہے اس زیرو آر نوٹس کا جواب آنا تھا۔ انہوں نے request کی ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے چونکہ زیرو آر کا وقت ختم ہو چکا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

قواعد کی معطلی کی ایک تحریک آئی ہے۔ وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان اورنج لائن ٹرین کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں وہ تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اورنج لائن ٹرین کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اورنج لائن ٹرین کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے اورنج لائن ٹرین کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

صوبائی دارالحکومت لاہور میں زیر تکمیل اورنج لائن ٹرین منصوبے پر ایوان کا مسرت و اطمینان کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان صوبائی دارالحکومت میں اورنج لائن میٹرو ٹرین کے زیر تکمیل منصوبے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس امر پر مسرت اور اطمینان کا اظہار کرتا ہے کہ قومی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ کی طرف سے منظور شدہ ٹرانسپورٹ کے اس پراجیکٹ کے ذریعے صوبے کے طالب علموں، استادوں،

محنت کشوں، وکیلوں، ڈاکٹروں، سرکاری ملازموں الغرض ایک عام آدمی کو ٹرانسپورٹ کی سستی، آرام دہ، محفوظ اور جدید ترین سہولت میسر آ سکے گی۔ اس منصوبے سے ابتداء میں اڑھائی لاکھ اور بعد ازاں پانچ لاکھ افراد روزانہ سفر کریں گے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ یہ منصوبہ صوبائی دارالحکومت میں نہ صرف ٹریفک کی سنگینی کے مسائل کو حل کرنے میں مددگار ہوگا بلکہ اس سے ماحولیاتی آلودگی میں بھی کمی آئے گی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اورنج لائن میٹرو ٹرین منصوبے کے لئے سرمایہ کاری پر عظیم دوست ملک عوامی جمہوریہ چین کی حکومت اور اس کے عوام کا تہہ دل سے شکر گزار ہے اور اس ضمن میں 33۔ارب روپے کی خطیر رقم پر مبنی پہلی قسط کی فراہمی پر ان کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان کے نزدیک یہ امر خوش آئند ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دو ملکوں کی حکومتوں کے درمیان ہونے والے کسی معاہدے پر مبنی منصوبے کے لئے ٹینڈرنگ کا عمل بروئے کار لایا گیا ہے۔

یہ ایوان اس ٹینڈرنگ کے نتیجے میں اورنج لائن ٹرین منصوبے میں 78.50۔ ارب روپے کی خطیر بچت کو تحسین کی نظر سے دیکھتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امر کا خواہاں ہے کہ صوبائی حکومت اور اس کے ادارے اس پراجیکٹ کی بروقت تکمیل کے لئے تمام ضروری، قانونی، مالیاتی اور انتظامی اقدامات بروئے کار لائیں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ اورنج لائن میٹرو ٹرین پراجیکٹ 2017 کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان صوبائی دارالحکومت میں اورنج لائن میٹرو ٹرین کے زیر تکمیل منصوبے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس امر پر مسرت اور اطمینان کا اظہار کرتا ہے کہ قومی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ کی طرف سے منظور شدہ ٹرانسپورٹ کے اس پراجیکٹ کے ذریعے صوبے کے طالب علموں، استادوں،

محنت کشوں، وکیلوں، ڈاکٹروں، سرکاری ملازموں الغرض ایک عام آدمی کو ٹرانسپورٹ کی سستی، آرام دہ، محفوظ اور جدید ترین سہولت میسر آسکے گی۔ اس منصوبے سے ابتداء میں اڑھائی لاکھ اور بعد ازاں پانچ لاکھ افراد روزانہ سفر کریں گے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ یہ منصوبہ صوبائی دارالحکومت میں نہ صرف ٹریفک کی سنگینی کے مسائل کو حل کرنے میں مددگار ہوگا بلکہ اس سے ماحولیاتی آلودگی میں بھی کمی آئے گی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اورنج لائن میٹرو ٹرین منصوبے کے لئے سرمایہ کاری پر عظیم دوست ملک عوامی جمہوریہ چین کی حکومت اور اس کے عوام کا تہہ دل سے شکر گزار ہے اور اس ضمن میں 33۔ارب روپے کی خطیر رقم پر مبنی پہلی قسط کی فراہمی پر ان کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان کے نزدیک یہ امر خوش آئند ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دو ملکوں کی حکومتوں کے درمیان ہونے والے کسی معاہدے پر مبنی منصوبے کے لئے ٹینڈرنگ کا عمل بروئے کار لایا گیا ہے۔

یہ ایوان اس ٹینڈرنگ کے نتیجے میں اورنج لائن ٹرین منصوبے میں 78.50۔ارب روپے کی خطیر بچت کو تحسین کی نظر سے دیکھتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امر کا خواہاں ہے کہ صوبائی حکومت اور اس کے ادارے اس پراجیکٹ کی بروقت تکمیل کے لئے تمام ضروری، قانونی، مالیاتی اور انتظامی اقدامات بروئے کار لائیں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ اورنج لائن میٹرو ٹرین پراجیکٹ 2017 کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ تحریک کے وقت کہا تھا لیکن آپ نے قرارداد کے وقت تو نہیں کہا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر oppose کیا ہے تو میں اس پر اپنی بات کر لیتا ہوں اور بعد میں یہ جو فرمانا چاہیں فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! پہلے وہ بات کرلیں اوراس کے بعد آپ جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ تمام قواعد و ضوابط کو ایک side پر رکھ کر اتنا بڑا پراجیکٹ جب شروع کر دیا گیا تو آج اچانک ایسے کیا قیامت آ گئی تھی کہ اپوزیشن کی غیر موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آؤٹ آف ٹرن یہ قرارداد لائی جا رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ موجود ہیں، اپوزیشن بھی موجود ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! بڑی حیرت ہے کہ ایک پراجیکٹ کے لئے تمام صوبے کے rules کو bypass کر کے صوبے کے تمام ڈویلپمنٹ فنڈز اور جنوبی پنجاب کے جو ڈویلپمنٹ کے فنڈز ہیں وہ تمام کے تمام اس ٹرین کے اندر جھونک کر آج آؤٹ آف ٹرن یہ قرارداد لانے کی کیا ایسی ضرورت پیش آ گئی ہے۔ جب آپ کے اختیار میں ہے کہ آپ سیاہ کریں یا سفید اور آپ نے کسی کا خیال نہیں کرنا، آپ کی اپنی priority اورنج لائن ٹرین، میٹرو ٹرین، جنگلا بس ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں کہ۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری بات تو مکمل ہونے دیں۔ آپ تقریریں کریں، حکومتی وزراء کا اختیار ہے کہ جتنی مرضی تقریر کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ایجوکیشن کا فنڈ، ہیلتھ کا فنڈ اور تمام ڈویلپمنٹ سکیموں کا فنڈ لا کر اس پراجیکٹ کے اندر لگا دیا گیا اور یہ حکومت کی ترجیحات ہیں۔ صوبے کے انیس محکموں کے ڈویلپمنٹ فنڈز اس پراجیکٹ کی نذر کئے گئے ہیں تو جہاں پر جو فلاح عامہ کی بات کی جا رہی ہے کہ اتنے لوگ اس میں سفر کریں گے۔ ان کو پہلے جو بنیادی سہولتیں ہیں وہ دے دیں، جو یہاں سیاہ اور سفید بولا جاتا ہے ہماری خاموشی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ ابھی جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ہیلتھ میں یہ کچھ ہو رہا ہے اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ یہ کر رہا ہے یعنی ہمارے پوائنٹ آؤٹ کرنے پر۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No, interruption.

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جو مرضی کوئی کچھ کہتا رہے مجھے بات کرنی ہے اور میں یہاں پر بات کر کے جاؤں گی جتنا مرضی شور کر لیں اور ان کو میری بات سننی بھی پڑے گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اورنج لائن ٹرین ان کا کوئی ایسا کارنامہ نہیں ہے کہ جس پر یہ کہیں، انہوں نے آٹھ سال کے اندر اس صوبے کو برباد کر دیا ہے۔ یہ صوبہ بربادی کی طرف چلا گیا ہے۔ آٹھ سال کے اندر انہوں نے صوبے کو پراونشل فنانس کمیشن نہیں دیا اور یہ صرف اس لئے نہیں دیا کہ اگر ہم پراونشل فنانس کمیشن کا اعلان کریں گے تو ہمیں اس صوبے کے 36 اضلاع۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جو بات کی ہے بار بار وہ اسی بات کو دہرا رہی ہیں تو میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ایک تو انہوں نے بھی بات کی ہے اور اس سے پہلے بھی اپوزیشن کے متعدد ممبران اس بات کو مسلسل اور تسلسل کے ساتھ دہراتے ہیں کہ ساری ڈویلپمنٹ سکیمیں اور جنوبی پنجاب کی ہر چیز اس میں خرچ کر دی گئی ہے۔ اس منصوبہ میں مکمل سرکایہ کاری ہمارے دوست ملک چین کی ہے اور اس میں کسی ڈویلپمنٹ سکیم کا پیسا خرچ نہیں کیا جا رہا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ یہ دیکھیں کہ تقریباً کوئی 147۔ ارب روپے کا منصوبہ جو مکمل ہو گا اس میں سے یعنی half off تقریباً کوئی 75۔ ارب روپے کا سول ورک ہے اور اس سول ورک کی tendering کر کے پاکستان کی کنسٹرکشن کمپنیوں کو دیا گیا ہے۔ اس پر جو بھی مزدور ہو گا، راج ہو گا، سیمنٹ، اینٹ یعنی جب کسی بلڈنگ یا کسی پراجیکٹ کی construction ہو رہی ہوتی ہے تو اس میں کم از کم سولہ ایسے شعبہ ہائے زندگی ہوتے ہیں جن میں وہ رقم تقسیم ہو رہی ہوتی ہے۔ مزدور کو پیسے جا رہے ہوتے ہیں، راج کو پیسے جا رہے ہوتے ہیں اور different material پر چھوٹی انڈسٹری جو کاٹیج انڈسٹریز ہیں وہ چل رہی ہوتی ہیں۔ یعنی تقریباً اس کا half of portion جو سول ورک کا ہے یہ سارے کا سارا پیسا اسی ملک کے مزدوروں اور کاٹیج انڈسٹری میں تقسیم ہو گا۔ باقی چیزیں جیسے ٹرین اور دوسری چیزیں چائنا سے تیار ہو کر یہاں پر fix ہوں گی۔ انٹرنیشنل فرموں نے باقاعدہ اس پراجیکٹ کا ڈیٹا collect کیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ دیکھیں باقی چیزوں پر دھیان نہیں گیا، بھائی! یہ اورنج لائن ٹرین کا جو منصوبہ ہے کیا یہ اب سے ہوا ہے۔ بلکہ 91-1990 میں لاہور کی ٹریفک study ہوئی ہے، پھر 1997 میں لاہور کی ٹریفک study ہوئی ہے۔ میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین کے روٹس کے بارے میں اس وقت یہ کہا گیا تھا کہ اگلے دس سال میں یہ میٹرو ٹرین یا میٹرو بس ضروری ہے۔ ورنہ یہ شہر چوک ہو جائے گا اور یہاں پر ٹریفک کے مسائل ناقابل برداشت ہو جائیں گے۔ اب یہاں پر جب وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے میٹرو بس کا منصوبہ بنایا تو ترقی سے جیلس لوگوں نے کہا کہ یہ تو جنگلا بس ہے، اس کی ضرورت نہیں تھی اور جب موٹروے بنی تھی تو یہ اس وقت بھی کہتے تھے کہ اس کی ضرورت نہیں ہے یہ تو عیاشی ہو رہی ہے۔ اگر آج موٹروے نہ بنی ہوتی تو آج جس طرح لوگ صبح جاتے ہیں اور شام کو اسلام آباد سے واپس آ جاتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ اگر جی ٹی روڈ پر ساری ٹریفک کو جانا پڑتا تو شاید کسی کے پیدل چلنے کے لئے جگہ نہ ہوتی لیکن آج ساری دنیا اس پر سفر کر رہی ہے۔ آج ان لوگوں کو یاد نہیں ہے کہ اس وقت یہ کیا کہتے تھے؟ یہ کہتے تھے کہ عیاشی ہے اور اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آج اگر میٹرو بس یا میٹرو ٹرین کراچی میں بنے یا جب کراچی میں وزیراعظم نے افتتاح کیا ہے تو کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ جنگلا بس بننے جا رہی ہے۔ سب نے کہا کہ یہ کراچی کی ضرورت ہے بلکہ پورے کراچی نے اس پر اظہار تشکر کیا۔ اگر یہ منصوبے نہیں بنیں گے تو پھر جو آج کراچی کا حال ہے، جو وہاں پر اس وقت ماتم ہو رہا ہے سڑکوں کے حوالے سے، ٹریفک کے حوالے سے وہی ماتم پھر یہاں لاہور میں بھی ہوگا۔ یہ ایک صوبائی دارالحکومت ہے، یہ کہنا کہ صرف لاہور کے لوگوں کے لئے ہے، آپ کسی gazetted holiday پر دیکھیں تو آپ کو ایسے لگتا ہے کہ جیسے لاہور کی سڑکیں اتنی وسیع ہیں، لاہور میں آپ کو ٹریفک نظر نہیں آتی، مارکیٹس میں لوگ نظر نہیں آتے، لاہور وہ صوبائی دارالحکومت ہے کہ ایک محتاط اندازے کے مطابق 10 سے 15 لاکھ لوگ روزانہ لاہور میں آتے ہیں اور وہ جاتے ہیں یعنی یہ پورے صوبے کا شہر ہے بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ پورے پاکستان کا شہر ہے تو یہ بات غلط نہیں ہوگی۔ اس منصوبے کی جو اس وقت study ہے اس کے مطابق ابتدائی طور پر اڑھائی لاکھ اور اس کے بعد پانچ لاکھ افراد روزانہ سفر کریں گے۔ یعنی یہ کون لوگ ہوں گے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہمیں بھی اس پر بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ No interruption.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وہ لوگ مرسیڈیز والے تو نہیں ہوں گے، وہ مزدور ہوں گے، وہ کوئی کلرک ہوگا، وہ کوئی ڈاکٹر ہوگا، کوئی نرس ہوگی، کوئی کسی دفتر میں کام کرنے والا آدمی ہوگا۔ اس طرح ایک مہینے میں کوئی ڈیڑھ کروڑ آدمی اس منصوبے سے اس سرمایہ کاری سے استفادہ کریں گے۔ یہ منصوبہ 147۔ ارب روپے یعنی ڈیڑھ سو ارب روپے کی لاگت سے مکمل ہوگا اور اگلے پانچ سال میں یہ 450۔ ارب روپے کا اس ملک کا assets ہوگا۔ ان لوگوں کو اس چیز کی سمجھ نہیں ہے کہ یہ کتنا بڑا منصوبہ ہے اور یہ کس قدر اس صوبے، اس شہر کے مفاد میں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اب اس کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ہے، 33۔ ارب روپے کی جو پہلی installment ہے یہ اس وقت پنجاب حکومت کے اکاؤنٹ میں چائنا کی طرف سے موصول ہو چکی ہے اس لئے اس کی ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ ہم اور یہ معزز ایوان اس سرمایہ کاری پر اپنے عظیم دوست ملک عوامی جمہوریہ چین کی حکومت اور ان کے عوام کی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر بعض لوگوں نے یہ پراپیگنڈا شروع کیا ہوا ہے کہ اس میں شفافیت نہیں ہے، میرٹ نہیں ہے یہ ہو گیا وہ ہو گیا۔ ہم اس اورنج لائن ٹرین منصوبے کا جو whole process ہے، ابتدا سے لے کر آخر تک ٹینڈرنگ یعنی ہر چیز اور اسی طرح سے جو سیف سٹی کا پراجیکٹ ہے ان دونوں پراجیکٹس کے documents ہیں، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم خود اس پراجیکٹ کی پوری documentation کو NAB کو بھی پیش کرنے جا رہے ہیں اور اس کے بعد Transparency International کو بھی پیش کرنے جا رہے ہیں۔ ہمارا یہ سارا process ہے جس کو opt کیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ خود اس میں دیکھیں، بجائے اس کے کہ کوئی اور NAB سے کہے کہ آپ اس کو دیکھیں کہ کیا ہوا ہے یا کوئی Transparency International کو کہے کہ آپ اس کو دیکھیں۔ ہم خود، پنجاب حکومت ان دونوں منصوبوں کی یعنی سیف سٹی ٹرین پراجیکٹ کی اور اورنج لائن ٹرین پراجیکٹ کی تمام documentation، تمام ٹینڈرنگ اور تمام process جو ہے اس کو ان اداروں کو پیش کرنے جا رہی ہے اور ان کو request کرنے جا رہی ہے کہ جناب آپ اس پورے process کو دیکھیں اور اس کی شفافیت کے متعلق، اس کی جو transparency ہے اس کو دیکھے۔ اس سارے process کو جس طرح سے undertake کیا گیا ہے، اس کے اوپر اپنی رائے دیں۔ اس میں ساری چیزوں کو دیکھیں بلکہ کچھ لوگوں نے ہمارا جو قومی اثاثہ ہے، ہماری جو Heritage buildings ہیں،

اس کے متعلق انہوں نے لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ دائر کی ہوئی ہے، اس کے متعلق کیس عدالت میں زیر سماعت ہے، ہماری تو عدالت سے بھی یہ request ہے کہ وہ اس منصوبے کے اس پہلو کو جو قومی ورثے کا پہلو ہے اس کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ اس میں transparency کا جو پہلو ہے اس کو بھی وہ دیکھے اور اس کو دیکھ کر پوری قوم کو بتائے کیونکہ ہم نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں اس پورے process کو انتہائی دیانتداری اور شفافیت کے ساتھ مکمل کیا گیا ہے۔ میں آپ سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ اس قرارداد کی ووٹنگ یا پاس ہونے کے بعد آپ یہاں پر معزز ممبران اپوزیشن سے ہوں یا حکومت سے وہ اس پر اظہار خیال کرنا چاہیں تو آپ ان کو بھی موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان صوبائی دارالحکومت میں اورنج لائن میٹرو ٹرین کے زیر تکمیل منصوبے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس امر پر مسرت اور اطمینان کا اظہار کرتا ہے کہ قومی اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ کی طرف سے منظور شدہ ٹرانسپورٹ کے اس پراجیکٹ کے ذریعے صوبے کے طالب علموں، استادوں، محنت کشوں، وکیلوں، ڈاکٹروں، سرکاری ملازموں الغرض ایک عام آدمی کو ٹرانسپورٹ کی سستی، آرام دہ، محفوظ اور جدید ترین سہولت میسر آسکے گی۔ اس منصوبے سے ابتدا میں اڑھائی لاکھ اور بعد ازاں پانچ لاکھ افراد روزانہ سفر کریں گے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ یہ منصوبہ صوبائی دارالحکومت میں نہ صرف ٹریفک کی سنگینی کے مسائل کو حل کرنے میں مددگار ہوگا بلکہ اس سے ماحولیاتی آلودگی میں بھی کمی آئے گی۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اورنج لائن میٹرو ٹرین منصوبے کے لئے سرمایہ کاری پر عظیم دوست ملک عوامی جمہوریہ چین کی حکومت اور اس کے عوام کا تہہ دل سے شکر گزار ہے اور اس ضمن میں 33۔ارب روپے کی خطیر رقم پر مبنی پہلی قسط کی فراہمی پر ان کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان کے نزدیک یہ امر خوش آئند ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دو ملکوں کی حکومتوں کے درمیان ہونے والے کسی معاہدے پر مبنی منصوبے کے لئے

ٹینڈرنگ کا عمل بروئے کار لایا گیا ہے۔ یہ ایوان اس ٹینڈرنگ کے نتیجے میں اورنج لائن ٹرین منصوبے میں 78.50۔ارب روپے کی خطیر بچت کو تحسین کی نظر سے دیکھتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امر کا خواہاں ہے کہ صوبائی حکومت اور اس کے ادارے اس پراجیکٹ کی بروقت تکمیل کے لئے تمام ضروری، قانونی، مالیاتی اور انتظامی اقدامات بروئے کار لائیں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ اورنج لائن ٹرین پراجیکٹ 2017 کے اختتام تک مکمل ہو جائے گا۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ عددی اکثریت کا فائدہ اٹھا کر "ہاں" کرنے سے کوئی بڑا کارنامہ نہیں ہے، اس میں کوئی خوش ہونے والی بات نہیں ہے ہم اورنج لائن ٹرین کے خلاف ہیں، جنگلا بس کے خلاف ہیں اور نہ ہی کسی بھی means of transport کے خلاف ہیں۔ اصل issue یہ ہے کہ آپ کی priority کیا ہے، جب آپ 27 کلو میٹر via کے لئے جا رہے ہوتے ہیں، آپ اس پر 150۔ارب روپے خرچ کر رہے ہیں۔ ہسپتالوں میں تو ventilators نہیں ہیں، ہسپتالوں میں Beds نہیں ہیں، آپ کا ائیرکنڈیشننگ سسٹم بھی worse حالات میں ہے لیکن وہ آپ کی priority میں نہیں ہیں۔ ایجوکیشن اور پینے کا صاف پانی آپ کی priority میں نہیں ہے، ہمیں صرف اس بات کی تکلیف ہے۔ ہمیں اورنج لائن ٹرین پر تکلیف ہے نہ ہی جنگلا بس کی تکلیف ہے، آپ ایسے دس اور منصوبے بنائیں، اللہ تعالیٰ ہمارے پاکستان کو اتنا کامیاب کرے کہ ہوائی جہاز کے بھی اڈے ہوں لیکن پہلے آپ قوم کو basic سہولتیں تو دیں، جب آپ basic سہولتیں دینے سے بھی قاصر ہیں۔ ایک عام آدمی کی زندگی محفوظ نہیں ہے، میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا سارے پنجاب کے بچے سکولوں میں داخل ہو گئے ہیں، کیا وہ سکولوں کی ساری بلڈنگیں جو خطرناک قرار دی گئی تھیں وہ ٹھیک ہو گئی ہیں۔ کیا ان کو ساری missing facilities مل گئی ہیں، کیا سارے اساتذہ پورے ہو گئے ہیں، کیا ہسپتالوں میں بغیر ventilator کے اب کوئی نہیں مرتا، کیا غریب لوگوں کو ادویات مل رہی ہیں؟ اس ملک میں، اس صوبے میں بلکہ لاہور میں لوگوں کو صاف پانی تک نہیں مل رہا۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ سب کچھ صحیح ہو گیا ہے کہ ہم 27 کلو میٹر via کی ٹرین سے لاہور کی تاریخی شکل ہی بدل جائے گی، درجہ حرارت پانچ سے لے کر دس سینٹی گریڈ تک اوپر

جائے گا، ماحول خراب ہو گا، لاہور کی جو ایک تاریخی حیثیت تھی وہ تاریخ بھی مسخ ہو جائے گی۔ بات یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کی مجھے جس دن وزیر قانون یہ یقین دہانی کروادیں گے کہ یہاں پر باقی سب کچھ اچھا ہو جائے گا، سارے بچے سکول میں داخل ہو گئے ہیں، سب مریضوں کو دوائیاں بھی مل رہی ہیں، کوئی بیمار نہیں ہے، سب خوشحال ہیں، سب کو پینے کا صاف پانی میسر ہے تو پھر آپ ایسی دس اور ٹرینیں بنائیں تو ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید زعیم قادری!

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ میری بہن نے بڑی مدلل تقریر فرمائی تھی لیکن وہ ہمارے concept کو ہی نہیں سمجھ پائیں۔ جس طرح سے رانا ثناء اللہ خان نے فرمایا کہ ان کو علم نہیں ہے کہ دنیا کے مہذب معاشروں میں جہاں infrastructure development بڑے صوبوں کے بڑے شہروں میں کی جاتی ہے اس کے ثمرات تمام صوبے ہی نہیں بلکہ اس economic development کے ثمرات پورے ملک میں پھیلتے ہیں۔ ان کا یہ اعتراض کہ باقی چیزیں ٹھیک نہیں ہو رہیں، رانا صاحب نے جس طرح سے فرمایا ہے کہ یہ ایک concept ہے۔ 2006 کی study کا بھی ذکر کیا ہے اس میں چار لائنز کا ذکر کیا گیا تھا کہ اگر وہ نہ بنیں یعنی کہ بلیو لائن، گرین لائن، کاپر لائن اور اورنج لائنز نہ بنیں تو لاہور بالکل "چوک" ہو کر رہ جائے گا یہ بڑے شہروں کی ڈویلپمنٹ کے لئے ضروری چیزیں ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہسپتالوں اور دیگر چیزوں پر یہ پیسے خرچ کئے جاتے، تو شاید یہ سن نہ پائیں کہ یہ پیسا specifically چین کے financial نظام نے رکھا تھا اور اس مد میں رکھا تھا جس میں پاکستان اور خاص طور پر پنجاب میں سفری سہولیات کو بڑھانا تھا۔ یہ خالصتاً وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا initiative تھا کہ انہوں نے ان کو وہاں جا کر convince کیا کہ ان کی انوسٹمنٹ کے لئے ایک سنہری موقع ہے اور صرف معمولی financial cost پر انہوں نے یہ پیسے محبت کے جذبے کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان اور پنجاب حکومت کی خدمت میں پیش کئے اور انہوں نے یہ کہا، جب پہلی بار میری ان سے بات ہوئی تو خاکسار بھی اس visit میں وزیر اعلیٰ کے ساتھ تھا۔ Sovereign guarantees کے مسئلے پر، مجھے یاد ہے کہ ان کو یہ بات کہی کہ:

> Mian Muhammad Shahbaz Sharif, when you are in driving seat, I was not asked for sovereign guarantee.

جناب سپیکر! جو میری قیادت کے لئے ایک اتنا بڑا اعزاز ہے جو آج تک کبھی کسی نے حاصل نہیں کیا۔ عرض یہ ہے کہ یہ فرما رہی ہیں کہ ہسپتال، سکول اور دیگر معاملات کو اس سے comparison کیا جائے۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اس targeted subsidy کا ایک حصہ تھا، یہ پیسے ان کے financial system سے آنے تھے۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ ایک free economy نہیں ہیں وہ controlled economy ہیں اپنے finances کو وہ اپنے طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ یہ انوسٹمنٹ انہوں نے categorically سفری سہولیات کے لئے رکھی تھی اور میں پھر عرض کرتا چلوں کہ رانا صاحب نے اتنی details سے بات کی ہے لیکن پھر وہی بات کہہ دی گئی ہے کہ یہ خالصتاً یہ پیسے اس ٹرین کے لئے، سفری سہولت کے لئے چائنا کی طرف سے جو رکھے گئے تھے اور یقیناً یہ ان کا اعتماد اور بھرپور محبت ہے کہ انہوں نے یہ پیسے ہماری خدمت میں پیش کر دیئے کہ لاہور جیسے شہر میں problem نہ ہو۔ اس کے بعد انہوں نے environment کا ذکر فرمادیا، حضور! جب یہ ٹرین چلے گی تو وہ تین لاکھ لوگ جو پہلے دن سفر کرنا شروع کریں گے اور پھر اس پر پانچ لاکھ لوگ سفر کریں گے وہ گاڑیوں، موٹر سائیکلوں اور ویگنوں کو redundant کر دیں گے۔ جب وہ redundant کریں گے تو اس ٹرین کا environment friendly ہونا ہی اس کا بین ثبوت ہے کہ یہ بجلی بچائے گی ان کو علم ہی نہیں ہے۔ یہ ایک environment friendly ٹرین ہے جو لاہور کی environment جو obviously بہت polluted ہے اس میں ان تین لاکھ لوگوں کی جو ٹرانسپورٹ ہے یہ اس کو بہتر کر دے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں دو چار اور باتیں عرض کرتا چلوں کہ یہاں comparative cost کی بات کی گئی کہ دوسرے ممالک میں یہ منصوبے کس طرح لگے اور یہاں کس طرح لگے۔ اگر آپ compare کرنا چاہتے ہیں تو آئیے کیجئے میں آپ کو ان آٹھ ممالک کی example پیش کر سکتا ہوں کہ جن سے کم cost پر یہ منصوبہ معرض وجود میں آیا ہے۔ 2.12 بلین ڈالر کی کبھی کوئی ملک financial assistant دیتے وقت یہ کہتا ہے کہ آئیے اور اس کی bidding کروا لیجئے؟ وزیراعلیٰ نے make sure کیا کہ اس کی bidding ہو اور bidding بھی کیا ہوئی کہ obviously ان کے پیسے تھے ان کا financial system یہ اجازت نہیں دیتا کہ دوسرے ممالک کے لوگ اس میں آئیں انہوں نے باقاعدہ اس کی tendering کرائی 2.12 lowest tender

billion تھا اور آپ PEPRA Rules دیکھ لیجئے کہ ہم اس figure کو ماننے کے لئے legally bound ہیں اور ہم اسے deviate نہیں کر سکتے لیکن میاں محمد شہباز شریف نے اپنی skills، اپنی تعلیم اور اپنی ability کو in session invoke کیا اور ان سے negotiate کر کے 1.62 بلین ڈالر پر اس منصوبے کو لے کر آئے تو یہ کس کی بچت ہے؟ یہ پوری قوم کی بچت ہے، یہ پنجاب کی بچت ہے۔ جو کچھ بھی ہوا ہم نے اس پر کام کیا، محنت کی اور آج انہوں نے شور مچایا کہ آپ نے لوگوں کو پیسے نہیں دیئے۔ ہم نے باقاعدہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کو لکھا انہوں نے باقاعدہ ایک independent کمیشن تشکیل دیا جس نے price assessment کی، اس کمیشن نے ہر ایک گھر کی، ہر ایک انچ کی، ہر ایک قدم کی price assessment کی اور لوگوں کو facilitate کیا گیا۔ جن کی ملکیت نہیں تھی جو صرف پگڑی پر کاروبار لے کر بیٹھے تھے مجھے یاد ہے کہ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کو بھی facilitate کیا جائے۔ رانا صاحب نے بڑی کھل کر بات کی اس کے بعد heritage کی بات آ گئی تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ اگر آپ ملائیشیا، انڈونیشیا، تھائی لینڈ یا ترکی میں جائیں حتیٰ کہ ہندوستان میں تو اس کے لئے مندر بھی گرائے گئے ہیں۔ یہ targeted subsidy ہے direct subsidy, indirect subsidy دنیا کی مہذب معیشتوں میں absolute ہو گئی ہے۔ آج پوری دنیا میں targeted subsidy کا model پیش کیا جا رہا ہے اس targeted subsidy سے ان تین لاکھ لوگوں کا معیار زندگی اس طرح تبدیل ہو گا کہ جب وہ سو سے ڈیڑھ سو روپیہ روز خرچ کر کے اپنے work place پر جاتے ہیں جس پر ان کا بہت بڑا ٹائم بھی صرف ہوتا ہے اور آج time is money ہم نے جو statistics calculate کئے تھے اس کے مطابق اگر جس آدمی کی کل ماہانہ آمدنی -/15000 روپے کے قریب ہے تو اس کے تقریباً ساڑھے تین ہزار روپے بچنے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زعیم قادری صاحب بہت شکریہ۔ جی، شیخ علاؤالدین!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! خواتین کو بھی ٹائم دیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اپوزیشن کا ہاؤس میں نہ ہونا اس بات کی گارنٹی ہے کہ ان کے پاس کوئی ایسا جواز نہیں ہے جو logical basis پر اس منصوبے کی مخالفت کر سکے۔ میں صرف یہ عرض کروں گا کہ اگر صرف environmental point of view سے لاہور کو دیکھا جائے تو اس منصوبے کی شدید ضرورت ہے جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ اس وقت لاہور polluted ترین شہروں میں آ چکا ہے۔ اگر اپوزیشن والے بیٹھے ہوتے تو میں ان سے جاننا کہ وہ یہ بتائیں کہ اس منصوبے

کا directاثر ضلع اوکاڑہ اور قصور تک جائے گا چونکہ وہ لوگ جو وہاں سے یہاں روزانہ آتے ہیں اور ابھی ہمارے لاء منسٹر کہہ رہے تھے کہ تقریباً پندرہ یا بیس لاکھ لوگ آتے ہیں۔ یہ بالکل ٹھیک ہے لوگ محنت کے لئے لاہور آتے ہیں اور ان کا بہت وقت ضائع ہوتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ یہ احساس اسی کو ہو سکتا ہے جو ویگنوں کے انتظار میں کھڑا رہے یہ ایک عام آدمی کا منصوبہ ہے۔ اس میں جتنی بچت کی گئی جو transparency کی گئی اس کو بھی ایک لمحہ کے لئے بھول جائیں لیکن آپ اس کا impact دیکھیں کہ یہ ان لوگوں پر impact آ رہا ہے اور یہ منصوبہ کہیں سے بھی کسی elite علاقے سے نہیں گزر رہا بلکہ یہ ان لوگوں کے علاقے سے گزر رہا ہے جن کی زندگیوں میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ ایک انقلاب لائے گا اور لوگوں کا بھلا ہوگا۔ اس وقت ایک عام پندرہ seater van چالیس لاکھ روپے کی ہے پرانی ویگنز کی pollution، چنگ چی، موٹر سائیکل ایک عجیب طوفان ہے جس کی وجہ سے لاہور اس وقت بحران کا شکار ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ٹریفک کے کیا حالات ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میاں شہباز شریف نے اس پر جتنی negotiation کی ہے۔ ابھی ہمارے بھائی زعیم قادری بتا رہے تھے کہ جو sovereign guarantee کا معاملہ ہے وہ کوئی آسان کام نہیں ہے اور sovereign guarantee کے بغیر کسی کا credit لے لینا بہت بڑی بات ہے۔ کوئی ملک، کوئی بنک sovereign guarantee کے بغیر چھوٹے سے چھوٹا قرضہ بھی نہیں دیتا۔ اس منصوبے کو جس طریقے سے میاں محمد شہباز شریف نے چلایا ہے اگر آج ان لوگوں کی تقاریر کو سامنے رکھا جائے تو جب یہ منصوبہ operational ہو جائے گا تو اس وقت دیکھا جائے گا۔ جیسے آج میٹرو بس اپنا کام کر رہی ہے اور گورنمنٹ آف پنجاب subsidized rate پر اسے چلا رہی ہے جس وقت یہ منصوبہ چلے گا تو اس وقت ان کے پاس اس کی مخالفت کرنے کا کیا جواز ہوگا؟ میری خواہش تھی کہ وہ یہاں پر بیٹھے ہوتے لیکن بات یہ ہے کہ یہ وقت بتائے گا جیسے کہ آج ہم بات کرتے ہیں اور یہ واقعی میاں محمد نواز شریف کا بہت بڑا کارنامہ ہے جو موٹروے بنی تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی چاہوں گا کہ وزیر قانون سن رہے ہیں کہ اس کے اندر اور بہتری ہو سکتی ہے کہ اگر اس کے سٹیشنز پر parking lots بنا دیئے جائیں جس سے ان لوگوں کو بھی بہت فائدہ ہو جو اس وقت گھروں سے گاڑیوں میں نکلتے ہیں۔ اگر انہیں قریب ترین سٹیشن پر گاڑی کھڑی کرنے کی سہولت ہو تو بہت بہتر ہوگا۔ چونکہ اب اس میں بہت زیادہ انقلاب آ چکا ہے اب ملکوں میں jack system parking تو ایک عام چیز ہے ایک ایک جگہ پر دو دو، چار چار، پانچ پانچ سو اور ہزار ہزار گاڑیاں jack system پر کھڑی ہو جاتی

ہیں لہٰذا اس سے اس منصوبے میں اور بھی بہت بہتری ہو گی۔انشاء اللہ تعالیٰ ہماری حکومت کا یہ منصوبہ بہت کامیاب منصوبہ ہو گا اور اس پر ہماری حکومت پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکے گا، اگر وہ اس پر کوئی اعتراض کرتے تو آج کرتے۔ ہم نے آج ان کو بالکل موقع دیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس کی cost کو سامنے رکھا جائے اور اس میں بچت کا پہلو دیکھا جائے تو اس کی کوئی مثال نہیں ملتی، بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کوئی بھی عوامی حکومت جو ووٹ لے کر منتخب ہوتی ہے یقیناً عوام کی فلاح و بہبود کے منصوبے بنانا اس کی priority ہوتی ہے اور مختلف جگہوں پر مختلف منصوبے بنتے ہیں۔ کبھی آج تک دنیا میں یہ نہیں ہوا کہ ایک کام کو شروع کیا جائے اور باقی تمام چیزیں چھوڑ دی جائیں۔ جہاں تک اس اورنج لائن ٹرین کی بات ہے لاء منسٹر صاحب بتا چکے ہیں کہ اس کی feasibility ninties میں بنائی گئی اور اس وقت بھی یہ تین چار لائنز plan کی گئیں۔ آج جو لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں افسوس ہے کہ وہ یہاں موجود نہیں ہیں لیکن ہمیں کہنا پڑے گا کہ جب وزیراعظم کراچی جائیں تو ان کے چیف منسٹر جہاں ان سے گندگی نہیں اٹھائی جا رہی یا گٹروں کے ڈھکن نہیں لگ رہے وہ وہاں پر وزیراعظم کا ترلا منت کرتے ہیں کہ ہمارے لئے بھی میٹرو بس شروع کریں۔ پنجاب میں میٹرو بس بنے، لاہور میں میٹرو بس بنے تو وہ جنگلہ بس اور اگر کراچی میں آپ وزیراعظم صاحب سے favour مانگیں request کریں کہ ہمارے لئے میٹرو بس بنائیں تو وہ جائز۔ ابھی سعدیہ سہیل رانا تشریف لے گئی ہیں لیکن میں کچھ حقائق ان کی نذر ضرور کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے کہا کہ صحت کی سہولیات نہیں ہیں اور یہ سب کچھ یہاں نہیں ہے۔ یہ خیبر پختونخوا کے حوالے سے "The Nation" کی ایک رپورٹ ہے No X-ray machine is available in 73 percent districts of Khyber Pakhtunkhaw وہاں تو اورنج لائن ٹرین بن رہی ہے نہ وہاں پر میٹرو بس ہے یہ حقائق خیبر پختونخوا کے حوالے سے ہیں۔ آئی سی سی میں بیڈ خالی نہیں تھا زہرہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر دم توڑ گئی طبیعت خراب ہونے پر آئی سی یو میں refer کیا گیا لیکن بیڈ خالی نہیں تھا یہ پشاور سنٹرل کی بات ہے۔

جناب سپیکر! بہت ساری باتیں اس پر کی جا سکتی ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ حقائق پر بات کریں۔ اورنج لائن ٹرین کے متعلق پہلے کہا گیا کہ یہ منصوبہ ہی غلط ہے اور ہم اس کے خلاف ہیں لیکن جب لوگوں نے اس کو oppose کیا اور انہوں نے کہا کہ میٹرو بس کی طرح اورنج لائن ٹرین بھی ہماری

ضرورت ہے تو تب انہوں نے ایک اور U-turn لیا اور کہا کہ ہم اس منصوبے کے خلاف نہیں البتہ آپ کی priorities غلط ہیں۔ یہ قرضہ صرف اور صرف اورنج لائن ٹرین کے لئے ہے۔ آپ دنیا کے تمام میٹروپولیٹن شہر دیکھ لیں۔ دہلی کے اندر اگر میٹرو چل رہی ہے تو کیا بھارت کے سارے سکول اور ہسپتال up-to-date ہیں؟ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہم صحت اور تعلیم کے شعبہ کی بہتری کے لئے کام نہیں کر رہے۔ پچھلے دو سالوں کی طرح اس دفعہ بھی انشاءاللہ ہمارا main focus صحت اور تعلیم پر ہو گا۔ تمام صوبائی حکومتوں سے زیادہ پچھلے بجٹ میں پنجاب حکومت نے صحت اور تعلیم کے لئے فنڈز مختص کئے تھے۔ اس دفعہ بھی ہم صحت اور تعلیم کے لئے زیادہ بجٹ دیں گے۔ اس اورنج لائن ٹرین پر فضول قسم کے allegations لگانا جن کا حقائق سے کوئی تعلق نہ ہو ٹھیک نہیں۔ پہلے اس کی لاگت پر بات کی گئی۔ ہم نے facts and figures کے ساتھ documents کے ذریعے ثابت کیا کہ ہم نے اس کی لاگت میں بچت کی ہے۔ جو معاہدہ government to government ہوتا ہے اس میں negotiations یا tendering نہیں ہوتی جبکہ ہم نے وہ بھی کیا ہے۔ آج میں وزیراعلیٰ کے اس اقدام کو appreciate کرنا چاہتی ہوں کہ وہ اورنج لائن ٹرین کے تمام documents کو پبلک کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارا دامن صاف ہے لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہتی ہوں کہ جیسے اورنج لائن ٹرین بہت ساری سیاسی جماعتوں کے دل اور mandate کے اُوپر سے گزر گئی تھی اسی طرح اورنج لائن ٹرین بھی بہت سارے سیاست دانوں کا کم از کم لاہور سے ضرور صفایا کر دے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان۔ مہربانی

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا بھی دھیان رکھنا۔ مجھے بھی اس حوالے سے بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آج ہم نے آپ کی چھٹی کی درخواست منظور کر لی تھی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی گزارش کروں گا کہ اس دہائی میں جب پچھلے کامن ویلتھ گیمز کے لئے کامن ویلتھ کی ٹیم ہندوستان گئی اور وہ دہلی پہنچے۔ ان کے کنوینر Robert McCarthy تھے۔ انہوں نے ہندوستان کے ساتھ پہلا اعتراض یہ اُٹھایا کہ Delhi is not a viable arena for holding Commonwealth Games. اور پہلا issue یہ ہے کہ آپ کے پاس sophisticated means of transport نہیں ہیں۔ آپ کے پاس ریل کا کوئی ایسا سسٹم نہیں جو روزانہ دو، چار یا دس لاکھ لوگوں یا commuters کو entertain کر سکے۔ So, we

are sorry. We will not hold Commonwealth Games here. پھر ہندوستان کی حکومت نے realize کیا اور انہوں نے کامن ویلتھ گیمز کے لئے سڈنی ہیڈکوارٹر میں ایک delegation بھیجا۔ وہاں پر جا کر انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک سال کا وقت دے دیں اور ہم ایک سال کے اندر 53 کلو میٹر کے دو روٹ بنانے کی کوشش کریں گے۔ میں آج بھی حیران ہوں اور یہ سوچ کر analyze کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں اس اورنج لائن ٹرین کو 2018 سے پہلے ہر صورت مکمل کروں گا۔ 2018 الیکشن کا سال ہے And we can't leave Lahore city in this manner. تو اورنج لائن ٹرین نے تو ہر صورت 2018 سے پہلے مکمل ہونا ہے۔ ہندوستان کی حکومت میں کیا کمی تھی کہ وہ ایک سال کا ٹارگٹ لے کر آئے کہ ہم 53 کلو میٹر روٹ کی دو لائنیں بچھائیں گے لیکن وہ اس ٹارگٹ کو پورا نہ کر سکے۔ انہیں دو تین مرتبہ جا کر extension لینی پڑی اور کامن ویلتھ گیمز کا جو سال ہندوستان کے لئے تھا اس کو postpone کر کے اس عشرے کے آخر میں لانا پڑا یعنی یہ کامن ویلتھ گیمز 09-2008 کے بعد منعقد ہوئیں۔

جناب سپیکر! میں پوری دیانتداری کے ساتھ بات کر رہا ہوں۔ حکومتی ممبر کے طور پر نہیں کہ میں نے ایک line کو toe کرنا ہے، وزیر قانون نے کہہ دیا ہے تو قرارداد پاس ہو گئی بلکہ میں نے اپنے ضمیر کے مطابق ووٹ دیا ہے۔ ایک کمرشل EXIM بنک اس منصوبہ کے لئے قرض دے رہا ہے۔ آج corporate mercantile time ہے تو اس میں کیسے ایک بنک کسی ایسے منصوبے کے لئے پیسے دے سکتا ہے جو کہ viable نہ ہو، جس کی return cost اس کی سمجھ میں نہ آ رہی ہو اور وہ بنک کیسے 1662 million US dollars کو through away کر دے اگر اس کی recovery نہ ہو سکتی ہو؟

> This is a contract. It's government to government agreement on a secondary basis. It is a first bank giving money for a project.

جناب سپیکر! اگر project viable نہیں ہو گا تو کون سا کمرشل بنک پیسا دے گا؟ مخالفت ہوتی ہے اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ حزب اختلاف کو بالکل اس بات کی فکر کرنی چاہئے، غور کرنا چاہئے کہ اگر اورنج لائن ٹرین جیسے منصوبے مسلم لیگ (ن) کی میراث بنتے گئے تو پھر اس کا ووٹ بنک enhance ہو گا۔ مسلم لیگ (ن) کے ووٹ بنک کو enhance کرنے میں میٹرو بس اور موٹروے

جیسے منصوبوں کا بڑا عمل دخل ہے۔ حزب اختلاف کو اس بات کی بالکل فکر کرنی چاہئے۔ یہ بجا طور پر بالکل درست طریقے سے اورنج لائن ٹرین منصوبے پر ایسے اعتراضات اُٹھائیں کہ جنہیں سُننے والا ووٹر یا کوئی sane mind accept کرے کہ جو یہ کہہ رہے ہیں وہ درست ہے۔ اس منصوبے کی commercial value تھی تو بنک نے پیسے دیئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی time and again proven ability ہے۔

> He works with the commitment. He is brand ambassador today. Chief Minister of Punjab is a symbol today in good governance. People follow him.

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب اورنج لائن ٹرین منصوبے کی نگرانی کر رہے ہیں اس لئے انشاء اللہ یہ اپنے وقت پر لازماً مکمل ہوگا۔ میں ہندوستان کے حوالے سے بات کر چکا ہوں۔ اس وقت نیویارک کی میٹرو ایک مشکل صورتحال سے گزر رہی ہے۔ انہوں نے یہ دیکھا کہ کون سا بندہ اس کو بہتر طریقے سے treat کر سکے گا؟ وہ ایک اچھا manager وہاں پر لے کر آئے جس کا نام Wetfield ہے اور اسے Boston سے لایا گیا۔ انہوں نے یہ اخذ کیا کہ ہمارے anachronistic structures, Red-tapism اور ہماری بیوروکریسی جو اس کے اندر involved ہے وہ صحیح طریقے سے کام نہیں کر رہی لہٰذا ایک اچھا manger لایا جائے جو اس کو درست track پر واپس چڑھائے یعنی وہ اپنی good leadership capabilities and capacity کے ذریعے اس میٹرو کو ٹھیک track پر لے کر آئے۔

جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ ابھی تک جو اعتراضات اورنج لائن ٹرین پر سامنے آئے ہیں اُن میں ایک یہ بھی تھا کہ heritage کو نقصان ہو رہا ہے۔ میرا بھی heritage کے حوالے سے concern تھا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب خود اپنی تقریر میں فرما چکے ہیں کہ ہندوستان نے پروا نہیں کی اور مندر گرا دیئے۔ سول سوسائٹی کے کچھ لوگ heritage کے حوالے سے معاملات کو اُٹھا رہے تھے۔ آج نیٹ پر اس کا پرنٹ available ہے That is in a tab اگر اس کو آپ دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ کہیں کسی ایک heritage point پر اورنج لائن ٹرین کے لئے encroachment نہیں ہوئی اور یہ منصوبہ کسی بھی heritage کو effect نہیں کر رہا۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ جو اعتراضات اُٹھائے جائیں ان کی اتنی velocity ہونی چاہئے کہ they should appeal to the people

جناب سپیکر! میں اس ضمن میں تیسری بات focus and priority کے حوالے سے کروں گا۔ آج تک یہی تو ہماری مصیبت رہی ہے۔ پاکستان میں دقت کیا ہے؟ آپ ایڈہاک ازم کے اُوپر firefighting کرتے ہیں اور مستقبل کی منصوبہ بندی نہیں کی جاتی۔ ہمیشہ یہ سوچ کارفرما رہی کہ آپ آج یہ کام کر لو کل آئے گا تو دیکھیں گے۔ اس وقت حکومت کی priorities میں شعبہ صحت اور تعلیم ہے لیکن ہم Third World کا حصہ ہیں۔ کیا میں آج یہ expect کروں گا کہ میرے سارے سکولز ایک جیسے ہو جائیں۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ کیا میں نیوزی لینڈ کی طرح اپنے ملک میں بھی سو فیصد لٹریسی ریٹ کر سکوں گا؟ کیا میں یہ بات طے کر چکا ہوں کہ آج میں Third World کا حصہ نہیں ہوں اور میں ایک supersonic طریقے سے نکل کر First World پر stand کر رہا ہوں؟ میرے اپنے embargoes ہیں، میرے اُوپر بہت سارے taboos ہیں اور میں نے بڑی مشکلات سے ان سب چیزوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ مجھے یہ بات کہنے میں کوئی عار نہیں کہ ابھی تک جتنے اعتراضات آئے وہ درست نہیں ہیں۔ .We are open here آپ اس اورنج لائن ٹرین کو پھر بحث کے لئے رکھ لیں۔ میں وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ وہ قائد حزب اختلاف سے کہیں کہ کوئی ایک ڈھنگ کی بات کر لیں یا اعتراض اُٹھائیں۔ حزب اختلاف کو سوال کرنے کا بڑا شوق ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سات سوال فلاں پر کر دیئے ہیں تو وہ ان کے جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان صاحب! اب wind up کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! صرف آخری منٹ دے دیں۔ .I am concluding it میں صرف آخری بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جلدی سے کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف تین سوال حزب اختلاف کے سامنے رکھتا ہوں اور وہ ان کا جواب دے دیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ کیا کسی کمرشل بنک کا Board of Management کسی ایسے project کے لئے پیسے دیتا ہے جس میں return نہ ہو؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا آج لاہور شہر کی ٹریفک کے مسائل میٹرو اور اورنج لائن ٹرین بنائے بغیر حل ہو سکتے ہیں، کیا کوئی اور means of transport ہیں اور کیا یہ ہوا میں ہیلی کاپٹر اُڑانا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر! میرا تیسرا سوال، I challenge and I say on the floor of the House کہ اگر کوئی بھی heritage بلڈنگ اورنج لائن ٹرین کی وجہ سے effect ہو رہی ہے تو اس کو point out کریں ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ بلاشبہ لاہور شہر کی اہمیت اپنی جگہ پر مسلم ہے اور یہ شہر بتدریج بہت بڑا ہو گیا ہے یعنی اس کی آبادی میں بھی بہت اضافہ ہوا ہے اور کم و بیش پورے پنجاب سے لوگ یہاں پر آ کر آباد ہوئے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہاں facilities زیادہ ہیں جس کے نتیجے کے اندر لوگ سہولت کی جگہ پر آنا چاہتے ہیں اور پھر یہاں مسائل بھی جنم لیتے ہیں۔ لاہور شہر کی بڑھتی ہوئی ضروریات جیسے ٹرانسپورٹیشن ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بلاشبہ اس قسم کے منصوبوں کی ضرورت ہے اور ایسے منصوبے بننے چاہئیں کیونکہ دنیا کے بڑے بڑے شہروں کے اندر ایسے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو میٹرو بس بنی ہے اور اب یہاں پر اورنج لائن ٹرین بننے چلی ہے تو میں حزب اختلاف کے حوالے سے روایتی باتیں کرنے کا قائل نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے اور یہ منصوبہ شہر کے حسن کے اندر بھی یقیناً اضافہ کرے گا اور شہر میں ہمارے بھائی غریب مزدور اور ملازم جو اپنے کام پر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں اُن کے لئے بھی یہ سہولت پیدا ہو گی۔ میں اس حوالے سے تو اس کو بھرپور طریقے سے second کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ باقی دور دراز کے اوپر بھی شفقت کی نظر ہونی چاہئے۔ باہر کے علاقوں سے لوگ جب یہاں لاہور شہر کے اندر آتے ہیں تو یہاں کی خوبصورتی دیکھ کر اُنہیں محرومی کا احساس ہوتا ہے کہ ہمارے علاقوں میں یہ چیزیں کیوں نہیں ہیں کیونکہ ظاہر ہے ہم بھی اسی پنجاب کا حصہ ہیں اور یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ میں مسلسل یہ بات اس ایوان کے اندر اُٹھاتا رہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں بہاولپور سے منتخب ہوا ہوں اور میں یہاں پر چیئرمین پی اینڈ ڈی کے حوالے سے quote کروں گا کہ میں کچھ issues کے حوالے سے اُن کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب! میں بہاولپور آیا ہوا ہوں اور میں یہ بات سمجھتا ہوں کہ بہاولپور شہر بڑا اچھا اور پُرامن شہر ہے اور اس میں ترقی کرنے کے بہت سارے مواقع ہیں۔ میں بار بار اس کا تذکرہ کرتا ہوں کہ ہمارے شہر میں جو main Circular Road ہے اُس پر بہاول وکٹوریہ ہسپتال قائم ہے، فشری کیئر ہسپتال ہے

اور یہ ٹیچنگ ہسپتال ہے۔ اس ہسپتال کی 1600 سے اوپر recognized strength ہے لیکن ہر وارڈ کے اندر اُس کی capacity سے کوئی ڈیڑھ گنا bed occupancy رہتی ہے اور اس میں مشکل یہ ہے کہ میڈیسن مارکیٹ Circular Road سے دوسری طرف ہے۔

جناب سپیکر! جب ڈاکٹر کسی مریض کے لواحقین کو کہتا ہے کہ یہ دوائی لے کر آؤ کیونکہ تمہارا مریض مشکل کے اندر ہے تو وہ بے چارا پریشانی کے عالم میں بھاگتا ہے اور وہ روڈ چونکہ بہت rushy ہے تو اس طرح بہت سے حادثات ہوتے رہتے ہیں جس کے باعث کئی جانیں چلی گئی ہیں۔ وہاں کی عوام مسلسل مطالبہ کر رہی ہے کہ یہاں پر کوئی overhead bridge بنا دیا جائے جس طرح لاہور کے اندر متعدد چوکوں پر اس طرح کے overhead bridge بنے ہوئے ہیں تو میں لاء منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ جو 17-2016 کا بجٹ اب آ رہا ہے اس میں اس طرح کے دو تین منصوبے بہاولپور کے لئے دے دیں گے تو اس سے ہماری کافی مشکل آسان ہو جائے گی۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر نے جو بات کی ہے میں اس حوالے سے مختصراً یہ کہنا چاہوں گا کہ بہاولپور میں ڈویلپمنٹ work پچھلے سالوں میں بہت مناسب انداز میں under take کیا گیا ہے اور پچھلے دنوں میں وزیر اعلیٰ صاحب بہاولپور تشریف لے گئے تھے اور وہاں خود بیٹھ کر انہوں نے دیکھا ہے کہ وہاں پر کس کس چیز کی ضرورت ہے تو یقیناً جس ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کا ذکر ڈاکٹر صاحب نے کیا ہے تو یہ ایک معمولی سا پراجیکٹ ہے تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں خود چیئرمین پی اینڈ ڈی سے check کروں گا اگر انہوں نے اس سے پہلے اس کو نوٹ کرایا ہوا ہے اور اگر اُس میں کوئی problem ہوا تو اُس کو resolve کرایا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بات اور کرنی چاہوں گا کہ جو بات یہاں پر اس طرح سے ہوتی ہے کہ لاہور شہر شاید لاہور والوں کا ہے۔ آپ کے علم میں ہو گا کہ پچھلی اسمبلی میں ایک مرتبہ یہ بحث چل نکلی تھی اور اُس وقت جنوبی پنجاب کے حوالے سے ایک خاص انداز سے بات ہو رہی تھی تو یہاں پر ہمارے معزز دوست بھائی جن میں سے کچھ اب اس اسمبلی کا حصہ نہیں ہیں تو انہوں نے اس پر بات کرنے کے لئے اپنے اپنے نام پیش کئے تھے تو میں نے اُٹھ کر light mood میں یہ بات کی کہ آپ میں سے لاہور کے خلاف وہ بات کرے جس کا لاہور میں گھر نہیں ہے تو آپ یقین کریں کہ اُن چھ معزز ممبران میں سے کوئی بھی بات کرنے کے قابل نہیں تھا تو لاہور پورے پنجاب کا شہر ہے اور میں سمجھتا

ہوں کہ اس شہر کا خوبصورت ہونا یا اس شہر کا viable ہونا ازحد ضروری ہے اور اس شہر میں رہنے والوں سے زیادہ ضرورت اس صوبے میں رہنے والے لوگوں کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے نوجوانان، کھیل، آثار قدیمہ وسیاحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، کھیل، آثار قدیمہ وسیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو اس عظیم منصوبے کے لئے اپنے دوست ملک چائنا کی طرف سے جو funding کی گئی ہے میں اس پورے ایوان کی طرف سے چائنا کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہاں پر حزب اختلاف کے ایک معزز ممبر نے بات کی آپ یقین مانیں کہ یہ کوئی حُب علی پر نہیں بول رہے یہ ساری باتیں بغض معاویہ میں ہو رہی ہیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ان کو عوام کا کوئی دُکھ یا تکلیف ہے جس وجہ سے یہ اورنج لائن ٹرین منصوبہ کی مخالفت کر رہے ہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہاں پر ایک معزز ممبر کہہ کر گئی ہیں کہ صحت کی طرف توجہ دیں۔ چوہوں کی جو بات ہوئی ہے تو کاش! ان کو اُس کے اوپر تھوڑا سا علم ہوتا اور انہوں نے وہ حالات دیکھے ہوتے کہ کے پی کے کی حکومت نے چوہے مارنے پر انعام رکھا۔ یہاں پنجاب میں ایک اشتہاری کے سر پر انعام رکھا جاتا ہے اور خیبر پختونخوا میں چوہوں کے مارنے پر انعام رکھا جاتا ہے کیونکہ وہاں کا محکمہ صحت اس قابل نہیں ہے کہ وہاں پر چوہے کنٹرول کئے جا سکیں۔ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی طرف سے، وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ جناب اسحاق ڈار کی طرف سے کے پی کے کی عوام کو سوات میں کڈنی سنٹر کی صورت میں اربوں روپیہ کا جو تحفہ دیا گیا ہے کاش! یہ ان حقائق کو دیکھ لیتے۔ ان کو تکلیف یہ نہیں ہے کہ عوام کا پیسا ضائع ہو رہا ہے اور عوام کا پیسا کیسے ضائع ہو سکتا ہے کہ جب حکومت وقت خود اپنے تمام publicize documents کرنے کو جا رہی ہے، نیب کو پوسٹ کرنے جا رہی ہے کہ اگر ہمارے منصوبوں کی tendering میں شفافیت پر کسی کو کوئی اعتراض ہے تو وہ نیب کے پاس جائے، نیب اُس کی تحقیق کرے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اُس کے بعد تو ان تمام الزامات کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دینا چاہئے۔ ان الزامات کا وہی حال ہوگا جو اُن سات سوالوں کا ہوا ہے کہ جب وزیراعظم پاکستان ایوان میں تشریف لائے اور یہ وہاں سے آنکھیں چُرا کر بھاگے۔ ان کو یہ تکلیف ہے کہ جب لاہور میں میٹرو بس سروس شروع کی گئی اور ہمارے سمیت کئی لوگ شش و پنج میں پڑے ہوئے تھے کہ یہ

کیا ہونے جا رہا ہے لیکن پھر لاہور نے جواب دیا اور بتایا کہ ہاں میٹرو بس سروس ہماری ضرورت تھی اور لاہور اور پنجاب کی فتح نے یہ بتا دیا کہ میاں محمد شہباز شریف کا جو وژن میٹرو بس کے حوالے سے تھا وہ بالکل درست تھا۔

جناب سپیکر! آج راولپنڈی کے عوام بھی میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ میٹرو بس سروس راولپنڈی اسلام آباد میں شروع کی گئی۔ میں آپ کو اپنی عملی مثال دیتا ہوں کہ مجھے کسی کام کے سلسلہ میں اسلام آباد سے کسی اور جگہ جانا پڑا تو میں نے اپنے سٹاف کے دو افراد کو گاڑی سے اتارا اور حسب روایت انہیں ٹیکسی کا کرایہ ایک ہزار روپے دیا کہ تم یہاں سے ٹیکسی کر کے واپس چلے جاؤ۔ میں شام کو گھر آیا تو انہوں نے مجھے 900 روپے واپس کر دیئے۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے، کیا آپ کسی سے لفٹ لے کر آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں ہم دو بندے 40 روپے میں 20،20 روپے کا ٹکٹ لے کر راولپنڈی پہنچے اور فلیش مین ہوٹل چوک میں اترے اور وہاں سے ویگن پر بیٹھ کر 60 روپے میں گھر تک پہنچے۔ اسلام آباد سے میٹرو بس میں راولپنڈی 40 روپے اور وہاں سے میرے گھر ویگن پر وہ 60 روپے میں پہنچے۔ میں ایک ہزار روپے دے کر جاتا ہوں اور وہ مجھے 900 روپے واپس کرتے ہیں۔ آج سے تین دن پہلے راولپنڈی کی ڈویژنل کوآرڈینیشن کمیٹی کی میٹنگ میں ایک ہمارے سابق ایم این اے بھائی آئے اور انہوں نے کمشنر راولپنڈی سے درخواست کی کہ جو ہماری میٹرو بسیں چل رہی ہیں عوام کا مطالبہ ہے، صرف مسلم لیگ (ن) کے ورکر کا مطالبہ نہیں ہے بلکہ عوام کا مطالبہ ہے، ایک لیڈی ڈاکٹر کا مطالبہ ہے، ایک نرس کا مطالبہ ہے، ایک وکیل کا مطالبہ ہے، ایک طالب علم کا مطالبہ ہے، ایک تاجر کا مطالبہ ہے، ایک ورکر کا مطالبہ ہے اور ایک مزدور کا مطالبہ ہے کہ راولپنڈی میں میٹرو بس سروس کے لئے میٹرو بسوں کی تعداد بڑھائی جائے۔ ملتان میٹرو بس دیکھیں، فیصل آباد میٹرو بس دیکھیں۔

جناب سپیکر! یہ اورنج لائن ٹرین منصوبہ جب لاہور میں شروع ہو گا تو میں یقین اور دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ سے راولپنڈی کی عوام بھی اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ مانگے گی، آپ سے فیصل آباد کی عوام بھی مانگے گی اور آپ سے ملتان کی عوام بھی یہی منصوبہ مانگے گی کیونکہ یہ عوام دوست منصوبہ ہے۔ ان کو ڈر یہ ہے کہ جو حال ان کا میٹرو بس بننے کے بعد ہوا تھا 2018 میں ان کے پاس جو باقی ماندہ نشستیں آئی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی مسلم لیگ (ن) انہی خدمت کے جذبوں کے تحت اور جو خدمت کے نشان چھوڑیں ہوں گے اور نج لائن ٹرین منصوبوں کی طرح چھوڑیں ہوں گے ان کی بدولت ہم پنجاب کے باقی ماندہ علاقوں سے بھی ان کا صفایا کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ڈاکٹر فرزانہ نذیر!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس ایوان کے توسط سے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور ان کے اورنج لائن ٹرین کے وژن کو سلام پیش کرتی ہوں۔ ہماری اپوزیشن کو کرنٹ افیئرز کا پتا ہے اور نہ ہی تاریخ کا پتا ہے۔ آپ انگلینڈ یا کسی بھی ملک کو دیکھ لیں جب وہاں کوئی پراجیکٹ شروع ہوتا ہے تو عوام voluntarily جگہیں دیتی ہے لیکن ہمارے وزیراعلیٰ نے پرانی انارکلی، کپورتھلہ ہاؤس یا جہاں سے ایک چپہ بھی زمین اس منصوبے کے لئے لی ہے اُس کو اس کی قیمت سے زیادہ ادائیگی کی ہے۔ یہ وژن قوم کو آگے لے کر جانے کا ہے۔ کیا یہ دور تانگوں اور رکشوں پر سفر کرنے کا ہے؟ انہیں تو یہ بھی نہیں پتا کہ اورنج لائن ٹرین کس کو کہتے ہیں۔ اپوزیشن سے اس کا مطلب پوچھیں۔ This is fast track system دنیا کے ہر ملک میں fast track system ہے لوگوں نے جلد اپنی منزل پر پہنچنا ہوتا ہے۔ یہ ہسپتالوں کی بات کرتے ہیں تو ہسپتال جانے کے لئے کوئی سواری تو ہو۔ ہم نے انقلابی اقدامات کئے ہیں کالج اور یونیورسٹیاں بنائی ہیں وہاں پہنچانے کے لئے بھی تو میاں صاحب نے انقلابی قدم اٹھانا تھا۔ یہ اسی کا حصہ ہے۔ آپ CPEC کو لے لیں۔ اس سے پہلے چائنا کی ہمارے لئے لازوال دوستی کی نشانی شاہراہ قراقرم ہے۔ اب میں اس عظیم دوست چائنا اور پاک چائنا دوستی کو سلام پیش کرتی ہوں۔ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی محنتوں کو سلام پیش کرتی ہوں۔ آپ دیکھیں کہ چائنا کی دوستی میں کتنا زبردست سسٹم بن رہا ہے۔ اس سسٹم کے ذریعے آپ باہر کے ممالک کے لوگوں کو یہاں attract کریں گے اور یہاں انڈسٹری لگے گی۔ شیر شاہ سوری کیوں مشہور ہے کیونکہ انہوں نے سڑکوں کا جال بچھایا تھا۔ اب ان کو اصل تکلیف یہ ہے کہ آئندہ آنے والے الیکشن کے لئے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے انتہائی انقلابی اقدامات کئے ہیں۔ ہم نے تو چھوٹے سکول کے بارے میں بھی اصلاحات پیش نہیں کیں سوائے لڑنے کے انہیں کچھ نہیں آتا۔ پاک چائنا دوستی، اورنج لائن ٹرین سسٹم اور میاں محمد شہباز شریف زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 25۔ مئی 2016 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔